# دشتِ دلربائی

از قلم فروا خالد

"سید کامل میرانی ولد سید شجاع میرانی باعوض ایک لاکھ حق مہر میرال شاہ ولد دستگیر شاہ کے آپ کے نکاح میں دی جاتی ہیں۔۔۔ کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔۔؟؟"

مولوی صاحب کے الفاظ ہال کمرے میں گونجے تھے۔۔۔۔

حورلمہ نے اپنی آنکھیں کرب سے میچ لی تھیں۔۔۔کامل میرانی میرال شاہ کے پہلو میں بیٹا تھا اس وقت۔۔۔۔

وہاں شاہ خاندان اور سید خاندان کے سبھی لوگ موجود تھے۔۔۔۔ باقی کبھی عزیز و اقارب اور پیر صاحب بھی مسکراتے چہرے کے

ساتھ وہاں موجود تھے۔۔۔ کچھ مہینے پہلے جس انسان نے ان کے فیصلے سے روگردانی کی تھی۔۔۔

وہ آج اپنی مرضی اور خوشی سے یہ نکاح کر رہا تھا۔۔۔ سرخ عروسی گھونگھٹ میں بیٹھی میرال شاہ کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔۔ اس کا برسوں کا انتظار ختم ہوا تھا۔۔

آج اس کو اس کی محبت۔۔۔ اس کا عشق مل رہا تھا۔۔۔ وہ بے انتہا خوش تھی۔۔۔۔ زہرا بیگم نے بیٹے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ انہیں اب بھی امید تھی کہ شاید وہ انکار کر دے۔۔۔ ان کی نظریں حورلمہ کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

وہ وہاں ایک جانب بیٹھی ساکت نگاہوں سے یہ سب دیکھ رہی تھی۔۔۔اس کا محبوب شوہر آج کسی اور کا ہونے جارہا تھا۔۔۔۔یہ وہ انسان تھا جس کی خاطر وہ اپنی جان بھی دے سکتی تھی۔۔۔

"قبول ہے۔۔۔۔۔"

کامل میرانی کے یہ الفاظ اس کی سماعتوں سے ٹکرائے تھے۔۔۔ بھاری گھمبیر آواز پورے ہال میں گونجی تھی۔۔۔

زینب نے حورملہ کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔۔جو بری طرح سے کانپ رہی تھی۔۔۔

"بھابی آپ ٹھیک ہیں۔۔۔"

اس کی بالکل سفید پڑتی رنگت دیکھ ہشام اس کے قدموں میں آن بیٹھا تھا۔۔۔اسے یہ نازک سی پیاری لڑکی اپنی سگی بہن کے جیسے عزیز تھی۔۔۔وہ اس کو اس حالت میں نہیں دیکھ پا رہا تھا۔۔۔

اس نے نگاہیں موڑ کر اپنے بھائی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو اسی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔اس کی وحشت ناک نگاہیں حورلمہ پر گڑھ گئی تھیں۔۔۔

"قبول ہے۔۔۔"

اس نے دوسری بار کہا تھا۔۔۔ حورلمہ کے لبوں سے سسکی نکلی تھی۔۔۔

شجاع صاحب نے بے چینی سے پہلو بدلہ تھا۔۔۔ وہ جو خود پہلے سب سے زیادہ اس رشتے کی حامی تھے۔۔۔ آج انہیں یہ رشتہ خوشی نہیں دے رہا تھا۔۔۔ مگر ان کے بیٹے نے کبھی کسی کی سنی کہا تھی۔۔۔

وہ ہمیشہ وہی کرتا تھا جو اس کو ٹھیک لگتا تھا۔۔۔

"قبول ہے۔۔۔"

اسنے تیسری بار کہا تھا اور حورمہ کا دل ڈوب گیا تھا۔۔۔ہال میں مبارک سلامت کا شور گونج اٹھا تھا۔۔۔میرال شاہ کو لگا تھا وہ خوشی سے مر جائے گی۔۔۔

حورمہ کو کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔اس کا سر چکرانے لگا تھا۔۔۔

جسم سے جیسے جان نکل رہی ہو۔۔۔

"بھابھی آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟؟"

اس کی برف ہوتے ہاتھوں کو دیکھتے زینب نے اس کو پکڑا تھا۔۔۔

ہشام نے بھی پریشانی بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"حورلمہ بچے۔۔۔"

زہرا بیگم بھی پریشانی کے عالم میں قریب آئی تھیں۔۔۔کامل کی نظریں اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔۔حورلمہ بے جان ہوتی پیچھے کی جانب لڑھک گئی تھی۔۔۔

"بھابھی۔۔۔حورلمہ۔۔۔"

ایک ساتھ کئی آوازیں اٹھی تھیں۔۔۔ مگر وہ ہوش وحواس سے بیگانہ ہو چکی تھی۔۔۔ یہ منظر دیکھتا کامل میرانی ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔ میرال شاہ نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔

کامل تیزی سے اس کی جانب بڑھا تھا اور سب کو سائیڈ پر کیا تھا۔۔۔۔

"حورلمہ۔۔۔۔"

اس کا گال تھپتھپاتے کامل نے جھک کر اسکے نازک وجود کو اپنی بانہوں میں اٹھایا تھا۔۔۔اور تیزی سے اوپر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔میرال نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔

زینب کے ہونٹوں پر اس پل سکون بھری مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔ہشام نے اس وقت سب کے سامنے اسے اکیلے بیٹھے دیکھ ہونٹ دانتوں تلے دبائے تھے۔۔۔

کامل اسے اٹھائے سیدھا اپنے بیڈروم میں آیا تھا۔۔۔جو پوری طرح سے پھولوں سے سجا ہوا تھا۔۔۔یہ سیج میرال شاہ کے لیے

سجائی گئی تھی۔۔۔ حورلمہ کا کمرہ اب دوسرا تھا۔۔۔ مگر اس وقت وہ شخص سب کچھ بھول گیا تھا۔۔۔

اسے بیڈ پر لیٹاتے وہ بے قراری سے اس کے گال تھپتھپا رہا تھا۔۔۔۔

فوری طور پر ڈاکٹر کو بلوایا گیا تھا۔۔۔۔ زہرا بیگم نے کامل کو باہر بھیج دیا تھا۔۔۔ وہ جانا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

"مبارک ہو۔۔۔ آپ کی بہو ماں بننے والی ہے۔۔۔۔"

ڈاکٹر نے اسکا چیک اپ کرتے خوشی سے بتایا تھا۔۔۔۔زہرا کے چہرے پر بہت ہی خوبصورت مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

"جی میں جانتی ہوں۔۔۔مگر اس بارے میں باہر کسی کو پتا نہیں چلنا چاہیے۔۔۔کامل میرانی کو بالکل بھی نہیں۔۔۔"

ان کی بات پر ڈاکٹر نے حیرت زدہ سا ہو کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"مگر کیوں۔۔۔وہ بچے کے ہونے والے باپ ہیں۔۔۔ان کو یہ خبر جاننے کا حق ہے۔۔۔۔"

ڈاکٹر کو یہ بات عجیب لگی تھی۔۔۔

"جی بالکل جاننے کا حق ہے۔۔۔ مگر یہ خوشخبری سنانے کا حق میری بہو کو ہے۔۔۔ تو وہ خود بتا دے گی۔۔۔"

زہرا بیگم کی بات پر ڈاکٹر ہولے سے مسکراتی وہاں سے نکل گئی تھیں۔۔۔۔ زہرا بیگم اس کی جانب جھکتے اس کی پیشانی پر لب رکھ گئی تھیں۔۔۔

"ہمیشہ خوش رہو پیاری لڑکی۔۔۔"

ان کے انداز میں ماں جیسی محبت تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رات کے تین بج چکے تھے۔۔۔۔ شہر کی گلیوں میں سناٹا پھیلا ہوا تھا۔۔۔۔

لیکن ایک جگہ۔۔۔ طوفان برپا تھا۔۔۔۔

سید کامل میرانی کی گاڑی تیز رفتاری سے شہر کے مشکوک ترین علاقے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔

اس کے پیچھے چار اور گاڑیاں بھی تھیں۔۔۔۔ جو اس کے پروٹوکول کے طور پر ہمیشہ اس کے ساتھ رہتی تھیں۔۔۔

سب کی ہیڈ لائٹس بجھی ہوئی تھیں۔۔۔۔

صرف اندھیرا تھا۔۔۔۔اور خاموش قدم۔۔۔

گاڑی ایک پرانی عمارت کے سامنے رکی تھی۔۔۔۔وزیر حسین کے تیزی سے آکر دروازہ کھولنے پر سید کامل میرانی باہر نکلا تھا۔۔

چاندنی کی ہلکی سی روشنی میں اس کا حلیہ نظر آیا تھا۔۔۔

دراز قد، مضبوط سراپا اور کسرتی چوڑا سینہ۔۔۔سے کی شخصیت کا چارم اتنا تھا کہ نظریں ہٹانا مشکل ہو جاتی تھیں۔۔۔

سفید رنگ کی قمیض شلوار جس کی آستینیں کہنیوں تک چڑھی ہوئی تھیں۔

سیاہ کوٹ اس کے چوڑے کندھوں کو مزید نمایاں کر رہا تھا۔۔

کوٹ آگے سے کھلا تھا۔۔۔جو اس کی شخصیت میں مزید رعب بھر رہا تھا۔۔۔

کندھوں پر کشمیری اور ہاتھ میں چمکتی گھڑی۔۔۔۔

چہرہ جیسے سنگ مر مر سے تراشا گیا ہو۔۔۔

سفید رنگت جس پر ہلکی سی بیئرڈ اسے مزید دلکشی بخش رہی تھی۔۔۔

آنکھیں بادامی رنگ کی انتہائی پرکشش لیکن اس وقت۔۔۔ سرخ
اور خون کی پیاسی تھیں۔۔۔

وہ چلاتو ہر قدم پر وقار تھا۔

رعب تھا۔۔۔۔ دبدبہ تھا۔۔۔

ایسا لگ رہا تھا جیسے خود موت چل کر آرہی ہو۔

اس کے پیچھے چلتے محافظ بھی اس کے سامنے بہت کمزور نظر آتے
تھے۔

اس کے چہرے پر ایسا غصہ تھا جیسے وہ کسی کو زندہ جلا دینے آیا ہو۔۔۔۔

سفید قمیض کی آستینیں چڑھی ہوئی تھیں۔۔۔۔ہاتھ میں پستول تھی۔۔۔

آنکھیں بے انتہا سرخ تھیں۔۔۔ جیسے خون کی پیاسی ہوں۔۔

"اندر چلیں۔۔۔سید صاحب۔۔۔"

سیکیورٹی انچارج نے آہستہ سے کہا تھا۔۔۔

کامل نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔بس سیڑھیاں چڑھنے لگا

تھا۔۔۔

ہر قدم پر فرش کانپتا محسوس ہوا تھا۔۔بھاری قدموں کی دھمک

دور دور تک سنائی دے رہی تھی۔۔۔

اور جو کے کانوں تک پہنچ رہی تھی اس کا دل لرز جاتا تھا۔۔۔

اوپر پہنچ کر ایک کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔۔۔

اندر تین آدمی بندھے ہوئے تھے۔۔۔تینوں کے چہرے

لہولہان تھے۔۔۔

کامل اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

اس کی موجودگی سے ہی فضا بھاری ہو گئی۔۔۔اس کی دہشت ناکی سے سامنے والوں کی سانسیں رکنے لگی تھیں۔۔۔وہ معاف نہیں کرتا تھا۔۔

اس کا قانون بہت سخت تھا۔۔۔

"کہاں ہے وہ؟؟؟"

مونچھوں تلے دبے اعنابی ہونٹوں سے صرف دو لفظ بر آمد ہوئے تھے۔۔۔۔لیکن لہجہ ایسا تھا کہ تینوں آدمی کانپ گئے تھے۔۔۔

لرز تو اس وقت وہاں کھڑے ہر شخص کا دل رہا تھا۔۔۔اس کے متوقع قہر سے سانسیں رک رہی تھیں۔۔۔

"سید صاحب۔۔۔ہم۔۔۔۔ہمیں نہیں پتا۔۔۔۔"

ایک نے ہکلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

کامل کے چہرے کو رنگ بدلا تھا۔۔۔وہ آہستہ سے اس آدمی کے سامنے جا کر رکا۔

پھر اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔

اور اگلے ہی لمحے۔۔۔اس کا سر پیچھے کی دیوار سے ٹکرا گیا۔۔

زور سے۔۔۔۔

سلنسر لگے پسٹل سے خاموش گولی ماری گئی تھی۔۔

دیوار پر خون کا دھبہ بن گیا تھا۔۔۔

بس اتنی سی دیر لگی تھی اسے سزا سنانے میں۔۔

ساتھ کھڑے باقی افراد کی روح کانپ اٹھی تھی۔۔کچھ دیر بعد ان کا بھی یہی حال ہونے والا تھا۔۔۔

"میں نے پوچھا۔۔کہاں ہے وہ؟"

اس بار آواز میں چیخ تھی۔۔۔۔غصے سے بھری۔۔۔خوفناک۔۔۔

اس کی آنکھوں سے جیسے خون ٹپکنے کو تھا۔۔۔

انداز میں ایک عجیب سی بے قراری تھی۔۔۔جو اس کے ہر ہر انداز سے واضح ہو رہی تھی۔۔۔

وہ جس ہستی کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔۔۔وہ اسے کسی بھی قیمت پر چاہیے تھی۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ پوری دنیا کو آگ لگا دے۔۔ مگر وہ ایسا نہیں کر رہا تھا کیونکہ پوری دنیا کے ساتھ اس کے بھی جل جانے کا خوف تھا۔۔۔

"سید صاحب۔۔۔۔ ہم سچ کہہ رہے ہیں۔۔۔ ہمیں واقعی نہیں پتا۔۔۔ ہم نے کسی لڑکی کو نہیں دیکھا۔۔۔۔"

دوسرے آدمی نے گھبرا کر کہا تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ جڑے ہوئے تھے۔۔۔مارے خوف کے آواز کانپ رہی تھی۔۔۔

کامل نے پستول اٹھایا تھا اور اس کی ٹانگ پر گولی چلادی تھی۔۔۔

اس آدمی کی چیخ پوری عمارت میں گونج گئی تھی۔۔

"جھوٹ مت بولو۔۔۔۔"

کامل کی آواز گرجی تھی۔۔۔ جیسے کان پھاڑ دینے کا ارادہ رکھتی ہو۔۔۔

"میرے پاس تمہاری ہر حرکت کا ریکارڈ ہے۔"

پھر اس نے جیب سے ایک تصویر نکالی تھی۔۔۔۔ لیکن تصویر دکھائی کسی کو نہیں تھی۔۔۔

بس اپنے ہاتھ میں پکڑے رہا تھا۔۔۔

"یہ لڑکی۔۔۔ تین دن پہلے اس علاقے میں آئی تھی۔۔۔"

تصویر کو دیکھتے اس کی نگاہوں کا دیوانہ پن واضح تھا۔۔۔

چہرے پر بے قراری واضح تھی۔۔۔

"سید صاحب۔۔۔ ہم۔۔۔ ہمیں سچ میں کچھ نہیں پتا۔۔۔ یہاں روز سینکڑوں لوگ آتے جاتے ہیں۔۔۔"

تیسرے آدمی نے ہمت کر کے کہا تھا۔۔۔

کامل کے اعنابی ہونٹوں پر خوفناک مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

آنکھوں میں لہو رنگ مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔

"سینکڑوں؟؟؟؟"

اس نے تیسرے آدمی کے قریب جا کر اس کی گردن پکڑی تھی۔۔۔۔

"تو پھر مجھے سینکڑوں لاشیں گرانی پڑیں گی۔۔۔۔"

آدمی کی سانس رک گئی۔۔۔۔

کامل میرانی کی گرفت بہت خطرناک تھی۔۔۔ جس سے بچنے کی کوئی گنجائش نہیں ملتی تھی۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔ نہیں سید صاحب۔۔۔ رحم کریں۔۔۔۔"

کامل نے اسے دیوار سے دے مارا تھا۔۔۔ پھر تینوں کی طرف مڑا تھا۔۔۔

"میں آخری بار پوچھ رہا ہوں۔۔۔۔"

اس شخص کی آنکھوں میں عجیب سا پاگل پن تھا۔۔۔

وہ شہر کی معتبر شخصیت۔۔۔ جس کے نام سے بچہ بچہ واقف

تھا۔۔۔

لوگ اسے اپنا آئیڈیل مانتے تھے۔۔۔ وہ اس رات کی تاریکی میں

ایک الگ ہی انسان لگ رہا تھا انہیں۔۔۔

جیسے اسے کسی شے کا نشہ ہو گیا ہو۔۔۔ اور وہ اسے مل نہ رہی

ہو۔۔۔ اس سے کسی نے اس کا نشہ چھین لیا ہو۔۔۔۔

"اس لڑکی کو کسی نے دیکھا ہے یا نہیں ؟؟؟"

تینوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ اور پھر نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔ سید صاحب۔۔۔ ہم سے قسم لے لیں۔۔۔ ہمیں کچھ نہیں پتا۔۔۔"

کامل کی مٹھیاں سخت ہو گئی تھیں۔۔۔ کنپٹی کی رگیں باہر کو ابھر آئی تھیں۔

اس نے اپنے اوپر قابل ہونے کی کوشش کی تھی۔۔۔ آنکھیں بند کیں۔۔۔ سانسیں تیز تھیں۔

پھر اچانک اس نے پستول اٹھائی اور فائرنگ شروع کر دی تھی۔۔۔

تین گولیاں۔۔۔ تین سروں کے بالکل اوپر سے گزری تھیں۔۔۔

دیوار میں سوراخ ہو گئے۔۔۔

تینوں موت کے خوف سے چیخ پڑے تھے۔۔۔ ان کی حالت اس وقت ایسے تھی جیسے آگے کنواں پیچھے کھائی ہو۔۔

بتاتے تھے بھی مارے جاتے۔۔۔ اب انکار کر رہے تھے تو یہ شخص نہیں چھوڑ رہا تھا انہیں۔۔

"میں دوبارہ آؤں گا۔۔۔ مگر اگلی بار۔۔۔۔ یہ گولیاں تمہارے سروں میں ہوں گی۔۔۔"

کامل میرانی نے انہیں سنگینیت بھرے انداز میں دھمکی دی تھی۔۔۔

پھر اس نے پیچھے مڑے بغیر کہا تھا۔۔۔

"انہیں چھوڑ دو۔"

سیکیورٹی انچارج حیران رہ گیا تھا۔۔۔

"لیکن سید صاحب۔۔۔۔"

"میں نے کہا چھوڑ دو!"

وہ دھاڑا تھا۔۔۔ اسے اپنی بات دوہرانے کی عادت نہیں تھی۔۔۔

پھر آہستہ سے بولا۔۔

" نظر رکھو ان پر۔۔۔ ان کا خوف بتا رہا ہے کہ یہ کچھ جانتے ہیں۔۔۔۔

وہ باہر نکل گیا تھا۔۔۔ سیڑھیاں اترتے ہوئے اس نے دیوار پر مکا مارا تھا۔۔۔

اتنے زور سے کہ اس کی انگلیوں سے خون بہنے لگا تھا۔۔۔

"کہاں ہو تم ؟ ایک بار آ جاؤ میری دسترس میں۔۔۔ اب کی بار جانے نہیں دوں گا۔۔۔۔ چھوڑو گا نہیں۔۔ ایک ایک پل کی بے وفائی کا۔۔۔"

اس نے اپنی مٹھی کو سختی سے بھینچتے کہا تھا۔۔۔

باہر بارش شروع ہو چکی تھی۔۔۔وہ گاڑی میں آن بیٹھا تھا۔۔۔

ڈرائیور نے کن اکھیوں سے اس کے غصے اور بے چینی بھرے انداز کو دیکھا تھا۔۔۔

جس کا یہی مطلب تھا کہ وہ آج بھی ناکام لوٹا تھا۔۔۔۔

کامل نے کھڑکی سے باہر دیکھا تھا۔۔۔بارش کی بوندیں شیشے پر بہہ رہی تھیں۔۔۔

"شہر کی ہر جگہ تلاش لوں۔۔۔۔"

وہ خود سے ہم کلام تھا۔۔۔اس کی آنکھوں کی سرخی ہر گزرتے لمحے کے ساتھ بڑھتی ہی جارہی تھی۔۔

"ہر گلی، ہر محلہ، ہر کونا۔"

اس کی آواز بھاری ہوگئی تھی۔۔۔

"میں چاہے پوری دنیا کو الٹا پلٹا دوں۔۔۔ مگر اسے ڈھونڈ کر رہوں گا۔"

گاڑی تیز رفتاری کے ساتھ چل پڑی۔۔۔۔

راستے میں کامل نے جیب سے وہ تصویر دوبارہ نکالی تھی۔۔۔

اس بار اسے غور سے دیکھا تھا۔۔۔ پھر غصے کی انتہا پر پہنچتے اسے مٹھی میں کچل دیا۔۔۔۔

"تم مجھ سے نہیں بچ سکتیں۔۔۔۔ چاہے دنیا کے کسی بھی کونے میں چلی جاؤ۔۔۔"

اس نے دانت پیستے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"اور جب ملو گی۔۔۔"

آنکھوں میں ایسا غصہ تھا کہ آگ بھی جلنے سے خوف کھا جائے۔۔۔

"تو تمہیں پتا چلے گا۔۔۔ کہ سید کامل میرانی کسی کو چھوڑتا نہیں۔"

پھر اس نے تصویر کو واپس اپنی پاکٹ میں رکھ لیا تھا۔۔۔ عین سینے والی پاکٹ میں۔۔۔ اور ر آنکھیں بند کر لی تھیں۔۔۔

لیکن اندر۔۔۔ طوفان برپا تھا۔۔۔

ناکامی نے اس کے غصے کو دوگنا کر دیا تھا۔۔۔وہ آج پھر سے اس کا

سراغ لگا پانے میں ناکام رہا تھا۔۔۔

"کل۔۔۔کل میں پھر نکلوں گا۔"

اس نے خود سے کہا تھا۔۔۔

"اور ہر اس شخص کو ختم کروں گا۔۔۔جس نے تمہیں چھپایا

ہو گا۔۔۔"

گاڑی اندھیری سڑک پر تیزی سے بڑھتی رہی تھی۔۔۔

اور ڈیڈ کامل میرانی۔۔۔ناامید، مگر مزید خطرناک ہو گیا تھا۔

اس کی وحشت ناکی اس کے چہرے سے واضح جھلک رہی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

کوٹھے کی پرانی حویلی میں اس رات عجب بے چینی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔

دالانوں میں جلتے پیلے قمقموں کی روشنی دیواروں پر لرز رہی تھی، جیسے خود قمقمے بھی آنے والے طوفان سے خوفزدہ ہوں۔۔۔

ہوا کے ہر جھونکے کے ساتھ وہ جھومتے، اور ان کی کانپتی روشنی دیواروں پر عجیب و غریب سائے بناتی جاتی تھی۔۔۔

حویلی کی فضا میں گھٹن تھی۔۔۔ بھینی بھینی خوشبوؤں کے ساتھ ملا ہوا کچھ ایسا تھا جو سانس لینا دشوار کر دیتا تھا۔۔۔

عطر، مہندی، گلاب جل، اور پھر۔۔۔ خوف کی وہ بدبو جو کسی بھی خوشبو سے زیادہ تیز تھی۔۔۔۔

اور کہیں نیچے صحن سے ایک لڑکی کی چیخیں گونج کر اوپر تک آ رہی تھیں۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ مجھے چھوڑ دو۔۔۔"

آواز کپی تھی۔۔۔ خوف زدہ۔۔۔ جیسے کسی نے اس کی روح کو

مٹھی میں جکڑ لیا ہو۔۔۔۔

ہر لفظ کانپ رہا تھا۔۔۔ ہر لفظ میں التجا تھی۔۔۔

مگر ایسی التجا جو پہلے ہی جانتی ہو کہ اسے قبول نہیں کیا جائے

گا۔۔۔

"میں یہاں نہیں رہوں گی۔۔۔ پلیز۔۔۔۔ مجھے جانے دو۔۔۔"

آواز ٹوٹتی۔۔۔ پھر ابھرتی اور پھر کسی کرخت ہنسی میں دب

جاتی۔....

"خاموش رہ۔۔۔ یہاں سب کچھ سیکھنا پڑتا ہے۔۔۔۔"

زیبا کی سخت آواز گونجی تھی۔۔۔۔

جو دوسری مالکن کی خاص خادمہ تھی۔ اس کی آواز میں وہ

کھردرا پن تھا جو برسوں کی سختی سے آتا ہے۔۔۔

کوٹھے کی حویلی کی راتیں کبھی کبھار غیر معمولی طور پر شور زدہ ہوتی

تھیں۔

نیچے صحن میں جوتوں کی آہٹیں، دروازوں کے پٹخنے کی آوازیں، پازیبوں کی جھنکار، کبھی کسی کے قہقہے، کبھی کسی کی سسکیاں۔۔۔

اور ان سب کے بیچ، آج ایک لڑکی کی چیخیں تھیں۔۔۔

بے بس، لرزتی ہوئی۔۔۔ایسی چیخ جو پتھر دل بھی پگھلا دے۔

"نہیں۔۔۔مجھے مت لے جاؤ۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔"

آواز جیسے پتھر کی دیواروں سے ٹکرا کر لوٹ آئی ہو۔ پرانی حویلی کی دیواریں بہت کچھ دیکھ چکی تھیں، بہت سی چیخیں سن چکی تھیں، مگر ہر نئی چیخ پرانی یادوں کو تازہ کر دیتی تھی۔۔۔

"چپ کر جا۔۔۔ تمہاری چیخوں سے کچھ نہیں ہونے والا۔۔۔"

تھپڑ کی آواز گونجی تھی۔۔۔اور پھر جیسے ہر طرف سناٹا چھا گیا تھا۔۔۔

صرف دبی ہوئی سسکیاں باقی رہ گئی تھیں۔۔۔

اسی کوٹھے کے اوپر کی منزل پر، سب سے کشادہ مگر سب سے خاموش کمرے میں، وہ جائے نماز پر بیٹھی تھی۔۔۔۔

سادہ سفید دوپٹہ سر پر، جس کا ایک پلو چہرے کو ڈھکے ہوئے تھا۔

ہاتھوں میں تسبیح تھی، جس کے دانے ایک ایک کر کے اس کی انگلیوں میں سے گزر رہے تھے۔۔۔ مگر اس کی نظریں تسبیح پر نہیں تھیں۔۔۔

وہ خالی نگاہوں سے دور کہیں دیکھ رہی تھیں۔

آنکھوں میں نیند نہیں تھی۔۔۔۔ صرف اضطراب تھا۔۔۔

ایک بے چینی جو اس کے سینے میں گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

اس کے ہونٹ آہستہ آہستہ حرکت کر رہے تھے۔۔۔ مگر دل کہیں اور تھا۔

چیخ ایک بار پھر ابھری۔۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔ پلیز۔۔۔ پلیز مجھے چھوڑ دو۔۔۔"

حورلمہ کے ہاتھ رک گئے تھے۔۔۔۔ تسبیح کا دانہ انگلیوں میں رک گیا تھا۔۔۔۔

دل جیسے کسی انجانی آہٹ پر کانپ اٹھا ہو۔۔۔

اس نے آہستہ سے آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔ چہرے پر عجیب سے

تاثرات تھے۔۔۔

"کس کی آواز ہے یہ؟؟؟"

اس کی پیشانی پر ہلکی سی لکیر بنی تھی۔۔۔

آواز نرم تھی۔۔۔ مگر سوال میں کپکپاہٹ تھی۔۔۔

اور کچھ اور بھی تھا۔۔۔

شاید غصہ۔۔۔ شاید درد یا شاید پھر دونوں احساس۔۔۔

جو اس کی آنکھوں کے گوشوں کو نم کر گئے تھے۔۔۔

وہ اس حویلی کی دوسری مالکن مانی جاتی تھی۔۔۔

نام اس کا کم لیا جاتا تھا لوگوں کے سامنے۔۔۔۔

مگر جب لیا جاتا تھا۔۔۔ تو آہستہ۔۔۔ ادب سے۔۔۔ خوف

سے۔۔۔

کچھ اسے احترام سے پکارتے تھے۔۔۔

کچھ دل میں ڈر سے۔۔۔۔ سفید لباس، بے داغ وسیع دوپٹہ، اور

بڑی بڑی جھیل سی گہری اداس آنکھوں میں وہ ٹھہرا ہوا

وقار۔۔۔۔

جو یہاں کی کسی اور عورت کے حصے میں نہیں آیا تھا۔

یہ عجیب بات تھی کہ کوٹھے کی مالکن ایسی عورت تھی جو خود کبھی کوٹھے پر نہیں بیٹھی تھی۔۔۔

جس نے کبھی کسی گاہک کی محفل نہیں سجائی تھی۔۔۔ جس نے کبھی اپنا چہرہ نقاب سے باہر نہیں نکالا تھا۔۔

لوگ کہتے تھے کہ اس کی کہانی بھی عجیب ہے۔۔۔

اس کے بارے میں روز کئی باتیں ہوتیں تھیں۔۔۔۔

کچھ کہتے اس کا ماضی تاریک ہے۔۔۔کچھ کہتے وہ کسی بڑے گھرانے سے ہے جو یہاں زبردستی لائی گئی تھی۔۔۔

مگر کوئی پکے طور پر نہیں جانتا تھا۔۔۔بس اندازے ہی لگائے جاتے تھے۔۔۔

اور حورلمہ خود کبھی کچھ نہیں بتاتی تھی۔۔۔نہ اس کی سرد رویے کی وجہ سے کبھی کوئی اس سے پوچھ پایا تھا۔۔۔

چیخ دوبارہ گونجی۔۔۔۔

اب زیادہ تیز، زیادہ درد بھری تھی۔۔۔۔

"یہ کس کی آواز ہے۔۔۔۔ کیوں چیخ رہی ہو وہ۔۔۔؟؟"

حورلمہ نے تسبیح رکھ دی تھی۔۔۔اس کی انگلیاں جائے نماز کے کنارے پر سختی سے بھینچ گئیں تھی۔۔۔۔

اور اس کی نظریں دروازے پر جم گئ تھیں۔۔۔۔

سفید پردہ ہلکی ہوا میں لہرا رہا تھا۔۔۔کمرے اندر بھی سفید رنگ کے پردوں سے ایک الگ پردہ بنایا گیا تھا۔۔۔

جہاں اس کی خاص ملازمہ کو بھی اس کی مرضی کے بغیر آنے کی اجازت نہیں تھی۔۔

"نگینہ بی بی۔۔۔ یہ کون چیخ رہی ہے؟؟"

اب یہ چیخیں اس کی برداشت سے باہر ہوئی تھیں۔۔۔

اس نے آہستہ سے کہا تھا۔۔۔۔

مگر لہجے میں حکم چھپا تھا۔۔۔

دروازے کے باہر کھڑی خادمہ چونک گئی۔ اس نے جھٹ سے پردے کی طرف دیکھا۔۔۔ مگر اندر نہیں جھانکا تھا۔۔۔

"بی بی۔۔۔۔ نیچے سے ہے۔۔۔۔ نئی لڑکی لائے ہیں۔۔۔"

اس نے پردہ ہٹائے بغیر جواب دیا۔۔۔اس کی آواز میں ہچکچاہٹ تھی۔۔۔

حورلمہ کی آرام گاہ کے باہر ہر وقت سفید پردے لگے رہتے تھے۔۔۔

اس کی خاص خادمہ بھی اس کی اجازت کے بغیر اس کے پاس نہیں آسکتی تھی۔۔۔

یہ اصول تھا۔۔۔جو سب جانتے تھے۔۔۔اور سب مانتے تھے۔۔۔

اس کوٹھے کی خواتین نے بھی اسے نقاب کے بغیر نہیں دیکھا تھا۔۔۔

مگر اس کی حسین آنکھیں۔۔۔۔وہ اس کے حسن کی گواہی دیتی تھیں۔۔۔ دیکھنے والوں کر احساس دلاتی تھیں کہ اس نقاب کے پیچھے چاند چھپایا گیا ہے۔۔۔

"نئ؟"

حورلمہ کے ماتھے پر ہلکی سی شکن ابھری تھی۔۔۔۔

اس نے بے چینی کے عالم میں اپنا نقاب درست کیا تھا۔۔۔

"کب؟ کس کی اجازت سے؟"

وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔ سفید دوپٹہ سر سے لہراتا نیچے تک آ گیا تھا۔۔۔

"اوپر والی مالکن نے کہا ہے۔۔۔ گاہک خاص ہیں، اس لیے۔۔۔"

خادمہ نے ہمت جمع کی۔۔۔ اس کی آواز میں گھبراہٹ واضح تھی۔۔۔

باقی سب کو یہی لگا تھا کہ حورلمہ کو خبر نہیں ہو گی۔۔۔ مگر اس لڑکی کی چیخوں نے سارا کام خراب کر دیا تھا۔۔۔

نیچے سے ایک اور چیخ آئی۔

اس بار زیادہ قریب، زیادہ ٹوٹی ہوئی۔۔۔۔

حورلمہ کے ہاتھ دروازے کی چوکھٹ پر آکر رک گئے تھے۔۔۔

"پلیز چھوڑ دو مجھے۔۔۔۔"

وہ لڑکی بے بسی اور خوف سے اب بھی چیخ رہی تھی۔۔۔۔

آواز اب زیادہ کمزور تھی۔۔۔ جیسے اس لڑکی کی طاقت ختم ہو رہی ہو۔۔۔۔

حورلمہ کے چہرے پر ناقابلِ فہم تاثرات تھے۔۔۔

"یہ چیخیں بند کرواؤ۔۔۔۔ فوراً۔۔؟"

اس کی آواز اب نرم نہیں تھی۔۔۔۔ ٹھنڈی تھی، مگر اس ٹھنڈ میں آگ چھپی تھی۔۔۔۔

"بی بی۔۔۔ وہ ڈری ہوئی ہے۔۔۔ اس کو سمجھایا جارہا ہے۔۔۔"

خادمہ نے گھبرا کر کہا تھا۔۔۔

حورلمہ نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔۔

وہ پردے کے پیچھے سے تھی۔۔۔ مگر اس کی نظروں کی شدت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

"سمجھایا جارہا ہے۔۔۔۔یا توڑا جارہا ہے؟؟"

ایک لمحے کا توقف تھا اس کے الفاظ میں۔... مگر درد میں ڈوبا ہوا لہجہ تھا۔۔۔

نگینہ نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔ سر جھکا لیا تھا۔۔۔

وہ اس وقت بہت ضبط سے کھڑی تھی۔۔۔

اس کے ہاتھ سفید دوپٹے کے کنارے کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھے۔

"یہ حویلی ہے، قبرستان نہیں۔۔۔۔یہاں آوازیں میری اجازت کے بغیر نہیں اٹھتیں۔۔۔۔"

اس کا لہجہ بدل گیا تھا۔۔۔۔۔

اب اس میں وہ سرد پن تھا۔۔۔جو ہڈیوں تک ٹھنڈک پہنچا دے۔۔۔

نیچے شور میں اچانک کمی آگئی تھی۔جیسے کسی نے اس کا نام لے لیا ہو۔۔۔۔

"حورلمہ بی بی آرہی ہیں۔۔۔۔"

یہ سرگوشی نیچے کی منزل تک پہنچ گئی تھی۔۔۔۔

زیبا نے اپنا ہاتھ فوراً روک لیا۔۔۔اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگی تھیں۔۔۔

"کیا؟ وہ یہاں کیوں آرہی ہیں؟"

باقی لڑکیاں جو صحن میں موجود تھیں، سب چونک گئی تھیں۔۔۔۔۔

حورلمہ آہستہ آہستہ سیڑھیاں اترنے لگی تھی۔۔

اس کی بڑی سی سفید چادر کا پلو اس کے چہرے کو ڈھکے ہوئے تھا۔۔۔ صرف دو آنکھیں نظر آ رہی تھیں۔۔۔۔

بڑی، گہری، جن میں سمندروں کی گہرائی تھی۔۔۔

حیرت کی بات تھی کہ طوائفوں کے کوٹھے پر انہیں طوائفوں کی مالکن پردہ دار خاتون تھی۔

جس کے ہاتھ پیر بھی ڈھکے ہوئے تھے۔

ہر قدم کے ساتھ اس کی موجودگی کا احساس بڑھتا گیا۔ سیڑھیوں پر اس کے قدموں کی آہٹ بھی خاص تھی، نہ بہت تیز، نہ بہت آہستہ۔ ایک وقار تھا اس کی چال میں۔۔۔۔

جو دیکھنے والوں کو متاثر کرتا تھا۔۔۔

اور اس کے کشش سب کو اپنی جانب کھینچتی تھی۔۔۔

وہاں کھڑی سبھی لڑکیوں اور خادموں نے اسے دیکھ کر اپنے سر جھکا لیے تھے۔۔۔۔

یہ اسے عزت دینے کا ایک انداز تھا۔۔۔۔

یا شاید خوف کا اظہار یا دونوں۔۔۔۔

"بی بی۔۔۔۔"

سب نے ایک ساتھ آہستہ سے کہا تھا۔۔۔۔

حورلمہ نے کچھ نہیں کہا۔۔۔بس آگے بڑھتی رہی تھی۔۔۔

صحن کے کونے میں وہ لڑکی بیٹھی تھی۔۔۔

آنکھیں سرخ، گالوں پر آنسوؤں کی لکیریں، ہاتھ کانپتے ہوئے،

ہونٹوں پر دبی ہوئی سسکیاں۔۔۔

اس پر ہاتھ اٹھایا گیا تھا۔

چہرے پر کوئی نشان نہیں تھا۔۔۔زیبا اتنی بے وقوف نہیں تھی۔

مگر اس کی سسکیاں درد بھری تھیں۔۔۔ جسم پر چوٹوں کے نشان تھے جو واضح نہیں تھے۔۔۔

دودھیا بے داغ چہرا اور نازک وجود۔۔۔اسے دیکھ کر ہی اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ کسی اچھے گھر کی تھی۔۔۔

معزز گھر کی شریف لڑکی آج کوٹھے پر کیسے پہنچ گئی؟

حورلمہ رک گئی تھی۔۔۔۔

اس نے اس لڑکی کو دیکھا۔۔۔وہ بہت زیادہ ڈری ہوئی

تھی۔۔۔

اسے اپنی طرف آتے دیکھ اس لڑکی کو خوف مزید بڑھ گیا تھا۔۔

زیبا نے قدم خود بخود پیچھے ہٹ گئے تھے۔۔

"کیا نام ہے تمہارا؟؟؟"

اس نے مختصراً پوچھا تھا۔۔دوزانو وہ اس کے قریب آ کر بیٹھ

گئی۔۔۔

اس پر تشدد کرتی زیبا۔۔۔جو دوسری مالکن کی خاص خادمہ تھی۔۔۔گھبرا کر پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

اسے حورلمہ کی نقاب سے جھانکتی آنکھوں میں غصہ واضح دکھائی دیا تھا۔۔۔

"بی بی۔۔۔میں۔۔۔میں بس۔۔۔"

وہ لڑکی اپنا نام لینے سے جھجھک رہی تھی۔۔۔وہ بس اس وقت یہی چاہتی تھی کہ اس کا گلا گھونٹ کر اسے مار دیا جائے۔۔۔

وہ جو کر چکی تھی اس کے بعد وہ جینا نہیں چاہتی تھی۔۔یہ حرام زندگی جینے سے بہتر موت لگ رہی تھی اسے۔۔۔

"میں نے تم سے کچھ پوچھا؟؟؟"

حورلمہ نے اب کی بار سرد لہجے میں پوچھا تھا۔۔اس کی آواز میں غصہ نمایاں تھا۔۔۔

زیبا کو ڈر لگ رہا تھا حورلمہ سے۔۔۔

حورلمہ سے سبھی کو عجیب سا خوف محسوس ہوتا تھا۔اس کے آگے کم ہی کسی کی زبان چلتی تھی۔۔۔

وہ بہت کم کچھ کہتی تھی۔۔۔ مگر اس کی شخصیت میں ایک ایسا احساس تھا کہ اس کی پاکیزگی کے آگے سب کو ہی جھکنے کو دل کرتا تھا۔۔۔

"میں۔۔۔ میں یہاں نہیں رہنا چاہتی۔۔۔ خدا کے لیے میری مدد کریں۔۔۔"

لڑکی نے ڈرتے ڈرتے کہا تھا۔۔۔ اس کی آواز بھی کانپ رہی تھی۔۔۔

"میں نے نام پوچھا تھا تم سے۔۔۔ صرف نام بتاؤ۔۔"

بے لچک ٹھنڈا ٹھار لہجہ تھا۔۔۔

حورلمہ نے نظریں ہٹا کر ارد گرد کھڑے لوگوں کو دیکھا تھا۔۔

ایک اشارہ کافی تھا۔۔۔

سب پیچھے ہٹ گئے تھے۔۔۔۔وہ سمجھ رہی تھی کہ یہ لڑکی ان سب لڑکیوں اور خادموں کی وجہ سے گھبرا رہی ہے۔۔۔

"زینب۔۔۔۔"

بمشکل اس کے حلق سے آواز نکلی تھی۔۔۔۔

نام ادھورا ہی لیا گیا تھا۔۔۔ پورا نام لے کر وہ اپنے معتبر خاندان کے اس معزز نام کی توہین نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اس لڑکی کی آنکھوں میں چھایا پچھتاوا واضح طور پر دکھائی دے رہا تھا۔

"زینب۔۔۔"

حورلمہ نے زیرلب اس کا نام دہرایا تھا۔۔۔

جانچتی نگاہیں اس لڑکی پر ہی تھیں۔۔۔ جو بہت پریشان، خوفزدہ اور بے چین سی تھی۔۔۔

"چیخیں یہاں کسی کو نہیں بچاتیں۔۔۔۔"

حورلمہ نے اسے سر سے پیر تک گھورا۔

زینب نے سر اور نیچے جھکا لیا تھا۔۔۔

"مگر اگر تم یہاں ہو۔۔۔۔ تو یاد رکھنا، جب تک میں ہوں۔۔۔
تمہاری مرضی کے بغیر کوئی مرد تمہیں دیکھ بھی نہیں سکتا۔۔۔"

وہ جب بولی تو اس کا لہجہ کچھ نرم، کچھ مضبوط سا تھا۔۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی مگر نجانے کیوں اس لڑکی کی آنکھوں کی پاکیزگی
دکھائی دے رہی تھی اسے۔۔۔

یہ اس جگہ رہنے لائق نہیں تھی۔۔۔

حورلمہ کی بات سن کر اس لڑکی کے اندر جیسے بچنے کی امید جاگ گئی تھی۔۔۔

اس نے حیرت سے سامنے بیٹھی حورلمہ کو دیکھا تھا۔۔

وہ وہاں موجود باقی عورتوں سے بالکل مختلف تھی۔نہ کوئی ہار سنگھار، نہ میک اپ، اور نہ ہی رنگ برنگے ملبوسات۔۔۔۔

وہ اس وقت سفید رنگ کے پیروں تک آتے فراک میں ملبوس بے انتہا حسین لگ رہی تھی۔۔۔

اس کی نقاب سے جھانکتی آنکھیں ہی بے پناہ پر کشش اور دلفریب تھیں۔۔۔

"تم حد سے بڑھ رہی ہو، حورلمہ۔۔۔"

دوسری مالکن ماہ جبین کی آواز پیچھے سے آئی تھی۔۔

اسے اپنے کام میں حورلمہ کی مداخلت پسند نہیں آئی تھی۔۔

حورلمہ نے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔۔

ماہ جبین غصے سے بھری اسی کی جانب آرہی تھی۔اس کی آنکھوں میں حورلمہ کے لیے صرف ناگواری تھی۔۔۔۔

"میں حد جانتی ہوں۔۔۔"

آہستہ مگر صاف گوئی سے کہا گیا تھا۔۔

"اور یہ بھی کہ اس حویلی میں کون سی حد کہاں شروع ہوتی

ہے۔۔۔۔"

ماہ جبین کے مقابل آکھڑے ہوتے اس نے اسی کے انداز میں

جواب دیا تھا۔۔۔

فضا میں خاموشی پھیل گئی تھی۔۔۔ماہ جبین کی آنکھیں سرخ ہوگئی

تھیں۔۔

"یہ لڑکی گاہک کے لیے آئی ہے۔۔۔شاہ جہاں خان خاص طور پر اس کے لیے آرہے ہیں۔۔۔"

ماہ جبین اسے اس بے خوفی سے ڈٹا دیکھ ڈھیلی پڑ گئی تھی۔۔۔

"تو انہیں واپس جانے کو کہو۔۔۔۔"

حورلمہ کی آواز میں کوئی لچک نہیں تھی۔۔۔

"کیا؟ تم ہوش میں ہو۔۔۔اس کوٹھے سے ان جیسے گاہک کو خالی ہاتھ واپس نہیں لٹایا جاتا۔۔۔"

ماہ جبین کو یقین نہیں آیا تھا۔۔وہ خفگی سے بولی تھی۔۔۔

کبھی کبھی حورلمہ کی اسے بالکل سمجھ نہیں آتی تھی۔۔۔

"تم جانتی ہو وہ کون ہیں؟ ان کی پہنچ کہاں تک ہے؟؟؟"

ماہ جبین نے اسے وارن کیا تھا۔۔۔

"جانتی ہوں۔۔۔"

حورلمہ نے سر ہلایا تھا۔۔۔

"اسی لیے تو کہہ رہی ہوں کہ انہیں واپس جانے کو کہو۔۔۔ یہ لڑکی دستیاب نہیں ہے۔۔۔"

زینب نے پہلی بار سر اٹھا کر حورلمہ کو دیکھا تھا۔۔۔

سسکیوں اور خوف کی جگہ آنکھوں میں ایک سوال جاگ اٹھا تھا۔۔۔

یہ لڑکی اس کی خاطر اپنے لوگوں سے کیوں لڑ رہی تھی؟ وہ اسے کیوں بچا رہی تھی؟

وہ تو اسے جانتی تک نہیں تھی۔۔۔۔

"حورملہ یہ کوٹھا ہے۔۔۔ یہاں سب کچھ بکتا ہے۔۔۔ سب کا ریٹ لگتا ہے۔۔۔ اس لڑکی کا بھی لگے گا۔۔ خریدی گئی ہے یہ بھی۔۔۔"

ماہ جبین چیخی تھی۔۔۔

"مگر یہاں میں نہیں بکتی۔۔۔اور جب تک میں ہوں، کوئی اور بھی زور زبردستی سے نہیں بکے گی۔۔۔۔جو بکنے کی خواہش رکھتی ہیں۔۔۔ان کو اجازت ہے۔۔۔"

حورلمہ نے وہاں کھڑی باقی عورتوں کو دیکھا تھا۔۔جو خود کو طوائف بنا چکی تھیں۔۔۔ مجبوری سے یا خواہش سے۔۔۔ مگر مرضی ان کی اپنی تھی۔۔۔

حورلمہ کے ہوتے ہوئے کسی کو اس کی اجازت کے بغیر پیش نہیں کیا گیا تھا۔۔۔

آج تک ان سب میں سے کبھی کوئی حورلمہ سے نگاہ نہیں ملا پائی تھی۔۔۔

کہ جیسے ان پاکیزہ شفاف آنکھوں میں اپنا گناہ دیکھنے سے ڈرتی ہوں۔۔۔

حورلمہ نے واپس مڑ کر زینب کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

"اٹھو۔۔۔"

صحن میں پھیلی خاموشی بھاری ہوتی جارہی تھی۔..

زینب سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔ مگر اس کی سانسیں اب بھی بے ترتیب تھیں۔۔۔ جیسے ابھی بھی اندر کہیں چیخ قید ہو۔۔۔

حورلمہ نے ایک نظر اس کے کانپتے ہاتھوں پر ڈالی۔۔۔

پھر اردگرد کھڑے کارندوں، خادماؤں اور آخر میں ماہ جبین پر۔

"سب لوگ ہٹ جائیں۔۔۔"

اس نے سب کو حکم دیا تھا۔۔۔

نہ آواز بلند، نہ لہجہ تلخ، مگر حکم ایسا کہ کسی نے سوال نہیں کیا تھا۔۔۔

"یہ لڑکی گاہک کے لیے آئی ہے، حورلمہ۔۔۔ سودا طے ہو چکا ہے۔۔۔۔"

ماہ جبین نے تیزی سے کہا تھا۔۔۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا اس حورلمہ کو ہی اٹھا کر باہر پھینک دے۔۔۔

"سودا انسان کا ہو تو نہیں طے ہوتا۔۔۔"

حورلمہ نے نظریں زینب سے ہٹائے بغیر جواب دیا تھا۔۔۔

پھر پہلی بار اس نے زینب کو براہِ راست دیکھا تھا۔۔

"کیا تم زبردستی لائی گئی ہو؟"

اس کے سوال پر زینب کے ہونٹ کانپے تھے۔۔

وہ کچھ لمحے خاموش رہی، جیسے بولنے کی اجازت خود کو دے رہی

ہو۔۔۔۔

اپنی زبان سے اپنے گناہ کا اقرار کرنا اکثر بہت دردناک ہو جاتا

تھا۔۔۔

اس کا تو گناہ بھی بہت بڑا تھا۔۔۔

"میں۔۔۔ میں گھر سے بھاگ کر۔۔۔ وہ محبت کا دعوے دار تھا۔۔۔ مگر اس شخص نے مجھے یہاں بیچ دیا۔۔۔ میں یہاں نہیں رہنا چاہتی۔۔۔ میں ایسی لڑکی نہیں ہوں۔۔۔۔"

آنسو گال پر لڑھک گئے تھے۔۔۔ یہ الفاظ ادا کرتے اسے اپنا وجود زمین میں گڑھتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

کتنا عزت دار گھرانہ تھا اس کا۔۔۔ جن پر داغ لگا آئی تھی وہ۔۔۔ کتنی عزت ملتی تھی ان کے گھر کی عورتوں کو۔۔۔

وہ اس محبت کے فریب میں بہت بڑی غلطی کر گئی تھی۔۔۔ جس پر اب اسے ساری زندگی پچھتانا تھا۔۔۔

"میں یہاں نہیں رہنا چاہتی بی بی۔۔۔۔"

حورلمہ کی آنکھوں میں لمحہ بھر کو کچھ ٹوٹا تھا۔۔

پھر وہ سیدھی کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

اس کی بات سن کر حورلمہ کی آنکھوں میں ناگواریت بڑھ گئی۔ وہ بھی گناہ کر کے ہی یہاں آئی تھی۔۔

اپنے ماں باپ پر کسی نا محرم کو ترجیح دے کر۔۔۔ جس کا زیادہ تر لڑکیوں کو یہی صلا ملتا تھا۔۔۔

وہ چاہتی تو اس کی سزا کے طور پر اسے یہاں پھینک سکتی تھی۔۔۔

مگر اس لڑکی کو ایسے چھوڑنے کو دل نہیں مان رہا تھا۔۔۔

اس عزت دار لڑکی کے لیے شاید یہی سزا کافی تھی کہ اسے بیچ دیا گیا تھا۔۔۔

"یہ لڑکی میری ذمہ داری ہے۔۔۔"

اس کا لہجہ پہلے سے بھاری تھا۔۔

"ذمہ داری؟"

ماہ جبین طنزیہ ہنسی تھی۔۔۔

"تم بھول رہی ہو کہ تم یہاں کیوں ہو؟ تم بھی تو یہیں کی ہو،

حورلمہ۔۔۔ اپنی اوقات یاد رکھو۔۔۔ بہت غلط کر رہی ہو تم۔۔۔

اسکا انجام اچھا نہیں ہو گا۔۔۔"

ماہ جبین اپنے معاملے میں اس کی مداخلت پر غصے سے بپھری ہوئی

تھی۔۔۔

فضا میں سناٹا چھا گیا۔۔۔۔

باقی سب نے سانس روک لی۔ یہ بات کوئی حورلمہ کو نہیں کہتا

تھا۔۔۔

حورلمہ آہستہ سے مسکرائی تھی۔۔۔

یہ عام مسکراہٹ نہیں تھی۔وہ مسکراہٹ تھی جو خطرے کی

علامت ہوتی تھی اکثر۔۔۔

"میں نہیں بھولی۔۔۔"

وہ چند ثانوں کو رکی تھی۔۔۔اور پھر ایک قدم آگے بڑھ کر بولی

تھی۔۔

"اسی لیے یاد دلا رہی ہوں کہ اس حویلی میں دو مالکنیں ہیں۔ اور جب میں کسی کی ذمہ داری لیتی ہوں۔۔۔"

اس نے ماہ جبین کو باور کروایا تھا۔۔۔

"تو اس کا مطلب ہے کہ اب وہ میری ملکیت ہے۔۔۔ اور میری ملکیت پر کسی اور کا حق نہیں۔۔۔"

اس کا لہجہ مضبوط اور دوٹوک تھا۔۔۔

ماہ جبین کے چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا۔۔۔

"تم۔۔۔ تم پاگل ہو گئی ہو؟ شاہ جہاں خان کو کیا جواب دوں گی؟ وہ یہاں کسی وقت بھی پہنچ سکتے ہیں۔۔۔"

ماہ جبین کو حورلمہ کی ضد دیکھ کر اب گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔۔

"تو انہیں میں خود جواب دوں گی۔۔۔"

حورلمہ نے فوراً کہا تھا۔۔۔

فضا میں سرگوشیاں دب گئی تھیں۔۔۔

سب نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

یہ پہلا موقع نہیں تھا جب حورلمہ نے اس طرح کسی کو اپنے

دائرے میں لیا ہو۔۔۔

وہ یہاں زبردستی لائی گئی معصوم لڑکیوں کو ٹوٹنے نہیں دیتی تھی۔

"اسے میرے کمرے میں لے جاؤ۔ دروازہ بند رہے گا۔ اور

کوئی۔۔۔"

حورلمہ نے خادمہ کو اشارہ کیا تھا۔۔۔

اس کی نظریں سب پر ٹھہر گئی تھیں۔۔۔ وارننگ دیتی نگاہیں۔۔۔

جنہیں قاتلانہ نگاہیں بھی کہا جاتا تھا اس کوٹھے میں۔۔۔

وہ آنکھوں سے وار کر کے گھائل کرتی تھی۔۔۔اس کی زبان بہت کم چلتی تھی۔۔

"کوئی بھی اس کے قریب نہیں جائے گا۔۔۔"

حورلمہ نے وہاں کھڑے ہر فرد کو وارننگ دیتے کہا تھا۔۔

زیبا نے منہ کھولنا چاہا مگر نگینہ نے اسے روک لیا تھا۔۔۔

"اور گاہک؟"

ماہ جبین نے سخت لہجے میں کہا تھا۔۔۔

"میں خود بات کروں گی۔۔۔"

حورلمہ نے فوراً جواب دیا تھا۔۔

"یا پھر نقصان میری طرف لکھ دیا جائے۔۔۔"

ایک لمحے کو ایسا لگا جیسے وقت رک گیا ہو۔۔۔

ماہ جبین کی مٹھیاں بھینچ گئی تھیں۔وہ کچھ کہنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر حورلمہ کی آنکھوں میں جو آگ تھی۔۔اس نے اسے خاموش کر دیا تھا۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔"

آخر کار ماہ جبین نے ہار مان لی تھی۔۔

"مگر یاد رکھنا اگر شاہ جہاں خان نے کوئی نقصان پہنچایا تو وہ تمہاری ذمہ داری ہو گی۔"

ماہ جبین کو خوف تھا۔۔۔ کہ اگر گاہک کو اس کی مطلوبہ لڑکی نہ ملی تو وہ واویلا کرے گا۔۔

"قبول ہے۔"

حورلمہ نے بغیر ہچکچائے کہا تھا۔۔۔

پھر زینب کو سہارا دے کر اٹھایا گیا تھا۔۔۔

نگینہ اور ایک اور خادمہ نے زینب کو سنبھالا تھا حورلمہ کے کہنے

پر۔۔۔

"آہستہ۔اسے چوٹیں آئی ہیں۔۔۔"

حورلمہ نے آہستہ سے کہا تھا۔۔

زینب لڑکھڑاتے ہوئے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔اس کی نظریں ایک

بار پھر حورلمہ پر پڑی تھیں۔۔

"شکریہ۔۔۔"

بمشکل اس کے منہ سے نکلا تھا۔۔۔

حورلمہ نے کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔بس ایک بار سر ہلا دیا تھا۔۔۔

جیسے ہی زینب کو لے جایا گیا، ماہ جبین نے حورلمہ کے پاس آکر آہستہ سے کہا تھا۔۔۔

"تم نے بہت بڑی غلطی کی ہے، حورلمہ۔شاہ جہاں خان سے پنگا لینا آسان نہیں۔۔۔۔"

ماہ جبین کی کوششیں اب بھی جاری تھیں۔۔۔

"میں نے کبھی آسان راستے نہیں چنے ماہ جبین۔۔۔۔مجھے یہ سب کہہ کر مت ڈراؤ۔۔۔"

حورلمہ نے جواب دیا تھا۔۔۔ دوٹوک اور بے لچک انداز میں۔۔۔

"اور اگر یہ غلطی ہے، تو یہ میری غلطی ہے۔ تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔"

حورلمہ نے ساری بات خود پر لے لی تھی۔۔۔۔

ماہ جبین نے منہ بنایا اور واپس مڑ گئی تھی۔۔۔

حورلمہ وہیں کھڑی رہی تھی۔۔۔

اس کی نظریں سیڑھیوں کی طرف تھیں۔۔۔ جہاں سے زینب کو اوپر لے جایا گیا تھا۔

دل میں ایک سکون سا آن ٹھہرا تھا۔۔۔

اس نے اپنے یہاں ہونے کا فرض پورا کرتے۔۔۔ آج پھر ایک لڑکی کو داغدار ہونے سے بچا لیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھ سے آنسو پھسلا تھا۔۔ اور کسی کی نگاہوں میں آئے بغیر چادر میں گم ہو گیا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اوپر والی بیٹھک میں عود کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔

قالینوں پر جمی خاموشی بتا رہی تھی کہ یہاں آنے والا عام آدمی نہیں تھا۔۔۔

یہ کمرہ خاص مہمانوں کے لیے مخصوص تھا۔ دیواروں پر مہنگے پردے لٹکے تھے۔۔ فرش پر قیمتی قالین بچھے تھے۔۔۔ اور کونے میں ایک چھوٹا سا فوارہ تھا جس کی آواز ماحول کو مزید پر سکون بنا رہی تھی۔۔۔۔

گاہک کھڑکی کے پاس کھڑا تھا۔

شاہ جہاں خان۔۔۔ وہ اکثر یہاں آتا تھا۔۔

اس کی ڈیمانڈ ہمیشہ یہی ہوتی تھی۔۔۔ ان چھوئی خوبصورت لڑکی۔۔۔

اس کا رخ کھڑکی کی جانب تھا۔ باہر کوٹھے کی گلیوں میں زندگی

رواں دواں تھی۔۔۔

مہنگا کوٹ، ہاتھ میں سگار، اور آنکھوں میں وہ بے صبری... جو

صرف خریدنے والے کی ہوتی تھی۔۔۔

"کتنی دیر اور؟"

اس نے پیچھے کھڑے خادم سے پوچھا۔۔۔

"بس تھوڑی دیر۔۔۔۔ حضور۔۔۔"

خادم نے جھک کر کہا تھا۔۔۔

شاہ جہاں نے سگار کا کش لیا تھا۔۔۔

"اس بار کی لڑکی خاص ہے۔۔۔۔ سنا ہے۔۔۔۔ آج ہی لائی گئی ہے۔۔ اور خوبصورت بھی بہت ہے۔۔۔۔"

زیرلب کہتے وہ مسکرایا تھا۔۔۔

"ویسے بھی مجھے نئی چیز ہی پسند ہے۔۔۔"

اس کی آواز میں ایک عجیب سی کرختگی تھی۔۔۔

خادم نے کچھ نہیں کہا۔ سر جھکائے کھڑا رہا تھا۔۔۔

پندرہ منٹ گزر گئے تھے۔۔۔

"کیا ہو رہا ہے نیچے ؟"

شاہ جہاں کی آواز اب چڑچڑی ہو گئی تھی۔

"میں یہاں وقت ضائع کرنے نہیں آیا۔۔۔"

اسی لمحے دروازہ کھلا تھا۔۔۔

ماہ جبین اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

اس کے چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ تھی۔۔۔ مگر آنکھوں میں پریشانی صاف جھلک رہی تھی۔۔۔

"شاہ جہاں صاحب، معذرت۔۔۔۔ تھوڑا مسئلہ ہے۔"

وہ جھجھکتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"مسئلہ؟"

شاہ جہاں نے آنکھیں تنگ کی تھیں۔۔۔

"کیا مطلب؟"

اس نے قہر آلود نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

"وہ۔۔۔ وہ لڑکی ابھی تیار نہیں ہوئی۔ ذرا وقت لگے گا۔۔۔"

ماہ جبین نے بہانہ بنایا تھا۔۔

ڈر تھا کہ صاف بتاتی تو اس شخص نے اس کا گلا دبا دینا تھا۔۔۔

"میں نے پہلے سے آنے کی خبر دی تھی۔۔۔اور میں نے پوری رقم بھی دی ہے۔۔۔"

شاہ جہاں کی آواز بلند ہو گئی تھی۔۔۔

"میرا وقت بہت قیمتی ہے! میں یہاں بیٹھ کر انتظار نہیں کر سکتا۔۔۔۔"

وہ بہت غصے میں آ گیا تھا۔۔۔

"شاہ جی بس دس منٹ اور۔۔۔۔وہ اوپر تیار ہو رہی ہے۔۔۔"

ماہ جبین نے ہاتھ جوڑے تھے۔۔۔

"اور آپ کو مایوس نہیں کریں گے ہم۔۔۔۔اس بار کی لڑکی واقعی خاص ہے۔۔۔۔"

شاہ جہاں نے سگار ایش ٹرے میں بجھایا۔

"بہتر ہو کہ ہو۔۔۔۔ورنہ تمہیں اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔"

وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولا تھا۔۔۔

ماہ جبین نے سر جھکا لیا اور باہر نکل گئی۔۔۔۔

باہر آکر اس نے راحت کی سانس لی۔

"حورلمہ کو بلاؤ۔ ابھی۔۔۔۔"

اس نے خادمہ کو حکم دیا۔

کچھ دیر بعد، دروازہ دوبارہ کھلا۔

حورلمہ اندر داخل ہوئی۔۔۔

سادہ لباس، مگر انداز میں ایسی سردمہری کہ کمرے کی فضا بدل گئی۔

شاہ جہاں نے پلٹ کر دیکھا تھا اس کی طرح۔۔۔

سفید چادر میں سر سے پیر تک چھپی وہ پاکیزگی کی علامت اس کوٹھے پر ایک ہی تھی۔۔۔

جس کی اس سفید چادر سے ہی اس کی پہچان تھی۔

اس کا ایک بال بھی نہیں دیکھا تھا کسی نے۔۔۔

حورلمہ کو دیکھ وہ بے یقین ہوا تھا۔۔۔

وہ یہاں آسکتی تھی۔۔۔اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا۔۔۔

"آپ۔۔۔۔"

شاہ جہاں کے لبوں سے بے اختیار نکلا تھا۔۔۔

آنکھوں میں چمک ابھری تھی۔۔۔وہ یہاں کیسے آگئی؟ یہ تو

ناممکنات میں سے تھا۔۔۔

اس نے تو جو قیمت ادا کی تھی وہ ایک معمولی لڑکی کی تھی۔

اس کے نقاب سے ڈھکے چہرے کو دیکھتا وہ پلکیں جھپکنا بھول گیا تھا۔۔۔

"آپ۔۔۔ آپ یہاں؟ میرے لیے؟"

اس کی آواز میں حیرت اور خوشی دونوں تھے۔۔۔ اس سے بھی کہیں زیادہ بے یقینی تھی۔۔۔

"میں یہاں کی مالکن ہوں۔۔۔۔"

حورلمہ نے سخت لہجے میں کہا تھا۔۔۔

"اور آپ نے جس لڑکی کی قیمت ادا کی ہے، وہ نہیں مل سکتی آپ کو۔۔۔"

شاہ جہاں کے چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا۔۔۔

اس کی ساری خوش فہمی جھاگ بن کر بیٹھ گئی۔۔۔اس لڑکی کے سامنے آنے کا مقصد سمجھ گیا تھا وہ۔۔۔

"کیا مطلب؟"

اس کی آواز سخت ہو گئی تھی۔۔۔

"صاف ہے۔۔۔وہ لڑکی دستیاب نہیں ہے۔۔۔"

حورلمہ نے بغیر ہچکچائے کہا تھا۔۔۔

"کیا مذاق ہے یہ؟"

شاہ جہاں کی آواز گرجی تھی۔۔۔

"میں نے پوری رقم دی ہے۔۔۔ سودا طے ہو چکا ہے۔۔۔"

وہ اس کا لحاظ کرتے زرا لحاظ کرتے بول رہا تھا۔۔۔

"رقم واپس کر دی جائے گی۔۔۔۔"

حورلمہ نے پرسکون لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

"یا اگر چاہیں تو دگنی۔۔۔۔"

وہ دوٹوک لہجے میں بولی۔۔۔

آج پہلی بار وہ گاہک سے ڈیل کر رہی تھی۔۔۔ ورنہ وہ کم ہی مردوں کے سامنے آتی تھی۔

"آپ جانتی ہیں آپ کس سے بات کر رہی ہیں؟؟"

شاہ جہاں نے سگار ایش ٹرے میں رکھا اور سرد و تلخ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

اسے آج ہر حال میں ایک ان چھوئی معصوم لڑکی چاہیے تھی۔

"جی۔۔۔ اسی لیے بات مختصر رکھ رہی ہوں۔۔۔"

حورلمہ نے نظریں نہیں جھکائی تھیں۔۔۔

"امید ہے آپ کو سمجھ آگئی ہو گی میری بات۔۔۔۔"

وہ ڈرنے اور گھبرانے والوں میں سے نہیں تھی۔۔۔۔

وہ حورلمہ تھی۔ دوسروں کو ڈرانے کے لیے اس کا نام ہی کافی

تھا۔۔۔۔

"تمہیں پتا ہے میری پہنچ کہاں تک ہے؟؟؟"

شاہ جہاں نے دھمکی بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

"میں ایک اشارے پر یہ پوری حویلی بند کروا سکتا ہوں۔۔۔"

وہ آنکھوں میں غصہ لیے اس مغرور لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

اسے ماہ جبین سے پتا چلتا تھا۔۔۔ کہ ان کی دوسری مالکن میں بہت اکڑ اور غرور تھا۔

وہ خود کو نجانے کسی سمجھتی تھی۔۔۔

"اشارہ کیجیے۔"

حورلمہ نے سیدھا سا جواب دیا تھا۔۔۔ وہ ماہ جبین کی طرح ڈرتی نہیں تھی۔۔۔

شاہ جہاں مٹھیاں بھینچ گیا تھا۔۔۔اس کی نگاہیں ایسی تھیں جیسے اس سفید چادر کے اندر سے اسے جھانکنے کی کوشش کر رہی ہوں۔۔

مگر وہ ناکام رہا تھا۔۔۔ہمیشہ کی طرح۔۔۔

"مگر اس سے پہلے یہ جان لیجیے کہ یہاں دو مالکنیں ہیں۔اور جس لڑکی کی قیمت آپ نے ادا کی۔۔۔اس کی مالکن میں ہوں۔۔۔۔"

شاہ جہاں کے چہرے کی رگیں ابھر آئی تھیں۔۔۔

وہ سمجھ گیا تھا کہ آج اسے وہ لڑکی نہیں ملنے والی تھی۔۔۔جس کی خاطر اس نے اتنی پلاننگ کی تھی۔۔

وہ لڑکی جو اسے کسی بھی قیمت پر چاہیے تھی۔۔۔

"آپ جتنی رقم چاہئیں میں دے سکتا ہوں۔۔۔ مگر مجھے وہ لڑکی چاہیے ہے۔۔۔"

وہ اسے ماہ جبین کی طرح لالچ دے رہا تھا۔۔۔ جو ہمیشہ اس کے پیسوں کے لالچ میں آجاتی تھی۔۔۔

"ضرورت نہیں ہے مجھے۔۔۔ آپ اپنے پاس رکھیں۔۔۔ آپ کے کام آئے گی۔۔۔"

اس کا لہجہ سخت اور دو ٹوک تھا۔۔۔وہ بہت کم کبھی کبھار ایسی ہی کسی مجبوری کے تحت مردوں سے بات کرتی تھی۔۔۔

ہر بار اس کا لہجہ اتنا ہی سخت ہوتا تھا۔۔۔

"یہ فیصلہ آپ کو مہنگا پڑ سکتا ہے۔"

اس نے حورلمہ کی جانب غصے بھری نگاہوں سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔

یہ لڑکی باقی طوائفوں سے بہت مختلف تھی۔جسے نہ پیسوں کا لالچ تھا نہ کوئی اور ہوس۔۔۔

اس کے اپنے ہی اصول تھے۔۔۔

اس کو اب تک کسی نے نہیں دیکھا تھا۔ اس کی پہچان یہ سفید رنگ تھا۔۔۔

"کچھ فیصلے سستے نہیں ہوتے۔۔۔۔"

وہ زیر لب بڑبڑائی۔۔۔ مگر مقابل سن نہیں سکا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ ابھی تو میں جا رہا ہوں۔۔۔"

شاہ جہاں نے کوٹ کا بٹن لگایا تھا۔۔۔

"مگر یاد رکھنا۔۔۔ میں یہ بے عزتی نہیں بھولوں گا۔۔۔"

اس نے دروازے کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔ پھر رک کر پلٹا تھا۔۔۔

"اور ہاں میں واپس آؤں گا۔ اگلی بار تمہاری مرضی نہیں چلے گی۔۔۔۔"

حورلمہ نے کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔

شاہ جہاں نکل گیا تھا۔

حورلمہ وہیں کھڑی رہی تھی۔۔۔

دروازہ بند ہونے کے بعد اس نے ایک لمبی سانس لی۔

اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے، مگر اس نے انہیں مضبوطی سے بھینچ لیا تھا۔۔

وہ جانتی تھی کہ یہاں آئے مردوں کی دھمکیاں عام نہیں ہوتی تھیں۔۔۔

مگر اسے زرا سا خوف محسوس نہیں ہوا تھا۔۔ اس لڑکی کو بچا کر عجیب سا سکون تھا دل و دماغ میں۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"شاہ جی بہت خراب موڈ کے ساتھ نکلے ہیں حورلمہ"

ماہ جبین غصے بھرے انداز میں اندر آئی تھی۔۔۔

"کیوں تم ہماری روزی بند کروانا چاہتی ہو؟ جانتی ہو کیا پہنچ ہے ان کی؟"

حورلمہ نے خاموشی سے سنا تھا۔۔۔

"نجانے کیوں تم پر ہمدردی کا دورہ پڑ جاتا ہے۔۔۔"

ماہ جبین کی آواز اور تیز ہو گئی تھی۔۔۔

"کوئی معصوم اور دودھ کی دھلی ہوئی لڑکی نہیں ہے وہ۔۔۔ اپنے آشنا کے ساتھ گھر سے بھاگ کر آئی ہے۔۔"

حورلمہ کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔ مگر یہ بات سن کر اسکے چہرے پر اس لڑکی کے لیے واضح ناگواری تھی۔۔۔

"کل بارات ہے اس کی! اپنے گھر والوں کے منہ پر کالک مل کر آئی ہے۔۔۔"

اس کے بدلتے تاثرات پر ماہ جبین نے تفصیل سے بتائی تھی۔۔۔

"وہ کبیر نامی لڑکے کے ساتھ بھاگی تھی۔ اسی نے اسے یہاں بیچ دیا۔۔۔۔"

حورلمہ کے پرسکون انداز میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔۔۔

"تم سے پہلے بھی کہا تھا۔۔۔"

وہ آہستہ سے بولی تھی۔۔۔

"یہاں وہی رہے گی جو اپنی مرضی سے رہنا چاہے۔۔۔ مجھے اس کوٹھے پر کسی کی چیخیں برداشت نہیں ہیں۔۔۔۔"

اس نے سرخ آنکھوں سے ماہ جبین کو دیکھا تھا۔۔۔

یہ بات وہ پہلے بھی کئی بار اسے کہہ چکی تھی۔۔۔۔

ماہ جبین لب بھینچ گئی۔

"ایک دن تمہاری یہ ہمدردی تمہیں لے ڈوبے گی حورلمہ۔۔۔۔"

حور لمہ اس کی بات کو نظر انداز کرتی دروازے سے نکلتی اپنے

کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اسے حور لمہ کے کمرے میں باحفاظت پہنچادیا گیا تھا۔۔۔

جہاں تاریکی کیے وہ خوفزدہ سی ایک کونے میں چھپ کر بیٹھ گئی

تھی۔۔۔

اسکی آنکھوں میں پچھتاوں کے سوا کچھ نہیں تھا۔۔۔

آج صبح تک تو سب کچھ ٹھیک تھا۔۔۔پھر اچانک شیطان اس کے

حواسوں پر سوار ہوا تھا۔۔۔

اور وہ یہ قدم اٹھا گئی تھی۔۔۔۔

اس کے لبوں سے سسکیاں نکل رہی تھیں۔۔۔ آنکھیں موندتے دماغ کے پردے پر میرانی پیلس کی خوشیاں اور رنگوں بھرے دن گھوم گئے تھے۔۔۔۔

میرانی پیلس کی سفید بلڈنگ کو برقی قمقموں سے دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔۔۔

جس کی چمک دمک دور دراز کے علاقوں میں بھی دیکھی جاسکتی تھی۔۔۔۔

آج مہندی تھی اور کل بارات۔۔۔۔

بڑے پیمانے پر محفلیں سجائی گئی تھیں۔۔۔۔

لوگوں کی گہما گہمی اور آمدورفت شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔

سید شجاع میرانی کی اکلوتی بیٹی اور سید کامل میرانی کی اکلوتی بہن کی شادی تھی۔۔۔ جس کا اہتمام بہت دھوم دھام سے کیا گیا تھا۔۔۔۔

مگر اس روشن سویرے کا اختتام ان کے لیے اتنی تاریکی لے آئے گا۔۔۔ یہ بات کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔

صبح سب نے مل کر ایک ہی دستر خوان پر ناشتہ کیا تھا۔۔۔

"زینب بیٹا کچھ اور لو نا۔۔۔۔"

زہرا بیگم نے پیار سے کہا تھا اپنی لاڈلی اکلوتی بیٹی کو۔۔۔

"نہیں امی بس۔ پیٹ بھر گیا۔۔۔۔"

زینب نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

مگر اس کی مسکراہٹ مصنوعی تھی۔۔۔ جو کسی نے نہیں پہچانی تھی۔۔

گھر کے سبھی لوگ وہاں موجود تھے اس وقت۔۔۔

جب کچھ دیر بعد سید کامل میرانی وہاں آیا تھا۔۔۔بھاری گھمبیر آواز میں سب کو سلام کرتا وہ شجاع صاحب کے ساتھ رکھی گئی کرسی پر آن بیٹھا تھا۔۔۔

اس کو دیکھ کر زینب گھبرائی تھی۔۔۔

باقی سب کزنز بھی سنجیدگی سے کھانے کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔۔۔

سب ہی اس سے بہت ڈرتے تھے۔۔۔وہ غصے کا بہت تیز اور سخت مزاج کا تھا۔۔

پچھلے دو سال سے تو وہ اور زیادہ سنگین اور سرد ہو گیا تھا۔۔

"کامل سارے انتظامات ہو گئے ہیں نا کل کے۔۔۔کسی شے کی کوئی کمی نہیں ہونی چاہیے۔۔۔بہت بڑی بڑی شخصیات نے شرکت کرنی ہے۔۔۔۔۔۔۔"

شجاع میرانی نے محبت پاش نگاہوں سے بیٹے کی جانب دیکھتے اسے مخاطب کیا تھا۔۔

"جی بابا جان۔۔۔۔"

کامل میرانی نے بہن کی طرف دیکھا اور مسکرایا تھا۔

"میری بہن کی شادی میں کسی قسم کی کمی کی کوئی گنجائش ہے ہی نہیں۔۔۔

اب بس اسے خوش رکھنا راحم کا فرض ہے۔۔۔ورنہ مجھ سے بری طرح نپٹنا ہو گا۔۔۔"

اس کی بات پر سب کے لبوں پر دبی دبی مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔وہ اپنی بہن کے معاملے میں ایسا ہی تھا۔۔۔

زینب کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔۔۔

"کیا ہوا، بیٹا؟"

زہرا بیگم نے پریشان ہوتے پوچھا تھا۔۔۔

"کچھ نہیں امی، بس۔۔۔بہت محبت کرتے ہیں آپ سب مجھ

سے۔۔۔"

زینب نے آنسو پونچھے تھے۔۔۔

"اور یہ محبت ہمیشہ رہے گی میری بیٹی۔۔۔"

شجاع میرانی نے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔

انہوں نے اپنی بیٹی کو بہت محبت اور عزت دی تھی۔۔

مگر اس بات سے واقف نہیں تھے کہ ان کی بیٹی انہیں کے ماتھے پر کالک مل جائے گی۔

رات مہندی کا فنکشن بہت شاندار طریقے سے جاری تھا۔۔۔ سید خاندان کا فنکشن تھا۔۔۔

اسی لیے بہت سختی اور زمہ داری کے ساتھ مردوں اور عورتوں کا الگ الگ انتظام کیا گیا تھا۔۔۔

ابھی مہندی کی رسم چل رہی تھی۔۔۔۔ زینب کو عورتیں مہندی لگا رہی تھیں۔۔۔

سامنے ہی خواتین جمع تھیں۔۔۔ڈھولک بج رہی تھی۔۔۔

وہ خاموش اداس نگاہوں سے اپنی ماں اور باقی رشتوں کو خوشیاں منا تے مسکراتے دیکھ رہی تھی۔۔

مگر اس کا دل کسی اور کے ساتھ تھا۔۔۔اس انسان کے ساتھ۔۔۔ جس کا نام اگر یہاں لے لیتی تو قیامت برپا ہو جانی تھی۔۔۔

"زینب بیٹا کیا ہوا ہے۔۔۔ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے۔۔۔"

اس کی ہونے والی ساس تبسم بیگم نے پوچھا تھا۔۔

جو اس کی پھوپھو بھی تھیں۔۔۔

"بس۔۔۔ سر میں درد ہے تھوڑا۔۔۔"

زینب نے آہستہ سے کہا تھا۔۔

"ارے یہ تو شادی کے موقع پر ایسے شور شرابے میں ہو جاتا ہے۔۔۔ چلو کچھ کھا لو۔۔۔ پھر دوا لے لینا۔۔۔"

وہ سب اسے پیار سے پچکارتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔

"امی میں ذرا کمرے میں جا کر آرام کر لوں۔۔۔"

اس نے منہ بسورتے اجازت مانگی تھی۔۔

"ٹھیک ہے بیٹا۔۔ جاؤ آرام کرو۔۔۔ کنیز جاؤ بی بی کو کمرے تک چھوڑ آؤ۔"

زہرا بیگم نے اجازت دے دی تھی۔۔۔اس کی زرد پڑتی رنگت اور تھکن بھرے انداز کو دیکھ کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا تھانن

زینب اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔۔۔

کمرے میں پہنچ کر اس نے دروازہ بند کیا تھا۔۔

پھر فوراً اپنا موبائل نکالا۔

"کبیر ؟؟؟"

اس نے آہستہ سے پکارا تھا۔۔۔

"زینب سب ٹھیک ہے ؟"

دوسری طرف سے کبیر کی بے قرار آواز ابھری تھی۔۔۔

"ہاں میں آ رہی ہوں۔۔۔ تم باہر گیٹ سے ایک کلومیٹر دور جو جگہ بتائی تھی۔۔۔۔ وہیں ہو نا۔"

زینب کی آواز میں کپکپاہٹ تھی۔

"میں وہیں ہوں۔۔۔ تمہارا منتظر۔۔۔ جلدی سے آ جاؤ۔"

کبیر اپنے وعدے کے مطابق پہنچ چکا تھا۔۔۔

"زینب تم مجھے سن رہی ہو نا۔۔۔؟"

اس کی جانب سے خاموشی پا کر کبیر نے بے چینی سے پکارا تھا۔۔۔

"پریشان مت ہو۔۔۔ اور نہ اب اس مقام پر خوف کھانا۔۔ بس یہ یاد رکھو کہ تم مجھ سے محبت کرتی ہو اور میں تم سے۔۔۔۔"

کبیر کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اسے کھونا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

"ہم ٹھیک کر رہے ہیں نا۔۔۔؟؟"

زینب کی آواز بھرا گئی۔۔۔

"دیکھو زینب یہ آخری موقع ہے۔اگر تم نہیں آنا چاہتیں تو۔۔۔ تمہاری چوائس ہے۔۔۔ مگر یہ بھی واضح ہے کہ ہم دوبارہ زندگی میں کبھی نہیں مل پائیں گے۔۔"

کبیر کی بات پر اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"نہیں میں آ رہی ہوں۔۔۔۔"

زینب نے جلدی سے کہا تھا۔۔۔

ماں باپ اور بھائی کی برسوں کی بے لوث محبت پر وہ لڑکی اپنے چند مہینوں کے بنے محبوب پر قربان کر گئی تھی۔۔۔

"تمہارے بغیر میری زندگی ادھوری ہے۔۔۔۔"

وہ روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔میں انتظار کروں گا۔۔۔۔"

فون کٹ گیا تھا۔۔۔۔

زینب نے تیزی سے اپنا چھوٹا سا بیگ نکالا۔۔۔۔

کچھ کپڑے، ضروری سامان، اور اپنے زیورات جو اسے دیے گئے تھے۔۔۔۔وہ سب پیک کیا تھا۔۔

یہ کبیر کی ہدایت تھی۔۔انہیں آگے ضرورت پڑ سکتی تھی۔۔۔

اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔۔

"یہ صحیح ہے۔۔۔یہ صحیح ہے فیصلہ ہے۔۔۔محبت میں کسی کو قربان ہونا پڑتا ہے۔۔۔میں کبیر سے محبت کرتی ہوں۔۔۔"

وہ خود کو یقین دلا رہی تھی۔۔۔

مگر دل میں کہیں ایک آواز کہہ رہی تھی کہ یہ غلط ہے۔۔۔۔

اس نے اس پل اس آواز کو دبا دیا تھا۔۔۔

کھڑکی سے باہر دیکھا۔۔۔۔سب مصروف تھے۔۔۔۔

یہ وقت تھا۔

اس نے بیگ اٹھایا۔۔۔بیرونی کھڑکی کھولی۔۔۔اور آہستہ سے باہر نکل گئی۔

دیوار سے سر ٹکائے اس کے لبوں سے بے ساختہ کراہ نکلی تھی۔۔۔اس نے جلتی آنکھیں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔

جو انسان اس سے محبت کا دعوے دار تھا۔۔۔۔

اسکے لیے جان دینے کو تیار تھا۔۔۔بڑے بڑے خواب دکھا کر اس کا دماغ خراب کر دیا تھا۔۔۔

جس کی خاطر اس نے اپنے گھر والوں کی محبت، عزت اور اعتبار جو

اپنے پیروں تلے روند دیا تھا۔۔۔

وہ شخص چند پیسوں کی خاطر اسے اس کوٹھے پر بیچ گیا تھا۔۔۔

وہ اس کے پیر پکڑتی رہی تھی۔۔۔اس کی منت کرتی رہی

تھی۔۔۔۔

مگر اس کے سنگین الفاظ زینب کا دل چیر گئے تھے۔۔۔

"تمہارے بھائی سے ایک بدلہ لینا تھا اپنے خاندان کا۔۔۔بس اسی

خاطر تم سے جھوٹی محبت کا ناٹک کیا۔۔۔

ویسے مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔۔ کہ سید خاندان کی پردہ دار اور پاک باز بیٹی۔۔۔ کردار کی اتنی ہلکی نکلے گی۔۔۔

اب بس مجھے کل کا انتظار ہے۔۔۔ جب تمہارے اس عزت دار اور معتبر بھائی کی عزت کا جنازہ نکلے گا۔۔۔ لوگ اس کے سر میں خاک ڈالیں گے۔۔

تمہارے خاندان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہو گا کہ ان کی بیٹی طوائفوں کی کوٹھے پر آج کسی گاہک کے بستر کی زینت بنے گی۔۔۔"

وہ ہنستے ہوئے بولا تھا۔۔۔اور اس پر ایک حقارت بھری نگاہ ڈالتا

وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

زینب کی آنکھوں سے مسلسل آنسو نکل رہے تھے۔۔۔اس کا دل

چاہ رہا تھا کہ وہ خود کو مار دے۔۔۔

مگر مرنے سے پہلے وہ ایک بار اپنے بھائی کے پیروں میں گر کر

معافی مانگنا چاہتی تھی۔۔۔۔

اپنی ماں اور باپ کے قدموں پر سر رکھنا چاہتی تھی۔۔۔

اگر اسے حورلمہ نامی وہ رحم دل لڑکی نہ بچاتی تو اب تک وہ اپنی عزت گنوا چکی ہوتی۔۔۔

یہ سوچ اس کے جس سے روح کھینچ لیتی تھی۔۔۔اس کے ماں باپ اور بھائی کی دعائیں یہاں بھی اسے بچا گئی تھیں۔۔۔۔

اس کی سسکیاں بہت بھاری تھیں۔۔۔۔وہ اندر سے ختم ہو رہی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

میرانی پیلس میں اب مہندی کا فنکشن اپنی اختتام کو پہنچ چکا تھا۔۔۔

"زینب کو دیکھو جا کر۔۔۔سو گئی یا جاگ رہی ہے ابھی۔۔؟"

زہرا بیگم نے ملازمہ سے کہا تھا۔۔۔

"جی بی بی جی۔۔۔۔"

ملازمہ اثبات میں سر ہلاتے اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

وہاں اس وقت ان کے پاس گھر کی ہی خواتین بیٹھی تھیں۔۔۔۔

کنیز زینب کے کمرے کی طرف گئی تھی۔۔۔۔

ہلکے سے روازہ کھٹکھٹایا تھا۔۔۔

کوئی جواب نہیں آیا تھا۔۔۔۔اب کی بار زور دار دستک دی تھی۔۔۔۔

"زینب بی بی؟؟؟؟"

اس کے پکارنے پر بھی ویسی ہی خاموشی تھی۔۔۔

کنیز نے کسی انجانے احساس کے تحت خود ہی دروازہ کھول دیا

تھا۔۔۔

کمرہ خالی تھا۔۔۔ کھڑکی کھلی تھی۔۔۔

"یا اللہ۔۔۔"

اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔۔

وہ دوڑتی ہوئی نیچے آئی تھی۔۔۔

"بیگم صاحبہ۔۔۔۔زینب بی بی کمرے میں نہیں ہیں۔۔۔"

کنیز نے حواس باختگی کے عالم میں بتایا تھا۔۔۔

"کیا۔۔۔۔"

زہرا بیگم کھڑی ہو گئی تھیں۔۔۔ان کے ساتھ بیٹھی ان کی دیورانی بتول بیگم اور امبرین نے بھی بے یقینی سے ملازمہ کو گھورا تھا۔۔۔

"یہ کیا بول رہی ہو تم۔۔۔؟؟کمرے میں ہی ہو گی۔۔۔کہاں جاسکتی وہ۔۔۔۔"

زہرا بیگم کانپتی ٹانگوں کے ساتھ بیٹی کے کمرے کی جانب بھاگی تھیں۔۔۔

بتول بیگم نے ملازمین کو پورے گھر میں دیکھنے کو کہا تھا۔۔

جب وہ کہیں سے نہ ملی تو بند ہوتے دل کے ساتھ انہوں نے مردوں کی جانب بلاوا بھیجا تھا۔۔۔

کامل میرانی جو مردوں کی محفل میں بیٹھا تھا۔۔وہ فوراً اندر آیا تھا۔۔

اس کے پیچھے خرم اور عباد بھی تھے۔۔۔

"کیا ہوا اماں جی۔۔۔۔؟؟سب خیریت ہے۔۔۔؟"

ان کا زرد پڑتا چہرا دیکھ اس نے پوچھا تھا۔۔۔۔

"زینب نہیں مل رہی۔۔۔۔"

کامل میرانی نے آبرو اُٹھاتے حیرت اور سوالیہ نگاہوں سے ماں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

خرم اور عباد کے چہروں کی رنگت بھی اڑ گئی تھی۔۔۔

"کیا مطلب نہیں مل رہی؟"

کامل کے دماغ جیسے ہی سوچ ہی نہیں تھی کہ اس کی بہن گھر سے بھاگ سکتی تھی۔۔۔اس نے تیزی سے زینب کے کمرے کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔

کمرہ دیکھا۔۔۔۔کھڑکی کھلی تھی۔

"نہیں۔۔۔۔"

اس کے منہ سے بے اختیار نکلا تھا۔۔۔

"یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔وہ ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔"

وہ نفی میں سر ہلاتے دھاڑا تھا۔۔۔

باہر گھر کے باقی مردوں تک بھی یہ خبر پہنچ چکی تھی۔۔۔ سب شاک کی کیفیت میں اندر آئے تھے۔۔۔۔

"زینب گھر سے بھاگ گئی ہے۔۔۔۔"

یہ لفظ ان کے گھر کے ہر فرد کی زبان پر تھا۔ مگر دل ماننے کو تیار نہیں تھا۔۔۔

شجاع صاحب اپنا سر پکڑے بیٹھ گئے تھے۔۔۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو؟؟ زینب۔۔۔ ہماری زینب ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔"

ان کی آواز صدمے میں ڈوبے ہوئی تھی۔۔۔

زہرا بیگم کے آنسو نہیں رک رہے تھے۔۔۔

کل ہونے والی بدنامی کے خیال سے گھر کی سبھی افراد سن ہوئے کھڑے تھے۔۔۔

"بھائی اس نے ہماری محبت اور نرمی کا ناجائز فایدہ اٹھایا ہے۔۔۔ کی اسے ڈھونڈ کر لاؤں گا اور یہاں سب کے سامنے اس کو زندہ گاڑھ دوں گا۔۔۔"

ہشام میرانی بھی شدید غم و غصے کا شکار تھا۔۔۔

اس کی بہن اتنی گھٹیا حرکت کر گئی تھی۔۔۔ جسے اتنی محبت سے رکھا تھا ان سب نے۔۔۔

کبھی ذرا سا کانٹا تک نہیں چبھنے دیا تھا۔۔۔

"اس بے حیا۔۔۔ بے غیرت نے ہماری عزت کی ذرا پرواہ نہیں کی۔۔۔ جب لوگوں کو یہ بات پتا چلے گی کہ سید خاندان کی بیٹی گھر سے بھاگ گئی تو کیا ہو گا؟"

شجاع میرانی کو اپنی اکلوتی بیٹی سے اس بات کی توقع نہیں تھی۔۔۔

جس کی کوئی بات کبھی نہیں ٹالی تھیں انہوں نے۔۔۔پڑھایا لکھایا تھا۔۔۔زندگی کی ہر خوشی دی تھی۔۔۔

وہ کامل میرانی کی لاڈلی بہن تھی۔۔۔

اس نے ہمیشہ اپنی بہن کی ہر خواہش پوری کروائی تھی۔۔۔کسی بھی قیمت پر۔۔۔

خاندان والوں کے خلاف جاکر۔۔۔

وہی بہن آج اس کے سر پر خاک ڈال گئی تھی۔۔۔

سب لوگ غم و غصے سے پاگل ہو رہے تھے۔۔۔

مگر ان میں ایک شخص تھا۔۔۔ جو اس وقت جوش سے نہیں ہوش

سے کام لے رہا تھا۔۔۔

سب کی نگاہیں کامل میرانی پر تھیں۔۔۔ جس کی آنکھیں اس قدر

سرخ تھیں جیسے ابھی خون ٹپک پڑے گا۔۔۔

سب کو اس کے تاثرات سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

مگر اس نے اپنی غضبنا کی پر وقتی طور پر قابو پایا تھا۔۔۔

کیونکہ اس وقت جذباتی ہونے سے زیادہ اس کی سوچ یہی تھی کہ

کسی بھی طرح وہ زینب کو واپس ڈھونڈ کر لائے۔۔۔

تاکہ لوگوں کو پتا لگنے سے پہلے معاملہ ٹھیک ہو جائے۔۔۔

زینب کے اس گناہ کی سزا اس کے بعد ملنی تھی۔۔

جس کے لیے کوئی معافی نہیں تھی۔۔۔ مگر اس وقت اس کے لیے سب سے زیادہ ضروری تھا اپنے خاندان کی عزت بچانا۔۔۔۔

ورنہ کل بہت بدنامی ہونی تھی۔۔۔ جو شاید وہ خود بھی برداشت نہ کر پاتا۔۔۔۔

زینب کی جس سے شادی ہو رہی تھی وہ ان کی پھوپھو تبسم کا بیٹا تھا۔۔۔ جو اس وقت وہیں بیٹھا خود بھی شدید غصے کا شکار تھا۔۔۔۔

راحم کا چہرہ خطرناک حد تک سرخ ہو چکا تھا۔۔۔۔

"میں... میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ۔۔۔۔"

وہ مٹھیاں بھینچتا ضبط کی انتہا پر تھا۔۔۔وہ اتنا پسندیدہ انسان تھا اس کے لیے۔۔۔جو اس لڑکی نے یہ قدم اٹھالیا تھا۔۔۔

"اسے ڈھونڈنا ہو گا ہمیں بھائی۔۔۔کسی بھی قیمت پر۔۔۔۔یہ کسی دشمن کی سازش ہو سکتے ہے۔۔۔ہمیں بدنام اور برباد کرنے کی۔۔۔"

ہشام کامل کے قریب آیا تھا۔۔۔

ماس وقت ہر بات سے بڑھ کر انہیں اپنی عزت بچانی تھی۔۔۔جو اس لڑکی نے داؤ پر لگا دی تھی۔۔۔

وہ ملک کا جانا مانا خاندان تھا۔۔۔

کل ان کی شادی میں بڑی بڑی شخصیات نے شرکت کرنی تھی۔۔

اگر اس بات کی بھنک بھی کسی کو لگ جاتی تو وہ کسی کو منہ دکھانے لائق نہ رہتے۔۔۔جو دنیا کے سامنے جتنا زیادہ معتبر مانا جاتا تھا۔۔۔ اسے برے وقت میں بے عزت بھی اسی طرح سے کیا جاتا تھا۔۔۔

"مجھے باہر کے سبھی کیمروں کی ایک گھنٹے کی فوٹیج چاہیے۔۔۔ جلد کرو! ٹائم نہیں ہے میرے پاس۔۔۔۔ جلدی کرو۔۔۔"

کامل میرانی نے اپنے سیکورٹی انچارج کو حکم دیا۔۔۔

سب خاموشی سے اس کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔۔

وہ پہلے یہ کنفرم کرنا چاہتا تھا کہ اس کی بہن خود اپنی مرضی سے گئی تھی یا اسے اغوا کیا گیا تھا۔۔۔

ان کی حویلی میں اغوا کیا جانا تو ناممکن سی بات تھی۔۔۔

پھر بھی اسے اپنی بہن سے اس قدم کی توقع نہیں تھی۔۔۔س لیے

وہ اپنے دل و دماغ سے یہ شک نکالنا چاہتا تھا۔۔۔

ان کے گھر کی سیکورٹی بہت سخت تھی۔گیٹ کے دونوں طرف

سے تین تین کلو میٹر کے فاصلے تک خفیہ کیمرے لگے ہوئے

تھے۔۔۔

جن کے بارے میں صرف وہ اور شجاع میرانی جانتے تھے۔

کچھ ہی دیر میں اس تک ریکارڈ پہنچادی گئی تھی۔۔۔

اس کے سامنے لیپ ٹاپ کی اسکرین پر فوٹیج چل رہی تھی۔۔۔

ایک ایک فریم، ایک ایک منٹ، وہ بڑی باریکی سے دیکھ رہا تھا۔۔

پھر۔۔۔۔وہ منظر آیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں جل اٹھی تھیں۔۔۔وہ اس کی بہن ہی تھی۔۔۔

زہرا بیگم نے لبوں پر ہاتھ رکھتے سسکی روکی تھی۔۔۔۔

زینب اپنا بیگ لیے آہستہ آہستہ باہر نکل رہی تھی۔۔۔۔

کامل کی مٹھیاں بھینچ گئی تھیں۔۔۔۔

کنپٹی کی رگیں ناقابلِ یقین حد تک ابھر آئی تھیں۔۔۔

ہشام کا بس نہیں چل رہا تھا۔۔۔ ابھی وہ سامنے ہو اور وہ اس لڑکی کو گولیوں سے چھلنی کر دے۔۔۔

فوٹیج آگے چل رہی تھی۔۔۔

ایک کلو میٹر دور، ایک گاڑی کھڑی تھی۔۔۔

زینب اس کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

اور پھر۔۔۔ ایک لڑکا نظر آیا تھا۔۔۔

کامل نے فوٹیج روک دی تھی۔۔۔ زوم کیا تھا۔۔۔

شاید وہ اسے جانتا تھا۔۔۔

"کبیر۔۔۔"

اس کے سختی سے پیوست اعنابی ہونٹ ہلے تھے۔۔۔

یہ زینب کا کلاس فیلو تھا۔۔۔

وہ شخص جس کو اس کی بہن پسند کرتی تھی اور شادی کرنا چاہتی تھی۔۔۔کامل اس سے ملنے پر راضی بھی ہوا تھا۔۔۔

وہ دقیانوسی سوچ کا مالک نہیں تھا۔۔۔وہ عورتوں کو مردوں کے جیسا حق دینے کا قائل تھا۔۔۔

مگر کامل کو وہ لڑکا ٹھیک نہیں لگا تھا۔۔۔

اس نے اپنے ذرائع سے اس کی تفتیش کروائی تھی۔۔۔

وہ غیر سید تھا۔۔۔اس پر اعتراض اٹھ سکتا تھا۔۔۔مگر یہ بات کامل کے لیے کوئی مسئلہ نہیں تھی۔

لیکن اس کے بارے میں معلومات لینے پر اسے اس کی رپورٹ اچھی نہیں ملی تھی۔۔۔

وہ ایک انتہائی لالچی اور بدقماش انسان تھا۔۔۔۔

اس پر جوئے اور لڑکیوں کے ساتھ غلط کام کرنے کے الزامات تھے۔۔۔۔

کامل ایسے انسان کو کسی قیمت اپنی بہن نہیں سونپ سکتا تھا۔۔۔

اس نے یہ سب زینب کو بتایا تھا۔۔۔۔

بہت پیار اور محبت سے سمجھایا تھا۔۔۔ کہ اگر وہ اس کے لائق ہوتا

تو وہ پوری دنیا سے لڑ جاتا اسکی خوشی کے لیے۔۔۔

مگر وہ انسان اچھا نہیں تھا۔۔۔

اس نے سمجھایا تھا اور زینب راضی ہو گئی تھی۔۔۔ن

اس نے راحم سے شادی کے لیے ہاں کہی تھی۔۔۔۔

اپنی مرضی سے۔۔۔

"تو پھر یہ؟"

کامل کا دماغ غصے سے پھٹنے لگا تھا۔۔۔۔

اس نے فوٹیج آگے بڑھائی۔۔۔۔

زینب گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ اور گاڑی تیزی سے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔۔

کامل نے لیپ ٹاپ بند کیا۔۔۔۔

اس کی سفید رنگت غصے سے سرخ ہو رہی تھی۔۔۔۔ جیسے ابھی اس میں سے خون چھلک پڑے گا۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔۔

اس نے مٹھیاں سختی سے بھینچ رکھی تھیں۔۔۔کنپٹی کی رگیں ابھری ہوئی تھیں۔۔۔۔

وہ اٹھا اور دوسری طرف آیا تھا۔۔۔۔

اس کا چہرا سرد و سپاٹ تھا۔۔۔ہونٹ سختی سے بھینچ رکھے تھے۔۔۔

گھر کی سبھی خواتین کو اس پل اس سے خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔

باقی سب مرد بول کر اپنے غصے کا اظہار کر رہے تھے۔۔ مگر وہ بالکل خاموش تھا۔۔۔

زینب سب سے زیادہ اسی کے قریب تھی۔۔۔

صدمہ بھی زیادہ اسی کے لیے تھا۔۔۔وہی تھا جس نے اس خاندان میں عورتوں کو ہمیشہ ان کا حق دلایا تھا۔۔۔

جہاں پولیس کے افسران کو بلوایا گیا تھا۔۔۔اس معاملے کو بہت خفیہ رکھنا تھا۔۔۔اس لیے پولیس افسران سادہ لباس میں تھے۔۔۔

"ایس پی صاحب مجھے یہ شخص چند گھنٹوں کے اندر اندر اپنے

سامنے چاہیے۔۔۔ کسی بھی قیمت پر۔۔۔"

اس نے انہیں کبیر کی تصویر بھیج دی تھی۔۔۔

"جہاں سے ہو سکتا ہے اسے ڈھونڈیں۔۔۔ مگر کل کا سورج نکلنے

سے پہلے یہ میرے سامنے ہونا چاہیے۔۔۔"

کامل میرانی کی بات پر سب نے اس کی جانب دیکھا۔۔۔

اس کے لب و لہجے سے کیسے آگ نکل رہی تھی۔۔۔

"بھائی ہم پولیس اسٹیشن چلتے ہیں۔۔۔۔"

ہشام اس کے پاس آیا تھا۔۔۔ کامل نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

"ہمارے جانے کی جگہ نہیں ہے وہ۔۔۔ فکر مت کرو۔۔۔ آج رات یہ معاملہ حل ہو گا۔۔۔"

اس نے ہشام کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ جو بدنامی کا خوف برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

"سید کامل میرانی مر تو سکتا ہے۔۔۔ مگر اپنی عزت پر بات نہیں آنے دے سکتا۔"

اس کے جلالی انداز پر وہاں سب کے دل ہی دہل اٹھے تھے۔۔

اس کی لاڈلی بہن اسے بدنامی کے دہانے پر لے آئی تھی۔اس سے زیادہ برا اور کیا ہو سکتا تھا۔۔

مگر وہ بہت مضبوط تھا۔۔۔بڑے سے بڑے طوفان کا سامنا کرنا آتا تھا اسے۔۔۔

یہاں بھی وہ ڈٹ گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سید کامل میرانی کا حکم اتنی طاقت رکھتا تھا کہ فوراً ایکشن لیا گیا تھا۔۔۔پولیس فورس ہائی الرٹ تھی۔۔

شہر کے داخلی اور خارجی سبھی راستوں پر ناکہ بندی کی گئی تھی۔۔۔

ایئرپورٹ پر بھی پولیس کی بھاری نفری کھڑی تھی۔۔۔

کبیر چہرے پر ماسک لگائے۔۔ ٹکٹ کاؤنٹر پر کھڑا تھا۔۔۔ اسے خطرے کی بو آنے لگی تھی۔۔

اتنی ساری پولیس اس نے پہلے کبھی ایئرپورٹ پر نہیں دیکھی تھی۔۔۔

"دو ٹکٹ دبئ کے۔"

اس نے مضبوط لہجے میں کہا تھا۔۔۔

"جی سر آئی ڈی پلیز۔۔۔۔"

کاؤنٹر پر بیٹھے سٹاف نے پوچھا تھا۔۔۔

کبیر نے جلدی سے اپنا آئی ڈی کارڈ نکالا ہی تھا۔۔۔جب بالکل اسی وقت۔۔۔اس کے کندھے پر ہاتھ پڑا تھا۔۔

"کبیر؟"

وہ گھبرا کر پلٹا تھا۔۔۔۔

پولیس کے دو افسر کھڑے تھے۔۔اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا۔۔

اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ اتنی جلدی پکڑا جائے گا۔۔۔

"جی؟"

"آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہو گا۔۔۔"

پولیس اہلکار نے کہا تھا۔۔

"کیوں؟ میں نے کیا کیا ہے؟"

کبیر کی آواز کانپ گئی تھی۔۔۔

"یہ ہم اسٹیشن پر بتائیں گے۔۔۔ چلیں ہمارے ساتھ۔۔۔"

کبیر نے مزاحمت کی کوشش کی تھی۔۔م مگر بیکار گئی تھی۔۔۔

اسے پکڑ کر گاڑی میں بٹھا دیا گیا۔۔۔ مگر گاڑی پولیس اسٹیشن نہیں گئی۔۔۔۔

سیدھا میرانی پیلس کی طرف موڑلی گئی تھی۔۔۔

کبیر کی ہوائیاں اڑ گئی تھیں۔۔۔

"یہ کہاں لے جا رہے ہیں مجھے۔۔۔۔"

کبیر چیخا تھا۔۔ اسے موت اپنے بہت قریب محسوس ہوئی تھی۔۔۔ سنبھلنے یا اپنے کسی مددگار سے رابطہ کرنے کا موقع بھی نہیں ملا تھا اسے۔۔

"خاموش۔۔۔"

ایک تھپڑ اس کے منہ پر لگا تھا۔۔۔

کبیر کی سمجھ میں آگیا تھا۔۔ کہ زینب کے گھر والوں نے اسے پکڑ لیا

ہے۔۔۔

اس کی اتنی پلاننگ بیکار گئی تھی۔۔۔ اب سید کامل میرانی اسے

نہیں چھوڑنے والا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔"

وہ کانپنے لگا تھا۔۔۔۔

میرانی پیلس کے اندر خواتین کو علیحدہ کمرے میں بھیج دیا گیا تھا۔

مگر سب جانتے تھے کہ اندر کیا ہونے والا ہے۔۔۔

زہرا بیگم رو رہی تھیں۔۔۔

"یااللہ رحم کرنا۔۔۔زینب، یہ کیا کر گئی تم؟"

وہ بری طرح سے رو رہی تھیں۔۔۔باقی سب کا حال بھی کچھ ایسا ہی تھا۔۔۔

"تمہارے باپ بھائیوں نے کتنی عزت اور محبت سے رکھا تھا تمہیں۔۔۔۔ڈاکٹر بننے کا خواب تھا تمہارا۔۔۔۔"

وہ اتنا غلط کر گئی تھی۔۔۔ مگر اس ماں کا دل ابھی بھی اپنی بیٹی کی سلامتی کی دعا مانگ رہا تھا۔۔

"اب ایک بار پھر سے تم گھر کی سبھی لڑکیوں کے لیے باہر کے دروازے بند کر گئی ہو۔۔۔۔"

ان کا رو رو کر برا حال تھا۔۔

سب انہیں سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔ خود بھی خوفزدہ تھیں۔۔۔

دل ہی دل میں سب زینب کو کوس رہی تھیں۔۔۔

بہت بڑے گناہ کی مرتکب ٹھہری تھی وہ۔۔۔اور شاید اب اس گناہ کی سزا اس خاندان کی سبھی عورتوں کو جھیلنی تھی۔۔۔۔

اندر، بڑے ہال میں گہرا سناٹا چھایا ہوا تھا۔۔۔۔

کبیر کو گھسیٹ کر لایا گیا۔۔۔۔

اس کی پہلے ہی اچھی خاصی درگت بنائی گئی تھی۔۔۔

چہرہ لہولہان تھا۔۔۔۔ ہونٹوں سے بھی خون بہہ رہا تھا۔۔۔۔

انسپکٹر نے اسے سید کامل میرانی کے قدموں میں پھینک دیا تھا۔۔۔

کامل میرانی قہر آلود نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں سرخ تھیں۔۔۔۔چہرے پر غصے کی لکیریں تھیں۔۔۔۔

پیچھے شجاع میرانی،ہشام،اور راحم بھی کھڑے تھے۔۔۔

"اٹھو اوپر۔۔۔"

ہال کی خاموشی میں کامل میرانی کی غضبناک آواز گونجی تھی۔۔۔

کبیر لڑکھڑاتا ہوا اٹھا تھا۔۔۔اسے بہت مارا گیا تھا۔۔۔اسی وجہ سے سارا دم خم نکل چکا تھا۔۔۔۔

"میری بہن کہاں ہے۔۔۔۔"

کامل کی آواز دھیمی تھی۔۔۔ مگر خطرناک۔...

"میں۔۔۔میں نہیں جانتا۔۔۔"

وہ ہکلاہٹ زدہ آواز میں بولا تھا۔۔۔

جس کے جواب میں کامل میرانی کے فولادی ہاتھ کا تھپڑ اسے اتنی زور سے لگا کہ کبیر پھر سے گر گیا تھا۔۔۔

"جھوٹ مت بولو۔۔۔"

ہشام نے چیخ کر کہا تھا۔۔۔

"ہم نے فوٹیج دیکھی ہے۔۔۔۔ تم اسے ساتھ لے گئے تھے۔۔۔

اگر اپنی زندگی چاہیے تو سب سچ سچ بتاؤ۔۔۔"

کامل نے کبیر کی گردن پکڑ کر اسے کھڑا کیا تھا۔۔۔

پھر اسے مار مار کر اسے آدھ موا کر دیا تھا۔۔۔

لاتیں، گھونسے۔۔

ہشام اور راحم اسے بری طرح سے پیٹ رہے تھے اب۔۔۔

کبیر چیخ رہا تھا۔۔۔ مگر کسی نے رحم نہیں کیا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ رحم

کے قابل نہیں تھا۔۔۔

"کہاں ہے میری بہن۔۔۔ آخری بار پوچھ رہا ہوں۔۔۔"

ان دونوں کو روکتے کامل اس کے قریب آیا تھا۔۔۔

اس کی گردن میں اپنے ناخن پیوست کرتے چنگاری بھری آواز میں پوچھا تھا۔۔۔۔

"کہاں چھوڑ کر آئے ہو اسے۔۔۔۔"

کبیر کو لگا کہ اگر اب بھی اس نے نہ بتایا تو یہ شخص اس کی جان لے لے گا۔۔۔۔

اور اگر بتا دیا تو پھر۔۔۔اس سے آگے کا سوچتے اسے اپنی روح کانپتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"وہ۔۔۔وہ میں نے اسے۔۔۔۔"

اس نے رکتے رکتے کہا تھا۔۔۔

"کوٹھے پر۔۔۔۔"

وہ خاموش ہوا تھا۔۔۔اور وہاں قیامت برپا ہوئی تھی۔۔۔

ایک سیکنڈ کی خاموشی جو صدیوں جیسی لگی۔۔

اندرونی حصے میں کھڑی خواتین بھی جیسے پتھر کی کوئی تھیں۔۔۔۔

وہ آگے کیا بولنے جا رہا تھا۔۔۔اس خیال سے ہی کامل کی گرفت

اور سخت ہو گئی تھی۔۔۔

"میں نے اسے۔۔۔۔کوٹھے پر بیچ دیا ہے۔۔۔۔"

یہ الفاظ تھے یا پگھلتا ہوا سیسہ۔۔۔

جو اس ہال کے اندر کھڑے مردوں اور بیرونی جانب کھڑی

عورتوں کے کانوں میں انڈیل دیا گیا تھا۔۔۔۔

"یا اللہ رحم فرما۔۔۔۔۔"

زہرا بیگم کی چیخ باہر سے گونجی تھی۔۔۔۔

"میری بچی کو اپنے حفظ و امان میں رکھنا، میرے رب۔۔۔۔"

وہ سسک پڑی تھیں۔۔۔۔۔

باقی سب کے دل بھی ہول اٹھے تھے۔۔۔

قیامت بھرا لمحہ تھا یہ ان سب کے لیے۔۔۔۔

کامل میرانی کے ہاتھ میں پسٹل تھی۔۔۔۔اس کا ٹریگر دب گیا

تھا۔۔۔

ٹھاااااااااں!

خوفناک آواز گونجی تھی۔۔۔

گولی سیدھی کبیر کی شہہ رگ پر لگی تھی۔۔۔۔

خون کا فوارہ چھوٹا تھا۔۔۔کبیر وہیں ڈھیر ہو گیا تھا۔۔۔

خواتین نے گھبرا کر کانوں پر ہاتھ رکھے تھے۔۔۔

"اس کو اٹھائیں اور کسی گندے نالے میں پھینک دیں۔۔۔"

کامل میرانی نے لاش کو ٹھوکر مارتے کہا تھا۔۔۔

"تا کہ اس کی شناخت تک نہ ہو پائے۔۔۔۔"

وہاں کھڑے پولیس والوں نے فوراً حکم مانا تھا۔۔۔

وہ ان کے ہاتھ بندھے غلام تھے۔اس معزز خاندان کے نام لینے

والے بہت تھے۔

ان کا راج تھا اس ملک کے قانون اور سیاست پر۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

کامل میرانی تیزی سے باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔ہشام اور راحم بھی

اس کے پیچھے گئے تھے

کامل کے چہرے پر اس وقت موت کا سناٹا تھا۔۔

آنے والے لمحوں کا سوچ کر میرانی پیلس میں کھڑے سبھی افراد

کے دل کانپ اٹھے تھے۔۔۔

ان میں سے کوئی نہیں جانتا تھا کہ کامل میرانی اپنی بہن کو وہاں زندہ

واپس لانے والا تھا یا مردہ۔۔۔۔

سید کامل میرانی اپنی بہن کے کیے گناہ کے باعث اپنے خاندان کو

بدنامی سے بچانے کی خاطر کوٹھے پر جا رہا تھا۔۔

جہاں اس جیسا انسان کبھی جانے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔نہ

ان کے خاندان میں سے کسی مرد کی ایسی کوئی خصلت تھی۔۔

ان کے لیے ان کا حصب نسب اور نام ہمیشہ معتبر رہا تھا۔۔

"بھائی ہم وہاں جائیں گے۔۔"

ہشام نے نجانے کس احساس کے تحت یہ سوال کیا تھا۔۔۔

جس کے جواب میں کامل کی اٹھتی نگاہیں اس کا سر جھکا گئی تھیں۔۔۔۔

کامل کے انداز میں ایسی سختی تھی کہ کسی نے مزید سوال نہیں کیا۔۔۔۔

تین گاڑیاں ایک ساتھ میرانی پیلس سے نکلی تھیں۔۔۔

گارڈز، پروٹوکول کچھ بھی نہیں لے کر گیا تھا وہ۔۔۔

گاڑیاں پوری تیز رفتاری کے ساتھ اس علاقے کی جانب جا رہی تھیں۔۔

جہاں عام حالات میں وہ جانے کا سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔۔۔۔

سب سے آگے سید کامل میرانی کی گاڑی تھی۔۔۔

جس کی رفتار اتنی تیز تھی کہ اگر کوئی اس سے ٹکرا جاتا تو اس کے ٹکڑے ڈھونڈنا ناممکن ہو جاتا تھا۔۔۔

یہ سوچ ہی اس خاندان کے مردوں کے لیے موت کے برابر تھی کہ ان کے گھر کی بیٹی، اس وقت کوٹھے میں سانسیں لے رہی تھی۔۔۔

ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ پلک جھپکتے ہی اس تک پہنچ جائیں۔۔۔

زینب کا کیا حشر ہونا تھا، اسے کیا سزا ملنی تھی، یہ بعد کی بات تھی۔۔۔

مگر ابھی سب سے پہلا کام اسے اس ناپاک اور غلیظ جگہ سے باہر نکالنا تھا۔۔۔

کامل میرانی کے دماغ میں اس وقت صرف ایک ہی بات چل رہی تھی۔۔۔۔

اس کی بہن کو کسی مرد نے چھوا نہ ہو۔۔۔۔

اگر ایسا ہوا تو وہ پوری دنیا کو آگ لگا دے گا۔۔۔۔

وہ سب ختم کر دے گا۔۔۔۔

بہت کچھ تھا جو اس وقت اس کے دماغ میں چل رہا تھا۔۔۔۔

اس کے دماغ کی شریانیں پھٹنے کو تھیں۔۔۔۔

اس کے پیچھے اپنی اپنی گاڑیوں پر آتے ہشام اور راحم اس کی گاڑی کی رفتار دیکھ ہول اٹھے تھے۔۔۔۔

نجانے کتنی بار اس کی گاڑی ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی۔۔

ہشام کی آنکھوں کے کنارے جل اٹھے تھے۔۔۔اس کو اپنے بھائی کی فکر ہوئی تھی۔۔۔

اس وقت اسے دیکھ کر ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ بہت مضبوط دعاؤں کے حصار میں ہو۔۔۔۔

وہ حادثے کا شکار ہونے سے بال بال بچ رہا تھا۔۔۔ جیسے کسی نے اس کے لیے پل پل دعا کی ہو۔۔

یا کسی نے اپنی زندگی اپنی ہر سانس کے ساتھ صرف اسے دعائیں دینے کے لیے وقف کی ہو۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

گاڑیاں اس علاقے کی تنگ گلیوں میں داخل ہوئیں جہاں عام طور پر شریف لوگ قدم رکھنا پسند نہیں کرتے تھے۔۔۔

رات کی تاریکی میں بھی یہ جگہ روشنیوں سے جگمگا رہی تھی۔۔۔ مگر یہ روشنی کسی کی زندگی میں اُجالا نہیں لاتی تھی۔۔۔

بلکہ انسانوں کی قسمتوں کو تاریکی میں دھکیل دیتی تھی۔۔۔

کامل میرانی کی گاڑی اچانک ایک پرانی حویلی کے سامنے رکی تھی۔۔۔

کوٹھے کی حویلی کے باہر گاڑیوں کی آواز گونجی تھی۔۔۔

تیز، خطرناک، جیسے طوفان آن پہنچا ہو۔۔۔۔۔

ایک ہی جھٹکے میں وہ گاڑی سے باہر نکلا۔۔۔اس کی آنکھوں میں ایسا قہر تھا کہ راستے میں آنے والا ہر شخص خوف سے سہم گیا تھا۔۔۔۔

ہشام اور راحم بھی فوری طور پر اپنی گاڑیوں سے نکلے تھے۔۔۔ اس کے تیز قدموں کا ساتھ دینے کے لیے وہ دونوں تقریباً بھاگ رہے تھے۔۔۔۔

"یہیں ہے وہ جگہ۔۔۔"

کامل کے ساتھ آئے انسپکٹر نے بتایا تھا۔۔۔۔

کامل کے قدم تیزی سے حویلی کی جانب بڑھے تھے۔۔۔۔۔

دروازے پر کھڑے چوکیدار نے روکنے کی کوشش کی تو اس نے ایک ہی دھکے میں اسے دیوار سے ٹکرا دیا۔۔۔

حویلی کے اندر کا ماحول اس شور کی آواز پر بدل گیا تھا۔۔۔

کامل میرانی کی آنکھوں میں آگ تھی۔۔۔جبڑے سختی سے بھینچے ہوئے تھے۔۔۔قدموں میں ایسا غصہ تھا کہ جس راستے سے وہ گزر رہا تھا وہ راستہ بھی کانپ اٹھا تھا۔۔۔

حویلی کا دروازہ بند تھا۔۔۔مگر اس کی پرواہ کیے بغیر اس نے ایک زوردار لات ماری تو دروازہ کھل گیا تھا۔۔۔

"زینب۔۔۔۔"

اس کی آواز گونجی تو اندر سب کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔

یہ آواز نہیں تھی۔۔۔یہ تو کسی زخمی شیر کی دہاڑ تھی۔۔۔

نگینہ گھبرا کر اوپر سے نیچے اتری تھی۔۔۔اس کے چہرے پر خوف کے آثار تھے۔۔

صحن میں بیٹھی کچھ لڑکیاں گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔۔۔

""یہ۔۔۔یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔یہاں کیسے۔۔۔؟کون ہیں آپ لوگ۔۔۔؟یہاں زبردستی داخل نہیں ہوا جاتا۔۔۔"

ماہ جبین کی خادمہ زیبا نے سامنے آ کر روکنے کی کوشش کی۔۔۔

اس کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی کہ کامل میرانی کی سرخ آنکھیں اس پر پڑیں۔۔۔

کامل کی آنکھوں میں جھانک کر وہ خود ہی پیچھے ہٹ گئی تھی۔۔۔

سیاہ رنگ کے لباس پر سیاہ گرم چادر اوڑھے وہ ساحرانہ شخصیت کا مالک شخص اس وقت غضبناک کی انتہا پر تھا۔۔۔

وہ اس وقت دیکھنے والوں کو دہکتی ہوئی آگ کی طرح معلوم ہو رہا تھا۔۔۔ جیسے اس سے ٹکرانے والا جل کر راکھ ہو جائے گا۔۔۔

"میری بہن کہاں ہے۔۔۔؟"

گرجتی آواز پوری حویلی میں گونج گئی۔۔۔

اوپر اپنے کمرے میں بیٹھی ماہ جبین چونک گئی۔۔۔وہ فوری طور پر اٹھ کر باہر آئی۔۔۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔۔یہاں کون۔۔۔"

اس کی بات ادھوری ہی رہ گئی جب اس نے کامل میرانی کو دیکھا۔۔۔

اس کا چہرہ پہچانا ہوا تھا۔۔۔یہ شہر کا جانا پہچانا چہرہ تھا۔۔۔

"سید کامل میرانی۔۔۔"

حیرت سے اس کے منہ سے نکلا۔۔۔

"میری بہن۔۔۔زینب۔۔۔ کہاں ہے وہ۔۔۔؟"

کامل کی آواز میں اتنی سختی اور دہشت تھی کہ وہاں موجود ہر شخص کی روح کانپ گئی۔۔۔

ماہ جبین کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔اس کی نظریں حویلی کے اوپری حصے کی جانب گئیں۔۔۔

جہاں حورلمہ کا کمرہ تھا۔۔۔

"وہ۔۔۔وہ یہاں ہے۔۔۔ مگر۔۔۔"

وہ خوف سے ہکلا گئی تھی۔۔۔۔ ان کی حویلی کے سارے پہرے داروں کو گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھا دیا گیا تھا۔۔۔

"مگر کیا۔۔۔؟"

کامل کی آواز میں خطرناک دھمکی تھی۔۔۔

"میں پوچھ رہا ہوں۔۔۔ میری بہن کہاں ہے؟"

صرف اتنا پوچھا اس نے۔۔۔ مگر لہجہ ایسا تھا کہ ماہ جبین کی زبان خشک ہو گئی تھی۔۔۔

"میں۔۔۔میں نہیں جانتی کس کی بات کر رہے ہیں آپ۔۔۔"

وہ بمشکل بولی تھی۔۔۔

"جھوٹ مت بولو۔۔۔"

ہشام آگے بڑھا تھا۔۔۔اس کے ہاتھوں میں گن تھی۔۔۔

"ورنہ یہ پوری جگہ کھنڈر بنادوں گا میں۔۔۔"

ماہ جبین کانپ گئی تھی۔۔۔وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ لوگ معمولی نہیں تھے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

حورلمہ کے کمرے میں زینب کونے میں دوزانو بیٹھی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔

"میں نے کیا کر دیا۔۔۔میں نے اپنے گھر والوں کے ساتھ کیا کر دیا۔۔۔"

وہ بار بار یہی بڑبڑا رہی تھی۔۔۔

حورلمہ خاموشی سے کھڑکی کے پاس کھڑی تھی۔۔۔اس کی نظریں باہر کی تاریکی میں کہیں کھوئی ہوئی تھیں۔۔۔

نیچے سے آتی آوازیں اس کے کانوں میں پڑیں۔۔۔

وہ فوری طور پر مڑی۔۔۔

"نگینہ بی۔۔۔نیچے کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟"

اس نے دروازے کے باہر آکر کھڑی خادمہ سے پوچھا۔۔۔

"بی بی۔۔۔اس لڑکی کے گھر والے آگئے ہیں۔۔"

یہ سن کر زینب کا چہرہ مزید سفید ہو گیا۔۔۔

"بھائی۔۔۔میرے بھائی آگئے۔۔۔"

وہ خوف سے کانپ اٹھی۔۔۔

وہ جانتی تھی اب اسے مار دیا جائے گا۔۔۔یہی انجام ہونا تھا اس کا۔۔۔

حورلمہ نے اس جانب کھڑکی کے پاس آتے اسے کھولا تھا۔۔۔

اس کی نگاہیں نیچے صحن کی جانب تھیں جہاں اچانک ہنگامہ برپا ہو گیا تھا۔۔۔

"بی بی۔۔۔بی بی کچھ لوگ آئے ہیں۔۔۔بہت غصے میں ہیں۔۔۔

زینب کو مانگ رہے ہیں۔۔۔۔ان کے پاس ہتھیار بھی ہیں۔۔۔

اور ساتھ پولیس بھی ہے۔۔۔۔"

نیچے سے ملازمہ بھاگ کر گھبرائی ہوئی اندر آئی تھی۔۔۔

حورلمہ کی سانس ایک لمحے کو رکی تھی۔۔۔

کیونکہ جو آواز نیچے سے آرہی تھی وہ۔۔۔وہ آواز اس کی سانسیں کھینچ گئی تھی۔۔۔۔

اس آواز کو وہ لاکھوں میں پہچان سکتی تھی۔۔۔

"کون ہیں وہ۔۔۔؟"

آواز میں سوال کم، خوف زیادہ تھا۔۔۔

"کہہ رہے ہیں سید خاندان سے ہیں۔۔۔ لڑکی ان کے گھر سے ہے۔۔۔"

نگینہ کی بات پر حورلمہ کے قدم لڑکھڑا گئے تھے۔۔۔

سید خاندان۔۔۔

یہ لفظ اس کے کانوں میں گونج گیا تھا۔۔۔

"میرانی۔۔۔ سید کامل میرانی۔۔۔"

نگینہ نے نام لیا تو حورلمہ کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔۔۔

اس کے ہاتھ بے اختیار اپنے سینے پر آ گئے تھے۔۔۔ جیسے دل کی دھڑکن کو تھامنے کی کوشش کر رہی ہو۔۔۔

وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے نگینہ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ اپنی جگہ پر لڑکھڑا گئی تھی۔۔۔ نگینہ نے آگے بڑھ کر اسے تھامنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

مگر حورلمہ نے ہاتھ اٹھاتے اسے دور رہنے کو کہا تھا۔۔۔

وہ بری طرح سے کانپ رہی تھی۔۔۔ اس کا چہرا آنسوؤں سے بھیگ گیا تھا۔۔۔۔

اس کی ایسی حالت نگینہ پہلی بار دیکھ رہی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔یہ۔۔۔یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔"

زیرِلب بڑبڑائی تھی وہ۔۔۔

ذہن میں ہزاروں سوال اٹھ رہے تھے۔۔۔

زینب۔۔۔میرانی۔۔۔

کیاوہ۔۔۔کیاوہ اسی کی بہن تھی۔۔۔؟

"اللہ۔۔۔"

اس کے ہونٹوں سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔۔

نیچے سے آوازیں تیز ہوتی جا رہی تھیں۔۔۔

دروازے کھٹکھٹائے جا رہے تھے۔۔۔ دھمکیاں دی جا رہی تھیں۔۔۔

"اگر فوری طور پر میری بہن کو سامنے نہیں لایا گیا تو یہ پوری حویلی جلا کر راکھ کر دوں گا۔۔۔"

آواز گرجدار تھی۔۔۔ غصے سے بھری۔۔۔ خوفناک۔۔۔

مگر حورلمہ کے لیے یہ آواز اجنبی نہیں تھی۔۔۔

یہ وہی آواز تھی جو کبھی اس کے نام کی دعا کرتی تھی۔۔۔

وہی آواز جو کبھی محبت سے بھری ہوتی تھی۔۔۔

وہی آواز جسے سننے کے لیے وہ تڑپ جاتی تھی۔۔۔

اور آج۔۔۔ آج وہی آواز اس کی دیواروں کو ہلا رہی تھی۔۔۔

حورلمہ کی آنکھیں بھر آئی تھیں۔۔۔

"بی بی آپ ٹھیک تو ہیں۔۔۔؟"

نگینہ نے فکرمندی سے پوچھا تھا۔۔۔

حورلمہ نے سر ہلایا تھا۔۔۔ مگر اس کے چہرے پر چھائی پریشانی واضح تھی۔۔۔

وہ ایسے کھڑی تھی جیسے کسی نے اس کی روح کھینچ لی ہو۔۔۔۔

اس کی ساری سمجھ بوجھ، بے خوفی اور اعتماد اس پل زمین بوس ہو چکا تھا۔۔

وہ جو کسی سے نہیں ڈرتی تھی۔۔۔ یہ ایک انسان۔۔

یہ انسان اس کی ہستی فنا کرنے کی طاقت رکھتا تھا۔۔

وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔ کہ سید کامل میرانی یہاں آئے گا۔۔

مگر وہ آیا تھا تو کس خاطر۔۔۔

مجبوری اور بے بسی کے تحت۔۔۔ یہ سوچ کر ہی حور لمہ کا دل

پھٹ رہا تھا کہ زینب اس ستمگر کی بہن تھی۔۔۔

وہ میر انی خاندان کی بیٹی تھی۔۔۔

اسے کوٹھے پر بیچا گیا تھا۔۔۔ وہ شخص اس وقت کتنی تکلیف میں

ہو گا۔۔۔

یہ سوچ کر ہی اس کا دل ٹکڑوں میں بٹ گیا تھا۔۔۔

اس نے بچا لیا تھا اپنے اس دشمنِ جاں کی بہن کو۔۔۔ وہ اس کی

عزت کی محافظ ٹھہری تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو گر رہے تھے۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

نیچے صحن میں کامل میرانی قہر کی صورت کھڑا تھا۔۔۔

آنکھیں سرخ، جبڑے بھنچے ہوئے، ہاتھ میں پسٹل۔۔۔

اس کے پیچھے ہشام اور راحم بھی تھے۔۔۔ دونوں کے چہروں پر غم اور غصے کی لکیریں کھنچی ہوئی تھیں۔۔۔

ماہ جبین سامنے کھڑی تھی۔۔۔ مگر اس کی ساری جرات جواب دے چکی تھی۔۔۔

وہ پہچان چکی تھی۔۔۔

یہ سید کامل میرانی تھا۔۔۔

جس کا نام سنتے ہی لوگوں کی روحیں کانپ جاتی تھیں۔۔۔

"میں نے کہا۔۔۔۔ میری بہن کہاں ہے۔۔۔؟"

اس نے ایک بار پھر دھاڑ کر پوچھا تھا۔۔۔

"وہ۔۔۔وہ اوپر ہے۔۔۔ حورلمہ کے کمرے میں۔۔۔"

بمشکل اس کے حلق سے الفاظ نکلے تھے۔۔۔

"وہ۔۔۔وہ اوپر ہے۔۔۔ ابھی لائی جا رہی ہے۔۔۔"

ماہ جبین نے ڈرتے ڈرتے کہا تھا۔۔۔

"اگر میری بہن کو کسی نے ہاتھ لگایا ہے تو۔۔۔"

کامل آگے بڑھا تھا۔۔۔

"تو میں ایک ایک کو زندہ گاڑھ دوں گا۔۔۔ سمجھی تم۔۔۔؟"

وہ غضبناک سے دھاڑا تھا۔۔

وہ صبر نہیں کر سکتا تھا مزید۔۔۔۔اس کی نظر اوپر کی منزل کی جانب اٹھی تھیں۔۔

اس کے قدم اس جانب بڑھ گئے تھے۔۔۔۔ماہ جبین سمیت نیچے کھڑی سبھی لڑکیوں نے حیرت و بے یقینی سے یہ نظر دیکھا تھا۔۔۔

اس جانب مردوں کو جانے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔

مگر وہ جا رہا تھا۔۔۔

آج تک کبھی کوئی مرد اس جانب نہیں گیا تھا۔۔۔۔جہاں آج کامل میرانی جا رہا تھا۔۔

یہ جگہ حورمہ کی جاگیر تھی۔۔۔جس میں داخل ہونے کی کوشش کرنے والے کی سزا موت تھی۔۔۔

مگر آج کامل میرانی کو روکنے کی جرأت کسی نے نہیں کی تھی۔۔۔

نگینہ جس کے پاس ہمیشہ ایک تیز دھار ہتھیار رہتا تھا۔۔۔

آج وہ اس شخص کے نام پر اپنی بی بی کا حال دیکھ کر اس خنجر کو اپنی شرٹ کی خفیہ جیب میں چھپا گئی تھی۔۔۔

وہ بھی اس انسان کو روکنے کی ہمت نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔

کامل میرانی سیڑھیاں چڑھنے لگا تھا۔۔۔ ہر قدم کے ساتھ اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

یااللہ۔۔۔ اس کی بہن ٹھیک ہو۔۔۔

بس یہی دعا تھی اس کے دل میں۔۔۔اسے کسی نامحرم نے نہ چھوا ہو۔۔۔ورنہ وہ سب ختم کر دے گا۔۔۔

ایک غیرت مند اور عزت دار مرد کے لیے یہ لمحہ کسی قیامت سے کم نہیں تھا۔۔۔

اوپر پہنچ کر اس نے دروازہ کھولا تو جو منظر دیکھا۔۔۔اس پر وہ ایک لمحے کو رک گیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں سے جیسے خون کی بوندیں گرنے کو تھیں۔۔۔وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس منظر کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

زینب فرش پر بیٹھی تھی۔۔۔ سر جھکائے۔۔۔ آنسوؤں میں ڈوبی۔۔۔ مگر بالکل محفوظ۔۔۔

اور اس کے سامنے۔۔۔

زینب کے پیچھے ایک سفید پوش لڑکی کھڑی تھی۔۔۔ جس کا چہرہ بڑی سی سفید چادر سے ڈھکا ہوا تھا۔۔۔

صرف آنکھیں نظر آ رہی تھیں۔۔۔

بڑی بڑی، گہری، جھیل سی آنکھیں۔۔

سفید لباس میں ملبوس۔۔۔ وہ۔۔۔

کامل میرانی کی سانس رک گئی تھی۔۔۔ حورلمہ نے اس کی آہٹ پر سر اٹھایا تھا۔۔۔ نقاب سے ڈھکے چہرے کے باوجود ان آنکھوں کو وہ پہچان گیا تھا۔۔۔

اس کو لگا تھا کسی نے اس کے دل کو چیر دیا ہو۔۔ اس کو اس کو ٹھے کی چھت اپنے سر پر گرتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"بھائی۔۔۔"

زینب کی آواز نے اس کی محویت توڑی تھی۔۔۔

کامل میرانی کی نظر زینب پر پڑی تھی۔۔۔اس نے فوری طور پر آگے بڑھ کر اپنی بہن کو دیکھا تھا۔۔۔

وہ گھٹنوں کے بل اس کے قدموں میں گر پڑی تھی۔۔۔

"مجھے معاف کر دیں۔۔۔میں۔۔۔میں۔۔۔"

اس کی سسکیاں بلند ہو گئی تھیں۔۔۔

کامل نے زینب کو سہارا دے کر اٹھایا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں اب بھی حورلمہ پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔

"تم ٹھیک ہو؟"

اس نے زینب سے پوچھا تھا۔۔۔ آواز میں تشویش تھی۔۔۔

کرب تھا۔۔۔ مگر اپنایت نہیں تھی۔۔۔ محبت مفقود تھی۔۔۔

وہ شفقت جو ہمیشہ اسے اپنے بھائی کے لمس میں محسوس ہوئی تھی۔۔۔

وہ کھو چکی تھی وہ۔۔۔ وہ اس احساس سے تڑپ اٹھی تھی۔۔۔

کامل کی آنکھوں سے خون ٹپک رہا تھا۔۔۔۔

زینب رو رہی تھی۔۔۔ مگر اس پر کوئی ہاتھ نہیں اٹھایا گیا تھا۔۔۔

اسے ایک لفظ نہیں کہا تھا اس نے۔۔۔

ہشام اور راحم دروازے پر ہی رک گئے تھے۔۔۔

مگر وہ شخص اس وقت دوہری قیامت کے زیر اثر تھا۔۔۔۔

وہ کیسے اپنے اعصاب پر قابو پائے کھڑا تھا۔۔یہ وہی جانتا تھا۔۔۔

"بھائی۔۔۔بھائی میں۔۔۔"

زینب کی آواز گلے میں اٹک گئی تھی۔۔

کامل نے اسے ایک نظر دیکھا۔۔۔پھر اپنی چادر اتار کر اس کے کندھوں پر ڈال دی تھی۔۔۔

"جی۔۔۔جی بھائی۔۔۔یہ۔۔۔یہ بی بی نے مجھے بچایا ہے۔۔۔کسی نے مجھے ہاتھ نہیں لگایا۔۔۔"

زینب نے ہچکیوں میں کہا تھا۔۔۔کامل کی نظر دوبارہ حورلمہ پر پڑی تھی۔۔۔

جو اس کی جانب سے نگاہیں ہٹا گئی تھی۔۔۔۔کتنا آسان تھا اس کے لیے نگاہوں کا زاویہ بدل دینا۔۔۔۔

اس شخص کا تن بدن جل اٹھا تھا۔۔۔

حورلمہ جسے لگا تھا کہ وہ اسے نہیں پہچان پائے گا۔۔۔اس کی آنکھوں کو دیکھ وہ لرز گئی تھی۔۔۔

وہ اسے ایک جھلک میں پہچان گیا تھا۔۔۔حورلمہ کا دل چاہ رہا تھا وہ یہاں سے کسی بھی طرح اوجھل ہو جائے۔۔۔

اس شخص نے اسے فرار کی بھی مہلت نہیں دی تھی۔۔۔اور اس کے سر پر آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

زینب کی بات سن کر وہاں پیچھے آن رکے ہشام اور راحم نے گہرا سانس بھرتے اپنے رب کا شکر ادا کیا تھا۔۔۔

وہ محفوظ تھی۔۔وہ اس ناپاک جگہ پر بھی محفوظ رہی تھی۔۔

"بھائی۔۔۔ مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی۔۔۔مجھے معاف کر دیں بھائی۔۔۔"

زینب نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔جسے وہ سختی سے جھٹک گیا تھا۔۔۔۔

"خاموش۔۔۔ابھی نہیں۔۔۔"

سرد لہجے میں کہا تھا۔۔۔پھر اس کی نظریں اس جانب گئی تھیں۔۔۔

وہ اسے لاکھوں کروڑوں میں پہچان سکتا تھا۔۔۔

حورلمہ۔۔۔

یہ نام۔۔۔یہ وجود۔۔۔جسے وہ دو سال سے ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔

جس کی یاد میں اس نے ہر رات جاگتے گزاری تھی۔۔۔

وہ یہاں تھی۔۔۔

اس ناپاک جگہ پر۔۔۔

اس کا نام اس شخص کے لبوں سے بہت آہستگی سے نکلا تھا۔۔۔مگر

وہ پھر بھی سن گئی تھی۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گرے تھے۔۔۔

ایک لمحے کو دونوں کی نظریں ٹکرائیں تو وقت جیسے ٹھہر گیا تھا۔۔

حورلمہ کی آنکھوں میں صدمہ تھا۔۔۔ درد تھا۔۔ شدید خوف

تھا۔۔

کامل کی آنکھوں میں۔۔ طوفان تھا۔۔ صرف طوفان۔۔۔

آج کا دن اس کی زندگی کا سب سے دردناک دن بن چکا تھا۔۔

اگر اس کی جگہ کوئی بھی اور مرد ہوتا تھا اس وقت ٹوٹ کر گر

جاتا۔۔ مگر وہ سید کامل میرانی تھا۔۔

بہت مضبوط اعصاب کا مالک۔۔۔ جس کے سینے میں اس وقت بہت اذیت ناک ٹیسیں اٹھی تھیں۔۔۔

وہ جتنا مضبوط تھا۔۔۔ اس پر اتنا ہی دردناک امتحان آن پڑا تھا۔۔۔

"تم۔۔۔ تم کون ہو۔۔۔؟"

اس نے پوچھا تھا۔۔۔

آواز میں سختی تھی۔۔۔ قہر برسنے کو تیار تھا۔۔۔

حورلمہ خاموش کھڑی رہی تھی۔۔۔

اس کے ہاتھ چادر کو مضبوطی سے تھامے ہوئے تھے۔۔۔

"میں نے پوچھا۔۔۔ تم کون ہو۔۔۔؟"

کامل نے ایک قدم اور قریب آتے پوچھا تھا۔۔۔ اس کی آواز میں ایسی گرج تھی کہ وہاں کھڑے سبھی افراد کانپ اٹھے تھے۔۔۔۔

حورلمہ نے اپنی چادر کو مُٹھیوں میں اتنی سختی سے جکڑ لیا تھا۔۔۔ کہ اب اس کی ہتھیلیوں میں درد ہونے لگا تھا۔۔۔

وہ زخمی شیر بنا اس پر دھاڑ رہا تھا۔۔۔

حورلمہ نے آہستہ سے سر اٹھایا تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں براہ راست کامل میرانی کی آنکھوں میں جا کر ٹھہر گئی تھیں۔۔۔

ایک لمحے کے لیے دنیا رک گئی تھی۔۔۔ کامل میرانی جم گیا تھا۔۔۔

یہ آنکھیں۔۔۔

یہ بڑی بڑی، نمناک آنکھیں۔۔۔

جن میں اس نے کبھی اپنا عکس دیکھا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

اس کے حلق سے بمشکل آواز نکلی تھی۔۔۔ ہاتھ میں پکڑی پسٹل نیچے گر گئی تھی۔۔۔

"یہ۔۔۔ یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔"

وہ پیچھے ہٹا تھا۔۔۔ جیسے کسی نے اس کے سینے میں چھرا گھونپ دیا ہو۔۔۔

"حور۔۔۔ حورلمہ۔۔۔؟"

نام زبان پر آیا تو جیسے زہر گھول گیا ہو۔۔۔ حورلمہ کی آنکھوں سے آنسو ڈھلک گیا تھا۔۔۔

مگر اس نے چہرے سے چادر نہیں ہٹائی تھی۔۔۔

"جی۔۔۔"

ایک لفظ۔۔۔ بس ایک لفظ کہا تھا اس نے۔۔۔

مگر یہ ایک لفظ کامل میرانی کے لیے قیامت بن کر ٹوٹ پڑا تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔۔۔ سانسیں رک گئی تھیں۔۔۔

پیچھے کھڑے ہشام اور راحم نے حیرت سے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔

زینب بھی ساکت سی کھڑی تھی۔۔ آج سے پہلے اس نے اپنے

بھائی کو کبھی ایسے نہیں دیکھا تھا۔۔۔

کیا وہ حورلمہ کو جانتا تھا۔۔۔ کیا وہ دونوں ایک دوسرے سے واقف تھے۔۔۔ یہ سوال وہاں موجود ہر انسان کے دماغ میں آن ٹھہرا تھا۔۔۔

دونوں فریقین کے لیے یہ دونوں ہستیاں اپنی اپنی جگہ بہت اہم تھیں۔۔

کامل میرانی۔۔۔ جو کبھی کسی کے سامنے نہیں جھکا تھا۔۔۔

آج اس کے قدم لڑکھڑا رہے تھے۔۔۔

فضا میں خاموشی پھیل گئی تھی۔۔ ایسی خاموشی جو طوفان سے پہلے آتی ہے۔۔۔

حورلمہ اپنی جگہ ساکت پتھر کی مورت بنی کھڑی تھی۔۔۔ بے حرکت، بے آواز۔۔۔

یہاں اگر کسی اور مرد نے آنے کی ہمت کی ہوتی تو اب تک حشر برپا ہو جاتا۔۔

مگر اوپر چھائی اس خاموشی پر ماہ جبین نے حیرت بھرے انداز میں ماہ جبین کو دیکھا تھا۔۔

وہ بھی اوپر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ یہ تماشا تو اسے بھی دیکھنا تھا۔۔۔

آج اس شیرنی کی دھاڑ کہاں سہم گئی تھی۔۔۔ اس شخص کے آگے طوفان کی جگہ خاموشی کیوں چھا گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

حورلمہ نظریں جھکائے کھڑی اس شخص کی اس لمحے کی اذیت اور تکلیف اپنے دل میں اترتی محسوس کر رہی تھی۔۔۔

وہ اسی خاطر کبھی اس کے سامنے نہیں آنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر آج قسمت نے ان دونوں کے ساتھ ہی بہت برا مذاق کر دیا تھا۔۔۔۔

اس کے چہرے کے گرد لپٹی چادر آنسوؤں سے بھر گئی تھی۔۔۔

اس نے دوبارہ اس کی آنکھوں میں دیکھنے کی ہمت نہیں کی تھی۔۔۔۔

"تم۔۔۔"

اس نے قدم آگے بڑھایا تھا۔۔۔اس کے بھاری قدموں کی دھمک حورلمہ کو اپنے دل پر محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

وہ اس کے قریب آنے پر الٹے قدموں پیچھے گئی تھی۔۔۔

وہاں کھڑی اس کے کوٹھے کی سبھی خواتین آنکھیں پھاڑے یہ منظر دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔

حورلمہ کسی سے خوفزدہ ہو سکتی تھی۔۔۔زیبا نے آنکھوں کو ملتے پھر سے سامنے دیکھا تھا۔۔۔۔اسے لگا تھا۔۔۔

شاید اسے ٹھیک سے دکھائی دینا بند ہو گیا ہو۔۔۔۔ماہ جبین اپنی زلفوں کو انگلی پر لپٹتے گہری دلچسپی بھری نگاہوں سے یہ منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ سامنے کھڑا شخص ملک کی معزز ترین شخصیات میں سے ایک تھا۔۔۔اس کے بارے میں سبھی جانتے تھے۔۔۔

دولت و طاقت۔۔۔۔ عزت و مرتبہ۔۔۔ سب کچھ تھا اسکے پاس۔۔۔ وہ لاکھوں دلوں کی دھڑکن۔۔۔ کروڑوں کا آئیڈیل تھا۔۔۔

لوگ اسے سید صاحب کہہ کر پکارتے تھے۔۔۔

مگر اس وقت اس کے انداز میں حورلمہ کے لیے جو بے قراری اور دیوانگی تھی۔۔۔۔

وہ سب کو دم بخود کر گئی تھی۔۔۔۔

ہشام اور راحم کے ساتھ ساتھ زینب بھی ساکت نگاہوں سے یہ منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

آواز میں بے پناہ غصہ اور غضبناکی تھی۔۔۔ مگر اس سے زیادہ درد تھا۔۔۔

حورلمہ خاموش رہی تھی۔۔۔

اس کے ہاتھ بے اختیار مٹھی میں بند ہو گئے تھے۔۔۔

"جواب دو حورلمہ۔۔۔"

کامل میرانی کی دھاڑ اتنی بھاری تھی کہ اس کوٹھے کے درودیوار ہل گئے تھے۔۔۔۔

حورلمہ بری طرح سے کانپ رہی تھی۔۔۔وہ الٹے قدموں پیچھے ہوتی دیوار سے جالگی تھی۔۔۔

وہ اس کے سر پر آن پہنچا تھا۔۔۔اس کی نگاہوں میں اتنی تپش تھی کہ حورلمہ کو اپنا پورا وجود جھلستا ہوا محسوس ہوا تھا ان میں۔۔۔

"یہ سب کیا ہے؟ تم نے مجھے دھوکہ دیا؟ مجھ سے جھوٹ بولا؟"

اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔۔۔

حورلمہ نے اس کے سامنے سے ہٹنا چاہا تھا۔۔۔ مگر

"جواب دو کہ تم یہاں کیوں ہو؟ اس ناپاک جگہ پر۔۔۔"

وہ شخص اسے وہاں نہیں دیکھ پائے گا۔۔۔ وہ جانتی تھی۔۔۔

اسی خاطر تو خود کو اتنا چھپا کر رکھا ہوا تھا۔۔۔۔

لیکن اس کی قسمت کبھی بھی اس پر مہربان نہیں رہی تھی۔۔۔ اس بار بھی اس کے ساتھ بہت ناانصافی کر گئی تھی۔۔۔۔

اپنی حقیقت سے آگاہ ہونے کے بعد وہ اس شخص کی آنکھوں میں

اپنے لیے نفرت نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔

کامل میرانی کی نگاہیں اس کی نقاب سے جھانکتی آنکھوں پر

تھیں۔۔۔۔

وہ ایک جھلک میں ہی ان آنکھوں کو پہچان گیا تھا۔۔۔

وہ بڑی بڑی آنکھیں۔۔۔ جن میں کبھی اس کے لیے محبت کا سمندر

لہراتا تھا۔۔۔

"میں۔۔۔ میں یہاں کی مالکن ہوں۔۔۔"

اس نے آہستہ سے کہا تھا۔۔۔ جیسے بہت بڑے گناہ کا اقرار کیا ہو۔۔۔ مقابل کے لیے یہ کسی گناہ کا اقرار ہی تھا۔۔

وہ جانتی تھی اس کے یہ الفاظ اس شخص کے لیے بہت اذیت ناک ہونے والے تھے۔۔۔

پر اب جب وقت آگیا تھا تو وہ کیا کر سکتی تھی۔۔۔

کامل میرانی پر جیسے آسمان ٹوٹ پڑا تھا۔۔۔

یہ الفاظ سن کر کامل میرانی کی دنیا اندھیروں میں ڈوب گئی تھی۔۔۔

اس کی حور۔۔۔اس کی محبت۔۔۔

کوٹھے کی مالکن۔۔۔؟

یہ کیا ہوا تھا آج اس کے ساتھ۔۔۔یہ کس گناہ کی سزا ملی تھی

اسے۔۔۔

وہ۔۔۔جسے وہ پچھلے دو سالوں سے پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہا

تھا۔۔۔

وہ یہاں اس حال میں۔۔۔اس کی شریانوں میں خون ابلنے لگا

تھا۔۔۔اسے لگا تھا اس کے دماغ کی نسیں پھٹ جائیں گی۔۔

آج کا دن اس کی زندگی کا آخری دن ثابت ہو گا۔۔۔

"کیا کہا تم نے؟"

اس نے اس کے بازو کو انتہائی بے دردی سے پکڑتے اسے دیوار کے ساتھ پٹخ دیا تھا۔۔۔

"مالکن؟اس کوٹھے کی؟ یہ کیا بکواس کر رہی ہو۔۔۔؟؟"

وہ اتنی اونچی آواز میں دھاڑا تھا۔۔۔ کہ ان میں سے اکثر نے کانوں پر ہاتھ رکھ لیے تھے۔۔۔۔

اس کی اس برہمی پر اس کی کمر بہت زور سے دیوار سے لگی تھی۔۔

لب بھینچتے اس نے اپنے درد پر قابو پایا تھا۔۔۔

"یہ سچ ہے۔۔۔۔یہی میری حقیقت ہے۔۔۔"

وہ اس کی جانب دیکھنے سے گریز برتتی۔۔۔ مضبوط لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔

اس شخص کی تکلیف کے خیال سے اسے اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔ مگر وہ کیا کرتی۔۔۔یہی حقیقت تھی اس کی۔۔۔

جسے چھپانے کی بہت کوشش کی تھی اس نے۔۔۔ پھر بھی سامنے آگئی تھی۔۔۔

"تو یہ تھی وہ وجہ ؟اسی لیے چھوڑ کر چلی گئی تھی تم ؟"

اس کی گرفت حورلمہ کے بازو پر مزید بے رحم ہوئی تھی۔۔۔

"جواب دو حورلمہ۔۔۔اسی لیے ؟"

حورلمہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔۔۔اسے لگا تھا وہ اس کا سچ جان کر اسے چھوڑ جائے گا۔۔۔

پر اس کی گرفت تو مزید سخت ہو گئی تھی۔۔۔۔

"اس کا تعلق سید کامل میرانی سے ہے۔۔۔؟اس وجہ سے اس نے آج تک کبھی کسی مرد کو اپنے وجود پر نظر نہیں پڑنے دی۔۔۔

کمال ہو تم بھی حور مہ۔۔۔۔ خیر اس جیسے مرد کے لیے تو ایسا کرنا بنتا بھی ہے۔۔۔"

ماہ جبین زیر لب بڑبڑائی تھی۔۔۔ اور پھر ہنس دی تھی۔۔۔

اس چھوٹی سی لڑکی کا درد وہ آج سمجھی تھی۔۔۔ جس کی اس نے کبھی کسی کو ہوا بھی نہیں لگنے دی تھی۔۔۔

"چھوڑیے مجھے۔۔۔"

اس نے اپنا بازو چھڑانے کی کوشش کی تھی۔۔۔ بھیگی آنکھیں اس ستمگر کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

آج دو سال بعد وہ اس کے سامنے تھا۔۔۔ جس کی وہ دیوانی تھی۔۔۔ جس پر جان بھی وار سکتی تھی۔۔۔

اس کی ہر سانس سے جس کے لیے ڈھیروں دعائیں نکلتی تھیں۔۔

اس نے بہت مشکل سے اپنی نگاہیں اس خوبرو اور وجاہت سے لبریز نقوش سے سجے چہرے سے ہٹائی تھیں۔۔۔

وہ پہلے سے بھی زیادہ سحر انگیز شخصیت کا مالک بن چکا تھا اب۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

کامل نے اور سختی سے پکڑا تھا۔۔۔ اس کے لمس میں استحقاق تھا۔۔

جیسے وہ پوری دنیا کو بتا دینا چاہتا ہو کہ اس لڑکی پر صرف اس کا حق تھا۔۔۔

اسے صرف وہ چھو سکتا تھا۔۔۔۔وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ لڑکی پہلے ہی اپنے حصول کو باقی دنیا کے لیے ممنوع قرار دے چکی تھی۔۔۔

"آج جواب چاہیے مجھے۔۔۔کیوں چھوڑا تم نے مجھے؟ کیوں بھاگ گئی؟ کیوں نہیں بتایا کہ تمہاری زندگی میں کیا چل رہا ہے؟ کیوں گمنام ہو گئی۔۔۔

کیوں کیا میرے ساتھ ایسا۔۔۔۔"

اس کی آواز کانپ گئی تھی۔۔۔

"کیوں حورلمہ۔۔۔کیوں؟"

وہ دھاڑ رہا تھا۔۔۔اس کے ہاتھ کا لمس تپ رہا تھا۔۔۔وہ شخص اذیت کی انتہا پر تھا۔۔۔اور وہ اس کو کچھ نہ بتا کر اس پر مزید ظلم کر رہی تھی۔۔۔۔

حورلمہ نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں۔۔۔

اس نے مزاحمت ترک کر دی تھی۔۔۔زینب آنکھوں میں نمی لیے اپنے بھائی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ہشام اور راحم بھی ساکت تھے۔۔۔وہ یہ بات جانتے تھے کہ کوئی لڑکی ان کے بھائی کی زندگی میں تھی۔۔۔

جو اسے چھوڑ کر چلی گئی تھی۔۔۔یہ بات تو ان کا پورا خاندان جانتا تھا۔۔۔

مگر وہ لڑکی یہاں پر تھیں۔۔۔ایک کوٹھے پر۔۔۔

ایک طوائف۔۔۔۔

یہ بات ان سب کے لیے ہضم کرنا بہت مشکل تھا۔۔۔

"کیونکہ۔۔۔"

اس کی آواز بھرا گئی تھی۔۔۔

"کیونکہ میں آپ کے قابل نہیں تھی۔۔۔"

کامل کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی تھی۔۔۔

"کیا؟"

"میں ایک کوٹھے کی مالکن ہوں۔۔۔ سید کامل میرانی۔۔۔ آپ جیسے شریف گھرانے کے لیے میں بدنامی ہوں۔۔۔ عار ہوں۔۔۔"

حورلمہ کے آنسو گالوں پر لڑھک گئے تھے۔۔۔

"میں نے آپ سے محبت کی۔۔۔بے انتہا محبت۔۔۔مگر میں جانتی تھی کہ یہ محبت ہمیں کہیں نہیں لے جا سکتی۔۔۔"

کامل کی آنکھوں میں خون تیر رہا تھا۔۔۔

"تو اسی لیے۔۔۔اسی لیے تم بھاگ گئی؟ بغیر کچھ کہے؟"

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس لڑکی کو کیا سزا دے۔۔۔کیا کرے اس کے ساتھ۔۔۔

جس نے اسے اتنا درد دیا تھا۔۔۔

"صرف یہی نہیں۔۔۔اس کے علاوہ بھی بہت وجوہات ہیں آپ کو چھوڑنے کی۔۔۔۔مجھے آپ سے کوئی تعلق نہیں رکھنا تھا۔۔

اسی خاطر میں آپ کو چھوڑ کر گئی تھی۔۔اس لیے اب آپ کے ساتھ ساتھ میری بہتری بھی اسی میں ہے کہ ہم اجنبی بن کر رہیں۔۔۔

میں ماضی کو بھول چکی ہوں۔۔۔۔آپ بھی بھول جائیں۔۔۔اپنی بہن کو لیں اور جائیں یہاں سے۔۔۔

آپ جیسے شریف زادوں کو زیب نہیں دے گا یہی جگہوں پر آنا۔۔دوبارہ یہاں کا رخ مت کیجیئے گا۔۔۔

میرے لیے آپ اب کچھ بھی نہیں ہیں۔۔۔۔ کچھ بھی نہیں۔۔۔"

اس میں نجانے اتنی ہمت کہاں سے آئی تھی۔۔۔۔

کہ وہ اس کی گرفت سے اپنا بازو نکالتی بولتی چلی گئی تھی۔۔۔

اس کے ہر ہر لفظ کے ساتھ سید کامل میرانی کے چہرے کی رنگت متغیر ہو رہی تھی۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے تمہاری اس بکواس کے بعد میں پیچھے ہٹ جاؤں گا۔۔ جو انسان پچھلے دو سالوں میں تمہیں ایک لمحے کے لیے نہیں بھولا۔۔۔

وہ اب تمہارے ملنے پر تمہیں ایسے ہی جانے دے گا۔۔ محبت کا تو پتا نہیں۔۔ مگر جو تم نے میرے ساتھ کیا ہے۔۔ اس دھوکے کو نہیں بھول سکتا۔۔

اب تمہیں ہر حال پر ہر قیمت پر میرا ہونا ہو گا۔۔ محبت نہ سہی اب ضد بن چکی ہو تم میری۔۔"

اس کی آنکھوں سے پھوٹتے شرارے اسے بری طرح سے خوفزدہ کر گئے تھے۔۔۔

اسے جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا تھا۔۔۔ یہ شخص اب ضد پر اتر آیا تھا۔۔۔

"ایک طوائف کا۔۔۔ آپ جیسے معزز انسان سے کوئی جوڑ نہیں ہے۔۔۔"

وہ کانپتے لہجے میں بولی تھی۔۔۔ اس کی بات پر وہ کچھ دیر وہ اسے دیکھتا رہا تھا۔۔۔

پھر اس کے دونوں اطراف دیوار پر ہاتھ رکھتے وہ اس کے چہرے کے اوپر جھکا تھا۔۔۔

جو نقاب میں محفوظ تھا۔۔۔ مگر اس کے باوجود حورلمہ کو اس کی گرم سانسوں سے اپنا چہرا اجھلستا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔

اس کی گرفت چادر پر مزید سخت ہوئی تھی۔۔۔

وہاں کھڑے تمام نفوس دم سادھ گئے تھے۔۔۔ حورلمہ کو لگا تھا وہ ابھی بے ہوش ہو کر گر جائے گی۔۔۔

"یہ بات دو سال پہلے۔۔۔میری زندگی میں آنے سے پہلے سوچنی چاہیے تھی تمہیں۔۔۔"

آنکھوں سے آگ نکل رہی تھی۔۔۔گرم سانسیں اس کا چہرا جھلسا رہی تھیں۔۔۔

کچھ دیر وہ اس کی ان دلفریب آنکھوں میں جھانکتا رہا تھا۔۔۔اور پھر اس کے پاس سے ہٹ گیا تھا۔۔۔

زینب کا ہاتھ پکڑتے وہ باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

مگر دروازے پر رک گیا تھا۔۔۔وہ ویسے ہی دیوار کے ساتھ لگی لرز رہی تھی۔۔۔

"یہ بات آج تمہاری طرف سے ختم ہوئی ہے۔۔۔میری طرف سے نہیں۔۔۔۔۔"

اس نے پلٹ کر کہا تھا۔۔۔

"میں واپس آؤں گا۔۔۔اور اس بار تم بھاگ نہیں پاؤ گی۔۔۔"

حورلمہ وہیں کھڑی رہ گئی تھی۔۔۔

اس کے دل میں طوفان اٹھا ہوا تھا۔۔۔

حورلمہ خاموش رہی تھی۔۔۔کامل باہر نکل گیا تھا۔۔

گاڑیوں کے انجن کی آواز آئی۔۔۔اور پھر وہ چلی گئیں۔۔۔

حورلمہ اب بھی وہیں کھڑی تھی۔۔۔

اس کے ہاتھ چادر کو اتنی مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھے کہ

پوروں میں درد ہو رہا تھا۔۔۔

باقی سب بھی ایک ایک کر کے ہٹ گئی تھیں۔۔۔آج کا یہ واقع

ان سب کے لیے شاک سے کم نہیں تھا۔۔

"بی بی۔۔۔"

نگینہ نے آہستہ سے پکارا تھا۔۔۔

حور لمہ نے ہلکی سی ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔۔وہ بری طرح سے کانپ رہی تھی۔۔۔

نگینہ نے اس کی جانب پانی کا گلاس بڑھایا تھا۔۔۔

اس نے گلاس تھام کر لبوں سے لگایا تھا۔۔۔اس کے ہاتھ میں پکڑا گلاس بھی لرز اٹھا تھا۔۔۔

کچھ پانی نیچے چھلک گیا تھا۔اس نے ایک ہی سانس میں پورا گلاس خالی کر دیا تھا۔۔۔۔

اس نے نقاب ایسے ہٹایا تھا کہ صرف اس کے گلابی گداز ہونٹ بے پردہ ہوئے تھے۔۔۔ نگینہ ان کٹاؤ دار حسین پنکھڑیوں کو دیکھ دل ہی دل میں ماشاء اللہ کہتی نگاہیں پھیر گئی تھی۔۔۔

اس کے اوپری ہونٹ کے ساتھ سیاہ تل چمکتا اسے اور زیادہ حسین بنا رہا تھا۔۔۔

نگینہ نے بھی اس حسن کی ملکہ کو پوری طرح سے نقاب کے بغیر کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔ مگر وہ اتنا ضرور جانتی تھی کہ اس لڑکی نے اس چادر کے نیچے بے پناہ حسن چھپا رکھا تھا۔۔۔

جس کی قیامت خیزی اس پردے کے اوپر سے بھی واضح ہوتی تھی۔۔۔

"وہ۔۔۔وہ کون تھے۔۔۔؟"

نگینہ نے پوچھا تھا۔۔۔

حورلمہ کے نقاب میں قید چھونٹوں پر ایک کڑوی مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

"کوئی نہیں۔۔۔بس۔۔۔ماضی کا ایک ٹوٹا ہوا حصہ۔۔۔"

کہہ کر وہ کھڑکی کے پاس جا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔اور اس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔

جنہیں وہ چادر میں چھپا رہی تھی۔۔۔

"بہت محبت کرتے ہیں آپ سے۔۔۔ آپ کو یہاں دیکھنا ان کے لیے بہت تکلیف دہ تھا۔۔۔"

نگینہ بول رہی تھی۔۔۔اور وہ اپنے سینے میں اٹھتی درد کی شدت بھری ٹیسوں پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

اس کو ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ ستمگر اس تک پہنچ گیا تھا۔۔

اس کی اصلیت سے واقف ہو چکا تھا۔۔۔ آنے والے وقت کا سوچتے اس کی جان نکل رہی تھی۔۔۔

وہ پوری دنیا سے تو لڑنا سیکھ گئی تھی۔۔۔ مگر اس شخص سے کیسے لڑتی۔۔۔

جو اس کی سانسوں میں بستا تھا۔۔۔ بے پناہ محبت کی تھی اس نے اس شخص سے۔۔۔ وہ اس کی زندگی کی واحد دعا تھا۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

میرانی حویلی میں تناؤ کی فضا چھائی ہوئی تھی۔۔۔ کامل میرانی زینب کو لے کر واپس آیا تھا۔۔۔

وہ گاڑی سے نکلی تھی۔۔۔

سر جھکائے۔۔۔ آنسوؤں میں ڈوبی۔۔۔ہشام اور راحم بھی اپنی گاڑیوں سے نکلے تھے۔۔۔۔

زینب کا چہرا آنسوؤں میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔۔

آنکھیں سرخ۔۔۔ جبڑے بھنچے ہوئے۔۔۔زہرا بیگم نے دروازے میں کھڑے ہو کر یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔

انہیں ابھی وہاں ہوئے واقع کی خبر نہیں تھی۔۔۔نہ وہ لوگ اس وقت تک بتانا چاہتے تھے۔۔۔

جب تک کامل خود نہ بتادے۔۔۔ مگر وہ سب اس وقت بالکل چپ تھے۔۔۔ وہ کس طرح سے گئے تھے اور اب کیسے لوٹ رہے تھے۔۔۔

ایک شخص تھا جس کی اذیت کم ہونے کے بجائے مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

کامل گاڑی سے اترا تو اس کا چہرہ پتھر کی طرح سخت تھا۔۔۔

زہرا بیگم کے علاوہ کسی نے بھی زینب سے بات نہیں کی تھی۔۔ وہ ماں کے سینے سے لگی سسک پڑی تھی۔۔

"اس کو اندر لے جائیں۔۔۔ کل اس کی شادی راحم سے ہو گی۔۔۔ اس کے بعد راحم اس کو جیسے بھی رکھے یہ اس پر ہے۔۔۔ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہو گا۔۔۔"

کامل نے زہرا بیگم سے کہا تھا۔۔۔ اس کے یہ الفاظ اندر بیٹھے گھر کر سبھی افراد کو سنائی دیئے تھے۔۔۔

اس نے اپنے خاندان کی عزت تو بچا لی تھی۔۔۔ مگر اس لڑکی نے انہیں جس طرح سے رسوا کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

یہ بات ان میں سے کوئی بھی نہیں بھول سکتا تھا۔۔۔

"کامل۔۔۔"

شجاع میرانی اسے اوپر کی جانب جاتے دیکھ پکار گئے تھے۔۔۔سب کو اس کا انداز عجیب سا لگا تھا۔۔۔

زینب کو فوری طور پر کمرے میں بھیج دیا گیا تھا۔۔۔ہشام کا کہنا تھا وہ اب اعتبار کے قابل نہیں ہے۔۔۔

وہ دوبارہ ایسا کر سکتی تھی۔۔۔اسے ختم کر دیا جائے۔۔۔

جس نے ان سب کو زندہ دفنانے کی کوشش کی تھی۔۔۔زہرا بیگم گھر کے باقی مردوں کو بھی اس حق میں جاتے دیکھ کانپ گئی تھیں۔۔۔

مگر کامل نے ایسا نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔

"اسے کوئی ہاتھ نہیں لگائے گا۔۔۔اگر کسی نے اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو وہ پھر میرا دشمن بن جائے گا۔۔۔"

وہ جانتا تھا کہ یہ بے عزتی اور رسوائی اس خاندان کی غیرت پر تمانچے سے کم نہیں تھی۔۔

کوئی بھی اسے ختم کرنے کی کوشش کر سکتا تھا۔۔۔اس لیے اس نے صاف لفظوں میں سب کو وارن کر دیا تھا۔۔۔

"بابا جان وہ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔ محفوظ۔۔۔"

کامل نے ان کی جانب دیکھا بھی نہیں تھا۔۔۔اس کا نگاہیں چرانا انہیں بہت عجیب سا لگا تھا۔۔۔

اتنا کہہ کر وہ سیدھا اندر چلا گیا تھا۔۔۔اس کا یہ عجیب سا انداز سب نے ہی نوٹ کیا تھا۔۔۔

"ہشام۔۔۔ کیا ہوا؟"

زہرا بیگم نے پوچھا تھا۔۔۔

"کامل کو کیا ہو گیا ہے؟"

شجاع صاحب کو بھی کامل کا یہ انداز نارمل نہیں لگا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں کچھ کہہ رہی تھیں۔۔۔۔

ان سب سوالوں پر ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا اور پھر نا سمجھی سے سر نفی میں ہلا دیا تھا۔۔۔

کل شادی تھی۔۔۔کامل کی اس خاموشی کا یہی مطلب تھا کہ وہ اب اس شادی میں مزید کوئی ہنگامہ نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

اس نے جو بھی قدم اٹھانا تھا وہ اس شادی کے بعد ہی ہونا تھا۔

نجانے آنے والا وقت کونسا طوفان برپا کرنے والا تھا۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

کامل اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔ دروازہ زور سے بند کیا تھا۔۔

اور پھر۔۔ پوری قوت سے ایک زوردار مکہ دیوار پر دے مارا تھا۔۔ اس کی انگلیاں بری طرح سے زخمی ہوئی تھیں۔۔۔

آنکھیں بند تھیں۔۔۔ مگر سامنے۔۔۔

سامنے صرف حورلمہ کا نقاب میں ڈھکا چہرا تھا۔۔۔

وہ بڑی بڑی آنکھیں۔۔۔جو آج آنسوؤں سے بھری تھیں۔۔۔

"حورلمہ۔۔۔ تم۔۔۔ تم اس جگہ پر۔۔۔کیوں ہو۔۔۔ تمہیں وہاں نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔۔وہاں ہرگز نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔"

اس کے جبڑے سختی سے بھینچے ہوئے تھے۔۔۔

آج کا دن۔۔۔ آج کا یہ واقعہ۔۔۔

اس کی زندگی کا سب سے مشکل لمحہ تھا۔۔۔

اسے کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا تھا۔۔۔اور وہ کہاں پر چھپی تھی۔۔۔

اس کے بولے گئے الفاظ اس کے کانوں میں بار بار گونج رہے تھے

"میں اس کوٹھے کی مالکن ہوں۔۔۔"

اس کے پورے وجود میں زہر گھل جاتا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔"

اس نے اٹھ کر ٹیبل پر رکھی ہر چیز نیچے پھینک دی تھی۔۔۔

شیشے ٹوٹ کر بکھر گئے تھے۔۔۔

"میں نے تم پر اتنا بھروسہ کیا۔۔۔اتنی محبت کی۔۔۔"

وہ بری طرح سے مشتعل تھا۔۔۔

"مگر تم۔۔۔تم نے مجھ سے جھوٹ بولا۔۔۔دھوکہ دیا۔۔۔"

اس کی مٹھیاں خون آلودہ ہو گئی تھیں۔۔۔

شیشوں کے ٹکڑوں نے ہاتھ چیر دیے تھے۔۔۔

مگر اسے احساس تک نہیں تھا۔۔۔کیونکہ جو درد اس کے دل میں تھا۔۔۔

وہ اس جسمانی درد سے کہیں زیادہ تھا۔۔۔

"کیوں؟ کیوں کیا تم نے ایسا؟"

سید کامل میرانی۔۔۔جو کبھی کسی کے سامنے نہیں ٹوٹا تھا۔۔۔اس کا دل آج زخمی تھا۔۔۔

دوسری جانب کوٹھے کی حویلی میں حورلمہ اپنے کمرے میں بیٹھی تھی۔۔۔

اس کے ہاتھ میں تسبیح تھی۔۔۔مگر دانے آگے نہیں بڑھ رہے تھے۔۔۔

"یا اللہ۔۔۔"

وہ آہستہ سے بولی تھی۔۔۔

"اب کیا ہو گا؟"

اس کے دل میں خوف تھا۔۔۔باہر رات گہری ہوتی جارہی تھی۔۔۔

مگر دو دلوں میں طوفان اٹھا ہوا تھا۔۔۔

ایک طوفان۔۔جو دونوں کی زندگیاں بدل کر رکھ دینے والا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اگلے دن کی صبح میرانی پیلس میں سکون کا نام و نشان نہیں تھا۔۔۔

زینب کو اس کے کمرے میں بند کر دیا گیا تھا۔۔۔اسے کسی سے ملنے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔

زہرا بیگم اور باقی خواتین خاموشی اور بجھے ہوئے دل کے ساتھ آج کے فنکشن کی تیاری کر رہی تھیں۔۔

مہمان خوشگوار چہروں کے ساتھ وہاں آرہے تھے۔۔۔وہ سب ان پر ٹوٹی قیامت سے بے خبر تھے۔۔۔اور یہی بات اس خاندان کے لیے سکون کا باعث تھی۔۔۔

گھر کے سبھی لوگ ایسے ظاہر کر رہے تھے۔۔۔ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔۔۔

مگر اندر ہی اندر وہ سب ایک دوسرے سے نگاہیں چرائے ہوئے تھے۔۔

زہرا بیگم کے بار بار پوچھنے پر ہشام نے انہیں سب کچھ بتا دیا تھا۔۔۔ جو کچھ کوٹھے پر ہوا تھا۔۔

جو سن کر زہرا بیگم سمیت سبھی خواتین شاک میں گھر گئی تھیں۔۔

سید کامل میرانی نے کسی لڑکی کو ٹوٹ کر چاہا تھا۔۔۔ یہ بات وہ سب

جانتے تھے۔۔

مگر وہ لڑکی ایک کوٹھے کی مالکن تھی۔۔۔ اس کے بارے میں سب

کچھ جان کر زہرا بیگم کے دل سے بے اختیار اس کے لیے دعا نکلی

تھی۔۔۔

جس کی وجہ سے ان کی بیٹی کی عزت بچ گئی تھی۔۔۔ وہ داغدار

ہونے سے بچالی گئی تھی۔۔۔

ہشام کی نظروں میں بھی اس لڑکی کے لیے بہت عزت تھی۔۔ مگر

کیا وہ اس گھر کی بہو بن سکتی تھی۔۔

یہ بات ان سب کے دماغ کو منجمد کر دیتی تھی۔۔۔کامل میرانی اب کیا کرنے والا تھا۔۔۔یہ سوچ ان سب کو خوفزدہ کر رہی تھی۔۔۔

دوسری جانب سید شجاع میرانی نے اپنی بیٹی سے منہ موڑ لیا تھا۔۔۔

"میری کوئی بیٹی نہیں۔۔۔"

انہوں نے صاف الفاظ میں کہہ دیا تھا۔۔۔

اور کامل میرانی۔۔۔

وہ اپنی لائبریری میں بیٹھا تھا۔۔۔کرسی پر ٹیک لگائے۔۔۔

آنکھیں بند۔۔۔مگر نیند کوسوں دور۔۔۔

اس کے دماغ میں صرف ایک ہی انسان کا تصور گھوم رہا تھا۔۔۔

حورلمہ۔۔۔سفید کپڑوں میں لپٹی وہ نازک لڑکی۔۔۔

جس نے اسے بہت تڑپایا تھا۔۔۔بہت حساب نکلتا تھا اس کی

طرف۔۔۔

"سر۔۔۔آپ نے بلایا تھا؟"

اس کا پرسنل سیکریٹری وزیر دروازے پر کھڑا تھا۔۔۔

کامل نے آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔ان آنکھوں میں ایک عجیب سی سرخی تھی۔۔۔

"اس کوٹھے کی تمام تفصیلات چاہیے مجھے۔۔۔مالکان کے نام۔۔۔ کاروبار کی تفصیل۔۔۔ جائیداد کے کاغذات۔۔۔ سب کچھ۔۔۔"

اس کی آواز بالکل ٹھنڈی تھی۔۔۔ مگر اس ٹھنڈک میں خطرناک آگ چھپی ہوئی تھی۔۔۔

"اور سنو۔۔۔"

وزیر جانے لگا تھا کہ رک گیا تھا۔۔۔

"یہ کام چوبیس گھنٹے میں مکمل ہونا چاہیے۔۔۔ ورنہ۔۔۔"

کامل نے اس کی طرف دیکھا بھی نہیں تھا۔۔۔

وہ بہت زیادہ غصے میں تھا۔۔۔ اس کے ورنہ سے آگے کا مطلب
وزیر اچھے سے سمجھتا تھا۔۔۔

وزیر کی سانس اوپر کی اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئی تھی۔۔۔

اتنے غصے میں اس نے آج تک اپنے سر کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔ جتنی
غضبناکی وہ اس کے اندر کل سے اب تک دیکھ چکا تھا۔۔۔

"جی۔۔۔ جی سر۔۔۔"

وہ تیزی سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔

کامل میرانی ریوالونگ چیئر پر جھول رہا تھا۔۔۔اس کے جبڑے سختی سے بھینچے ہوئے تھے۔۔۔۔

چار سال پہلے وہ اس کی زندگی میں آئی تھی۔۔۔مری کی پہاڑیوں میں ایک پتھر پر کھڑی ڈری سہمی وہ۔۔۔۔۔

رو دینے کو تیار۔۔۔۔وہ وہاں اپنے بزنس ٹور پر گیا ہوا تھا۔۔۔اور وہ لڑکی اپنے کالج کے ساتھ ٹرپ پر ایک کوئی تھی۔۔۔

وہ پہلی نظر میں اسے دیکھتا جیسے کھو سا گیا تھا۔۔۔وہ اس جگہ پھنسی ہوئی تھی۔۔۔اگر آگے بڑھتی تو پانی میں گر سکتی تھی۔۔۔

تب اس کے ہاتھ بڑھانے پر اس نے گھبرا کر نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"سر۔۔۔پلیز آپ کسی لیڈی کو بلا دیں۔۔۔"

وہ اس کو ہاتھ دینے سے انکاری تھی۔۔۔وہ ہولے سے مسکرایا تھا۔۔۔

"میں بھی تو مدد ہی کر رہا ہوں آپ کی۔۔۔"

اس کے معصوم چاند جیسے چہرے کو دیکھتے اس نے نرمی سے کہا

تھا۔۔۔وہ سرد مہر شخص اس نازک سی کلی کی پریشانی دیکھ اس

کے آگئے نرم پڑ گیا تھا۔۔۔

"نہیں آپ مرد ہیں۔۔۔میں آپ کو ہاتھ کیسے دے سکتی

ہوں۔۔۔"

وہ اپنی پریشانی بیان کرتے اس پل اتنی معصومیت سے بولی تھی کہ

وہ اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔۔اس پر سے نگاہیں ہٹانا مشکل ہوا

تھا۔۔۔

وہ کسی غیر مرد کو ہاتھ نہیں پکڑانا چاہتی تھی۔۔۔اس کی یہ بات مقابل کو بری طرح سے متاثر کر گئی تھی۔۔

"آپ گر سکتی ہیں۔۔۔ہاتھ دے دیں۔۔۔نیچے گریں تو نام ونشان نہیں ملے گا آپ کا۔۔۔۔"

کامل میرانی کی بات پر اس نے نیچے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔کھوئی کی گہرائی دیکھ اس کے لبوں سے خوف کے مارے چیخ برآمد ہوئی تھی۔۔۔اس کا پیر سلپ ہو گیا تھا۔۔۔

وہ کھائی میں گر جاتی جب اس نے بر وقت اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔وہ سیدھی اس کے سینے سے آن ٹکرائی تھی۔۔۔

"یہ کیا کیا آپ نے۔۔۔؟؟ مجھے چھوا کیوں۔۔۔؟؟"

اس کا شکریہ ادا کرنے کے بجائے وہ اس پر چیخ پڑی تھی۔۔۔وہ حیرت زدہ سا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"آپ کو مرنے سے بچایا ہے۔۔۔"

اس کے حصار توڑ کر دور جانے پر وہ اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔۔

"تو مر جاتی۔۔۔ لیکن آپ نے مجھے ہاتھ کیوں لگایا۔۔۔ آج تک کبھی کسی مرد نے مجھے ہاتھ نہیں لگایا مجھے۔۔۔

آپ نے کس کی اجازت سے چھوا مجھے۔۔۔ بہت برے انسان ہیں آپ۔۔۔۔ آئی ہیٹ یو۔۔۔"

وہ روتے ہوئے اس پل بھیگی آواز میں بولتی اس کے دل کے تار چھیڑ گئی تھی۔۔۔

وہ اس کی بات سنے بغیر اسے غصے سے دیکھتی وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔ اپنے بارے میں کچھ بھی بتائے بغیر۔۔۔۔

سید کامل میرانی کی آنکھیں جلنے لگی تھیں۔۔۔وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

وہ لڑکی جو غیر مرد کے چھونے سے بہتر مرنا چاہتی تھی۔۔وہ اس وقت ایک کوٹھے پر تھی۔۔۔

اس نے اپنی پیشانی کو مسلتے ہوئے اپنے زخمی ہاتھوں کو دیکھا تھا۔۔۔

ظاہری زخم دکھائی دیتے تھے۔۔۔مگر جو زخم دل پر لگے تھے ان کی اذیت کا کیا کرتا وہ۔۔۔

اس کے دروازے پر دستک ہوئی تھی۔۔۔کچھ دیر بعد زینب کی بارات نے پہنچ جانا تھا۔۔

اس نے مڑ کر اندر داخل ہوتی زہرا بیگم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کامل۔۔۔"

ان کی پکار میں اپنے بیٹے کے لیے فکر اور تشویش تھی۔۔۔وہ سمجھ گیا تھا کہ ہشام نے انہیں سب بتا دیا تھا۔۔۔

"ماما وہ مل گئی ہے مجھے۔۔۔ مگر جانتی ہیں کہاں پر۔۔۔؟؟"

اس نے پلٹ کر ماں کو دیکھا تھا۔۔۔۔ جن کی آنکھوں میں نمی واضح تھی۔۔۔

وہ آگے بول نہیں پایا تھا۔۔۔ اس کی کنپٹی سلگ اٹھی تھی۔۔۔

"اس کی کوئی مجبوری ہو گی بیٹا۔۔۔۔ زینب نے مجھے بتایا ہے۔۔۔

وہ بہت پاک باز اور معصوم لڑکی ہے۔۔۔ زینب کہہ رہی ہے۔۔

اسی نے محفوظ رکھا زینب کو۔۔۔ اس کا بہت بڑا احسان ہے ہم پر۔۔۔ مگر۔۔ مگر وہ ہمارے خاندان کی نہیں بن سکتی۔۔۔

وہ چاہے وہاں پاک صاف رہے۔۔۔ مگر وہ ہمارے خاندان کی بہو کیسے۔۔۔"

زہرا بیگم کی بات پر وہ اذیت سے مسکرایا تھا۔۔۔

"شاید انہیں باتوں کے خوف سے وہ مجھے چھوڑ کر گئی تھی۔۔۔ پر اب نہیں جانے دوں گا۔۔۔

دنیا کیا بات کرتی ہے مجھے پرواہ نہیں ہے۔۔۔ وہ وہاں جس بھی حال میں رہی ہو۔۔۔ میرے لیے وہ پاک صاف ہی ہے۔۔۔"

وہ شخص مضبوط لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

اس لڑکی پر وہ بے پناہ غصہ تھا۔۔۔ مگر اس کے باوجود وہ اسے چاہئے تھی۔۔۔

یہ ضد تھی یا محبت۔۔۔۔ اس کا فیصلہ بعد میں ہونا تھا۔۔۔۔ مگر ابھی وہ لڑکی اس کو ہر قیمت پر چاہیے تھی۔۔۔۔

وہ اسے ایسے کہیں چھوڑ سکتا تھا۔۔۔ چاہے اسے اپنے گھر والوں سمیت پوری دنیا سے لڑنا پڑتا۔۔۔

"آپ کے بابا اس رشتے کے لیے کبھی نہیں مانیں گے۔۔۔"

زہرا بیگم کو بیٹے کے ارادے بہت خطرناک لگے تھے۔۔۔

"انہیں ماننا پڑے گا۔۔۔"

وہ ضدی لہجے میں بولا تھا۔۔۔ اور وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔

وہ اس وقت پوری دنیا سے لڑنا چاہتا تھا۔۔ مگر اسے حاصل کر کے پیچھے ہٹنا تھا۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔"

زینب کی بارات کے بعد وہ شجاع صاحب کے پاس آیا تھا۔۔۔

جہاں پر سید صداقت میرانی پہلے سے براجمان تھے۔۔۔

وہ اس خاندان کے سربراہ تھے۔۔۔اور کامل میرانی ان کا سب

سے چہیتا ہوتا تھا۔۔۔۔وہ گاؤں میں رہتے تھے۔۔۔۔اپنی آبائی

حویلی میں۔۔۔۔جہاں ان کے پاس ان کی بیوہ بیٹی رقیہ میرانی اور

ان کے دو بچے رہتے تھے۔۔۔۔

شجاع صاحب اور ان کے چھوٹے بھائی اویس میرانی اپنے خاندان

کے ساتھ یہاں رہتے تھے۔۔۔

"ہم جانتے ہیں تم نے کیا بات کرنی ہے کامل۔۔۔۔"

شجاع صاحب پہلے سے بیٹے کی آنکھوں سے بہت کچھ اخذ کر چکے

تھے۔۔۔

صداقت صاحب تک بھی اڑتی ہوئی خبر پہنچ چکی تھی۔۔۔

"تم اس لڑکی کا خیال اپنے دل و دماغ سے نکال دو۔۔۔۔"

شجاع صاحب نے دوٹوک جواب دیا تھا۔۔۔ جس پر اس کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔

دل جلا دینے والی۔۔۔۔

صداقت صاحب بنا کچھ بولے خاموشی سے ان دونوں باپ بیٹے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

"میں جینا بھول سکتا ہوں۔۔۔ اسے نہیں۔۔۔"

اس کے صاف گوئی سے جواب دیا تھا۔۔۔

"وہ ایک طوائف ہے۔۔۔اب کیا سیدوں کے گھر بہو کوٹھے سے آئے گی۔۔۔ہماری نسل ایک طوائف آگے بڑھائے گی۔۔۔"

وہ شدید غصے کا شکار ہوئے تھے۔۔۔صداقت صاحب نے خاموشی سے حقے کا کش لیا تھا۔۔

شجاع صاحب کی بات سنتے وہ مٹھیاں بھینچ گیا تھا۔۔۔اگر اس وقت اس کے سامنے اس کے باپ کی جگہ اگر کوئی اور انسان یہ الفاظ ادا کرتا تو اس نے حشر بگاڑ دینا تھا۔۔۔

"وہ محبت ہے میری۔۔۔اور جو نسل اس سے آگے بڑھے گی وہ میری ہو گی۔۔۔۔میرے نام سے ہو گی۔۔۔۔اور رہی بات طوائف کی۔۔۔وہ طوائف نہیں ہے۔۔۔میں دوبارہ اس کے لیے یہ لفظ نہیں سنوں گا۔۔"

اس کی آنکھیں بے انتہا سرخ تھیں۔۔۔۔وہ تینوں اس وقت لاؤنج میں بیٹھے تھے۔۔اور ان کی آوازیں ہر طرف گونج رہی تھیں۔۔۔

"یہ ہو کیا رہا ہے اس گھر میں۔۔۔"

زہرا بیگم نے گھبرا کر اپنا سر پکڑ لیا تھا۔۔باقی سب بھی پریشانی کے عالم میں ان آوازوں کو سن رہی تھیں۔۔۔

ہشام خاموشی سے بیٹھا تھا۔۔۔وہ اچھے سے جانتا تھا کہ اس کا بھائی اپنی ضد منوا کر رہے گا۔۔۔

جو باقی سب کے حق کے لیے لڑ سکتا تھا۔۔وہ بھلا اپنی محبت سے ایسے کیسے دستبردار ہو سکتا تھا۔۔۔

"مجھے قبول نہیں ہے یہ فیصلہ۔۔۔۔"

شجاع صاحب نے انکار کیا تھا۔۔کامل جانتا تھا ایسا ہی ہو گا۔۔۔

صداقت میرانی کی خاموشی بتارہی تھی کہ وہ بھی اپنے بیٹے کے ساتھ تھے۔۔۔۔

"آپ مت کریں قبول۔۔۔۔مجھے قبول ہے وہ۔۔۔ دادا جان مجھے معاف کیجیے گا۔۔ مگر وہ لڑکی مجھے کسی بھی قیمت پر چاہیے۔۔۔ اس سے دستبردار نہیں ہو سکتا میں۔۔۔ اس کی خاطر کسی کو بھی چھوڑ سکتا ہوں۔۔۔"

اس کی بات پر شجاع صاحب نے بے یقینی سے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔

باقی سب کو بھی اس سے اس بات کی توقع نہیں تھی۔۔۔ صداقت صاحب نے پوتے کو گھورا تھا۔۔۔۔

"ایک بات پوچھ سکتا ہوں۔۔۔۔؟؟"

انہیں وہ کبھی کبھی بالکل اپنے جیسا لگتا تھا۔۔۔ جنونی اور ضدی۔۔۔ لیکن وہ ان سے کہیں زیادہ مضبوط اعصاب کا مالک تھا۔۔۔ ان کی بات پر کامل نے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"یہ ضد ہے یا محبت۔۔۔ اس شادی کی مدت تا عمر ہو گی۔۔۔ یا کچھ وقت کے لیے۔۔۔ میرے پوتے کو اپنی ضد پوری کرنی ہے یا وہ واقعی عشق میں مبتلا ہو چکا ہے۔۔۔۔"

وہ پوچھ رہے تھے۔۔۔ان کے سوال پر اس نے کچھ لمحوں کے لیے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اس کی کنپٹی کی رگ ابھر آئی تھی۔۔۔۔

"آپ مجھے ٹائم پاس سمجھ رہے ہیں۔۔؟؟"

وہ عجیب سے انداز میں ہنسا تھا۔۔۔۔

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔۔۔۔"

وہ اسے گہری نگاہوں سے دیکھنے کے باوجود اس کے تاثرات سے کچھ بھی اخذ نہیں کر پائے تھے۔۔۔

"عشق سے بھی آگے کا اگر کوئی جذبہ یا شدت ہے تو وہ محسوس کرتا ہوں میں اس لڑکی کے لیے۔۔۔ جس کو حاصل کرنے کے لیے راستے میں آئی ہر دیوار گرا دوں گا۔۔۔"

اس کے لہجے کی پختگی اور انداز کی شدت بتا رہی تھی کہ وہ کتنا سنجیدہ تھا۔۔۔

"ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔ تم اسے یہاں لا سکتے ہو۔۔۔ وہ لڑکی تمہارے نام سے معتبر ہو گی ہمارے لیے۔۔۔"

صداقت صاحب کی بات پر شجاع صاحب باپ کو دیکھ کر رہ گئے تھے۔۔۔ وہ اچھے سے ان کی اپنے پوتے سے محبت سے واقف

تھے۔۔۔یہ بات تو سب جانتے تھے کہ وہ صداقت میرانی کامل میرانی کے لیے کوئی بھی اصول توڑ سکتے تھے۔۔۔

کامل کی آنکھیں روشن ہوئی تھیں۔۔۔وہ یہ جنگ جیت گیا تھا۔۔۔

اب بس ایک باقی تھی۔۔۔۔

صداقت صاحب اپنی جگہ سے اٹھتے اس کے قریب آنے پر اس سے بغل گیر ہوئے تھے۔۔۔

"دادا نہ سہی۔۔۔پوتے کو تو مل جائے اس کی محبت۔۔۔۔ جو اپنے دادا کی طرح بزدل نہیں ہے۔۔۔طاقت رکھتا ہے لڑنے کی۔۔۔"

وہ مسکرا کر بولے تھے۔۔۔ مگر ان کی آنکھوں کی اداسی آج بھی واضح تھی۔۔۔ وہ نہیں چاہتے تھے، جیسی زندگی انہوں نے گزاری تھی۔۔۔

ویسی ہی ان کا پوتا بھی گزارے۔۔۔ اپنی محبت کے لیے تڑپتے ہوئے۔۔۔۔

محبت کی بہت قدر تھی ان کے دل میں۔۔۔۔

اسی وجہ سے اس نے زینب کو بھی موقع دیا تھا۔۔۔ مگر اس کی بد قسمتی تھی کہ اس نے غلط انسان کو چنا تھا محبت کے لیے۔۔۔

"کیا آپ دونوں دادا پوتے کے آگے میری بات کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔۔۔"

شجاع صاحب بیٹے کے چہرے پر اتنے عرصے بعد خوشی کے رنگ بکھیرتے دیکھ ڈھیلے پڑ گئے تھے۔۔۔وہ بہت عرصے بعد ایسے مسکرا رہا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں کی روشنی بہت وقت بعد لوٹی تھی۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

حورلمہ اپنے کمرے میں بیٹھی نماز پڑھ رہی تھی۔۔۔وہ کل سے اب تک اسی خوف میں مبتلا تھی۔۔۔

وہ کچھ نہیں سمجھ پارہی تھی کہ وہ کیا کرے۔۔۔اس کوٹھے سے فرار ہونا اب اس کے لیے ممکن نہیں تھا۔۔

اور اس شخص کے تیور جو کہہ کر گئے تھے۔۔۔

وہ واپس لوٹ کر آنے والا تھا۔۔۔حورلمہ نہیں جانتی تھی اب کی بار وہ اس کا انکار سنے گا بھی یا نہیں۔۔۔

اب کی بار اس زخمی شیر کی دھاڑ کا سامنا وہ کر بھی پائے گی یا نہیں۔۔۔۔۔

اس نے آج بھی دعا میں ہاتھ اٹھاتے۔۔۔ اسی ستمگر کی سلامتی اور صحت یابی کی دعا مانگی تھی۔۔۔

تبھی نیچے سے شور کی آوازیں آنے لگی تھیں۔۔۔۔۔

اس کا دل بے اختیار زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔ ہاتھ کانپ گئے تھے۔۔۔ وہ جانتی تھی یہ کون ہو سکتا تھا۔۔۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ میرانی صاحب۔۔۔ آپ یہاں اس طرح سے نہیں آسکتے۔۔۔"

ماہ جبین کی آواز تھی۔۔۔اس کے نام پر حورلمہ کا دل دھک سے رہ

گیا تھا۔۔۔

وہ دروازے کی طرف بڑھی تھی۔۔۔اور جیسے ہی باہر جھانکا۔۔۔

سامنے کامل میرانی کھڑا تھا۔۔۔

بپھرا زخمی شیر بن کر دھاڑ رہا تھا وہ۔۔۔

اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سا نشہ تھا۔۔۔غصہ تھا۔۔۔اور

کچھ اور بھی۔۔۔

"میں حورلمہ سے ملنا چاہتا ہوں۔۔۔"

اس کی آواز پوری حویلی میں گونج گئی تھی۔۔۔

"یہ۔۔۔یہ ممکن نہیں۔۔۔"

ماہ جبین نے بمشکل جواب دیا تھا۔۔۔۔

کامل نے ایک قدم آگے بڑھایا تھا۔۔۔

"میں نے کہا۔۔۔ حورلمہ سے ملنا ہے۔۔۔"

اس کی آواز اتنی سخت تھی کہ وہاں کھڑی سبھی لڑکیاں کانپ گئی تھیں۔۔۔

پہرے دار اس کے آگے آواز نہیں نکالتے تھے۔۔۔اس شخص کے رعب و دبدبے سے سبھی واقف تھے۔۔۔۔

"ابھی فوراً۔۔۔"

وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

ماہ جبین نے گہرا سانس بھرتے اسے اوپر جاتے دیکھا تھا۔۔۔

نگینہ خاموشی سے سائیڈ پر ہو گئی تھی۔۔۔

"واہ۔۔۔کیا قسمت پائی ہے حورلمہ بی بی نے۔۔۔"

وہاں بیٹھی لڑکیوں نے ایک دوسرے سے سرگوشی کی تھی۔۔ماہ جبین تک بھی یہ خاموشی پہنچی تھی۔۔۔

حورلمہ جلدی سے اپنے کمرے میں گئی اور نقاب پہن لیا تھا۔۔ یہ شخص اس کے چہرے کے ہر نقش سے واقف تھا۔۔۔ مگر وہ پرانی بات تھی۔۔۔اب وہ اس کے لیے اجنبی تھا۔۔۔یہ وہ کہتی تھی۔۔۔

لیکن دل اب بھی نہیں مانتا تھا۔۔۔

کامل اوپر پہنچا تو اس نے حورلمہ کے کمرے کا دروازہ کھول دیا تھا۔۔۔

حورلمہ کھڑی تھی۔۔۔ سفید دوپٹے میں لپٹی۔۔۔ جس سے اس کی جھلک بھی نہیں دیکھی جاسکتی تھی۔۔۔۔ اس نے خود کو پوری طرح سے چھپا رکھا تھا۔۔۔

اسے تو یہی لگتا تھا کہ اس حلیے میں اسے کوئی نہیں پہچان پائے گا۔۔۔ مگر یہ شخص اسے پہچان گیا تھا۔۔۔

کامل اندر آیا اور دروازہ بند کر دیا تھا۔۔۔

"یہ۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟"

حورلمہ نے گھبرا کر کہا تھا۔۔۔

"وہی جو مجھے دو سال پہلے کرنا چاہیے تھا۔۔۔"

کامل اس کے قریب آیا تھا۔۔۔ اس نے لبوں کو سختی سے میچ رکھا تھا۔۔۔اس جیسے انسان کے لیے اس جگہ پر آنا آسان نہیں تھا۔۔۔ مگر وہ اس کے لیے آیا تھا۔۔۔۔ حورلمہ کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

وہ اسے کیسے بتاتی کہ وہ اب اس کی کبھی نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔

"جواب چاہیے مجھے حورلمہ۔۔۔ ہر سوال کا۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں آگ تھی۔۔۔ حورلمہ خوف سے کانپ گئی تھی۔۔۔

"کیوں چھوڑا مجھے؟ کیوں بھاگ گئی؟ اور سب سے بڑھ کر۔۔۔"

اس نے حورلمہ کا بازو پکڑتے اسے اپنے مقابل کیا تھا۔۔۔

اس کا لمس بے رحم تھا۔۔۔ وہ کسی کو خود کو چھونے کی اجازت نہیں دیتی تھی۔۔۔

مگر یہ شخص تو پہلے دن سے ایسے ہی اس پر اپنا استحقاق جمالیتا تھا۔۔۔

"یہ زندگی کیوں چنی تم نے؟"

حورلمہ نے آنکھیں بند کرلی تھیں۔۔۔ آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔ وہ اس شخص کو کیسے بتاتی کہ اس سے دور رہ کر کم اذیت میں وہ بھی نہیں رہی تھی۔۔۔

"میرے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔"

وہ بھیگی آواز میں بولی تھی۔۔۔ اس نے اپنے وجود سے اس کی گرفت کو ہٹانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"جھوٹ۔۔۔"

کامل کی گرج دار آواز اسے خاموش کروا گئی تھی۔۔۔

"تم میرے پاس آسکتی تھی۔۔۔مجھے بتا سکتی تھی۔۔۔"

وہ اس کا کوئی بھی ایکسکیوز سننے کو تیار ہی نہیں تھا۔۔۔وہ جانتی تھی جس دن یہ شخص اس کے سامنے آئے گا یہی سب ہو گا۔۔۔اسی خاطر وہ چھپ رہی تھی۔۔۔

مگر قسمت ایک بار پھر اس کی ذات کا تماشا لگانا چاہتی تھی۔۔۔

"اور پھر؟"

حورلمہ نے آنکھیں کھول دی تھیں۔۔۔ اس کی آنکھوں میں درد اور اذیت کے سوا کچھ نہیں تھا۔۔۔

"آپ کیا کرتے؟ ایک ایسی لڑکی سے نکاح کرتے جس کا نام کوٹھے سے جڑا ہو؟"

کامل کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی تھی۔۔ اس کا اشتعال ہر لمحے کے ساتھ بڑھتا ہی جا رہا تھا۔۔۔ یہ لڑکی اس سے محبت کرتی تھی۔۔۔ مگر اس پر اعتبار نہیں کر پائی تھی۔۔۔

وہ اسے اتنا کمزور لگتا تھا کہ ایسے ہی چھوڑ دیتا۔۔۔۔

"تم۔۔۔"

وہ کچھ بولنے لگا تھا۔۔۔جب حورلمہ نے اس کی بات کاٹ دی تھی۔۔۔

"میں اس کوٹھے کی مالکن ضرور ہوں۔۔۔ مگر یہاں کی طوائف نہیں ہوں۔۔۔"

حورلمہ نے صاف کہا تھا۔۔۔شاید وہ مقابل کی اذیت تھوڑی کم کرنا چاہتی تھی۔۔۔ وہ اس کی آنکھوں کا درد دیکھ چکی تھی۔۔۔۔

وہ جانتی تھی یہ شخص اس کے معاملے میں کتنا جنونی تھا۔۔۔اگر وہ اسے یہ نہ بتاتی تو اس نے طور کوٹھے کا آگ لگا دینی تھی۔۔۔

"مجھے کبھی کسی مرد نے نہیں دیکھا۔۔نہ کبھی کوئی مجھے چھو سکا۔۔۔"

اس کی آواز کانپ گئی تھی۔اس نے اس بپھرے شخص پر واضح کر دیا تھا کہ وہ اب بھی پہلے دن کی طرح پاک صاف تھی۔۔اس نے اس کی امانت میں خیانت نہیں کی تھی۔۔۔

"مجھے کیوں چھوڑا تم نے۔۔۔اسی جگہ کا انتخاب کیوں کیا مجھ سے چھپنے کے لیے۔۔۔کوئی اور جگہ بھی تو جا سکتی تھی۔۔۔"

اس سے حورلمہ کی یہاں موجودگی برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔

"یہ کوٹھا میرے باپ کی میراث تھا۔۔۔ اور میں یہاں کی لڑکیوں کو سنبھالتی ہوں۔۔۔ انہیں ٹوٹنے سے بچاتی ہوں۔۔۔ جیسے زینب کو بچایا۔۔۔"

کامل خاموش کھڑا تھا۔۔۔

"مگر میں جانتی تھی۔۔۔ آپ یہ سب کبھی نہیں سمجھ پائیں گے۔۔۔ آپ جیسے شریف گھرانے کے لیے۔۔۔ میں صرف ایک داغ ہوں۔۔۔"

حور لمہ کے آنسو نقاب کے نیچے سے بہہ رہے تھے۔۔۔

"اسی لیے میں چلی گئی۔۔۔ آپ کی زندگی میں داغ بننے سے پہلے۔۔۔"

وہ رو رہی تھی۔۔۔

اس کا وجود کپکپا رہا تھا۔۔ اس کا کی سانسیں تیز تھیں۔۔۔ وہ اذیت کا شکار تھی۔۔۔۔

"مجھے معاف کر دیں۔۔۔ میں نے آپ سے اپنا سچ چھپایا۔۔۔ یہ وہ سچ ہے۔۔۔ جو میں پہلے دن سے جانتی ہوں۔۔۔ میں جانتی تھی

اپنی حقیقت۔۔۔ اس کے باوجود۔۔ اس کے باوجود میں نے آپ کو اپنے قریب آنے دیا۔۔

اس محبت کو ہونے سے روک سکتی تھی میں۔۔۔ مگر میں نے ایسا نہیں کیا۔۔

میں جانتی تھی کہ آپ کے قابل نہیں ہوں میں۔۔ پھر بھی۔۔۔ پھر بھی آپ کے قریب ہوئی۔۔۔

میں بہت بڑی گنہگار ہوں آپ کی۔۔ مجھے معاف کر دیں۔۔۔ آپ کو کوئی بھی اچھی پاک سیرت اور باکردار لڑکی مل جائے گی۔۔۔ جو آپ کی نسل کی امین اور آپ کی وفادار ہو۔۔"

وہ اس کے آگے ہاتھ جوڑتی سسکیوں کے بیچ بولی تھی۔۔

کامل میرانی نے اس وقت سختی سے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔

اور اگلے ہی لمحے وہ اس کی کلائی اپنی گرفت میں دبوچتا اسے پیچھے

پڑے بستر پر پھینک گیا تھا۔۔۔

حورلمہ کا سر بہت زور سے پیچھے جا کر لگا تھا۔۔ سامنے کھڑا شخص اس

وقت اتنے غصے میں تھا کہ اسے اس پل کچھ دکھائی نہیں دیا تھا۔۔۔

اس کے آنسو، اس کی تکلیف کچھ بھی نہیں۔۔۔

یہ لڑکی اتنا بڑا فیصلہ اکیلے کیسے کر سکتی تھی۔۔

حورلمہ نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔ اس کے قریب ہاتھ رکھتا وہ اس پر تقریباً جھک آیا تھا۔۔۔

وہ فاصلہ قائم کرنے کی کوشش کرتی خوف کے عالم میں پیچھے کو ڈھے گئی تھی۔۔۔

"یہ فیصلہ تمہیں میری زندگی میں آنے سے پہلے کرنا چاہیے تھا۔۔ مگر تمہیں یہ حق کس نے دیا کہ میری محبت مجھے ملے گی یا نہیں۔۔ اور تم میرے قابل ہو یا نہیں۔۔۔اس کا فیصلہ میں کروں گا۔۔۔"

دو دن ہیں تمہارے پاس۔۔۔ اپنے یہ سارے معاملات ان دو دنوں میں نبٹا لو۔۔۔۔ ٹھیک دو دن بعد میں یہاں آؤں گا مولوی اور گواہان کے ساتھ۔۔۔ ہمارے نکاح کے لیے۔۔۔"

اس نے اپنا فیصلہ سنا دیا تھا۔۔۔۔ اس کی لہو رنگ آنکھیں حورلمہ کی آنکھوں میں گڑھی ہوئی تھیں۔۔۔

حورلمہ کانپ اٹھی تھی۔۔۔ اس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

وہ اس کے اوپر سے ہٹا رخ موڑ گیا تھا۔۔۔ وہ اس وقت خود پر کیسے کنٹرول کیے ہوئے تھا یہ وہی جانتا تھا۔۔۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ابھی پوری دنیا کو آگ لگا تھا۔۔۔

ان دو سالوں کو ان دونوں کی زندگیوں سے ختم کر دے۔۔۔۔

جن دو سالوں میں وہ اس کے لیے تڑپا تھا اور حور لمہ اس کوٹھے پر رہی تھی۔۔۔اس گندگی کی دلدل میں رہی تھی اس کی محبت۔۔۔

یہ سوچ اس کی شریانوں میں خون کی گردش کو کئی گنا بڑھا دیتی تھی۔۔وہ جانتا تھا کہ اس کا یہ فیصلہ اس کو بہت مشکل میں ڈال سکتا تھا۔۔۔اس سے اس کا سب کچھ چھن سکتا تھا۔۔

اس کے گھر والے تو مان گئے تھے۔۔۔مگر ابھی بہت لوگ باقی تھے۔۔دنیا سے لڑنا باقی تھا۔۔

اور اس سے بھی پہلے اس لڑکی سے لڑنا باقی تھا۔۔جو اس کے لیے بالکل اجنبی بنی ہوئی تھی۔۔۔

اور اس سے مکمل طور پر دستبردار ہو چکی تھی۔۔۔اس نے ابھی اس کی غلطی اور فرار کے لیے معاف نہیں کیا تھا اسے۔۔۔وہ سارے حساب لینے باقی تھی۔۔۔ مگر ابھی اس کی دماغ میں ایک ہی بات سوار تھی۔۔۔

اسے اپنے نام لگوانا۔۔۔۔

اس کے بعد اس سے ایک ایک بات کا بدلہ لینا تھا۔۔۔اس کے فرار ہونے، اس کے محبت کے اس دھوکے کا۔۔۔۔

"آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔۔"

حورلمہ نے نفی میں سر ہلاتے کہا تھا۔۔۔

"کیوں نہیں ہو سکتا۔۔۔؟؟"

وہ پلٹ کر سلگتی نگاہ اس پر ڈال گیا تھا۔۔۔

"آپ سمجھ کیوں نہیں رہے۔۔۔مجھے اگر آپ سے شادی کرنی ہوتی تو میں بھاگتی ہی کیوں۔۔۔مجھے نہیں کرنی شادی آپ سے۔۔۔ آپ جائیں اور دوبارہ یہاں کا رخ مت کیجیے گا۔۔۔"

وہ اپنے آپ کو مضبوط ظاہر کرتی اسے باہر جانے کا اشارہ کر گئی تھی۔۔۔

اس کی سرخ آنکھیں حورلمہ کو خوفزدہ کر رہی تھیں۔

"کیوں۔۔۔؟ بہت اچھا لگتا ہے یہاں رہنا۔۔۔ اور غیر مردوں کے ساتھ وقت گزارنا۔۔۔ حرام رشتوں کی اتنی عادت ہو چکی ہے کہ حلال رشتہ قائم کرنے سے اتنا گھبرا رہی ہو۔۔۔؟؟؟"

سگار سلگھاتا وہ اس کے سامنے آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔ اس کی آنکھوں سے اٹھتی چنگاریاں اور لہجے کی کاٹ پر حورلمہ نے تڑپ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"میں نے آپ کو سچ بتایا ہے۔۔۔ آج تک کسی مرد نے مجھے دیکھا تک نہیں ہے۔۔۔"

وہ تڑپ کر بولی تھی۔۔

"اور تمہیں لگتا ہے میں تمہاری بات پر یقین کر لوں گا۔۔ دو سال سے تم اس جگہ رہ رہی ہو۔۔۔ اور کسی مرد نے تمہیں دیکھا بھی نہیں۔۔۔ اچھا مذاق کرنے لگی ہو۔۔۔ بلکہ جھوٹ بولنے میں مزید ماہر ہو گئی ہو۔۔"

اس شخص کی آنکھوں سے نکلتی آگ سے حورلمہ کو اپنا وجود جھلستا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

جس انسان کے لیے اس نے خود کو امانت مانا تھا۔۔۔وہ اس پر شک کر رہا تھا۔ اس کی پاکیزگی پر یقین کرنے کو تیار نہیں تھا۔۔۔

"اگر آپ کو مجھ پر یقین نہیں ہے تو پھر کیوں کھڑے ہیں یہاں۔۔۔ جائیں یہاں سے۔۔۔کیوں نکاح کرنے کی بات کر رہے ہیں ایک طوائف سے۔۔۔جو بہت سارے مردوں سے تعلقات بنا چکی ہے۔۔۔"

وہ اس کی بات پر چیخ پڑی تھی۔۔۔سید کامل میرانی نے بہت غور سے اس کی یہ تڑپ دیکھی تھی۔۔۔

"کیونکہ تمہیں حاصل کرنا اور دنیا سے چھپا کر اپنے پاس قید کرنا

ضد بن چکی ہے میری۔۔۔ تم نے ایک بار نہیں بار بار مجھے ٹھکرایا

ہے۔۔۔ سید کامل میرانی کو ٹھکرایا ہے تم نے۔۔۔ تمہاری سزا

یہاں رہنا نہیں ہو گی صرف۔۔

اس سے بھی زیادہ ہو گی۔۔ ساری زندگی تم اب میری قید میں رہو

گی۔۔۔"

اس کی ٹھوڑی اپنی گرفت میں لیتا وہ اس کو لرزا کر رکھ گیا تھا۔۔۔

"آپ اس وقت اپنے ہوش میں نہیں ہیں۔۔۔ آپ پلیز جائیں

یہاں سے۔۔"

وہ اس کی باتوں سے بہت زیادہ خوفزدہ ہو چکی تھی۔۔۔اس شخص کی محبت اسے اس وقت کہی دکھائی نہیں دی تھی۔

صرف ایک مردانہ انا اور ٹھکرائے جانے کا غصہ تھا۔۔۔ضد تھی اور اس کو اپنے آگے بے بس کرنے کی چاہت تھی۔۔حورلمہ پوری دنیا سے لڑ سکتی تھی۔۔۔سوائے اس ایک انسان سے۔۔۔

"دو دن ہیں تمہارے پاس۔۔۔نکاح کے لیے تیار رہنا۔۔۔ورنہ پھر میں جو کروں گا۔۔۔اس کی زمہ دار تم خود ہو گی۔۔۔مجھے اس حد تک پہنچانے والی تم ہو گی۔۔۔پھر جو میں کروں گا اس پر گلہ مت کرنا۔۔۔"

وہ اس کو وارن کرتا اپنی سرخ آنکھوں پر گلاسز چڑھاتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

وہ پتھر کی مورت بنی وہیں کھڑی رہی تھی۔۔ماہ جبین جو دروازے کے باہر کھڑی سب سن رہی تھی۔۔۔اس کے باہر آنے پر دیوار سے پردے کی اوٹ میں ہو گئی تھی۔۔۔

وہ تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔وہاں موجود سبھی لڑکیوں کی نگاہیں سے خوبرو سحر انگیز مرد کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔وہ بہت زیادہ خوبصورت تھا۔۔اس کی وجاہت اور دلکشی نگاہیں نہیں پھیرنے دیتی تھی۔۔

اور اس کی مردانہ حیا اور غرور اسے مزید پر کشش بنا دیتا تھا۔۔۔

وہ اس کوٹھے پر آنے والا واحد مرد تھا۔۔۔ جس نے کبھی نظر اٹھا

کر وہاں موجود باقی عورتوں کو کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔

اگر گزرتے وقت کوئی غلطی سے اس کے سامنے آ بھی جائے تو وہ

نگاہیں پھیر لیتا تھا۔۔۔

انہیں حور لمہ اس وقت دنیا کی سب سے خوش قسمت لڑکی محسوس

ہوئی تھی۔۔۔

سب کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ حور لمہ اپنے دروازے پر آئی اس

خوش بختی کو کیوں ٹھکرا رہی تھی۔۔

حور لمہ زمین پر بیٹھی آنسو بہا رہی تھی۔۔۔اس کا دل بے چین تھا۔۔۔خوف سے اس کی سانسیں مدھم مدھم چل رہی تھیں۔۔۔اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔

"سید کامل میرانی تم سے شادی کرنا چاہتا ہے۔۔۔ اور تم اس جیسے انسان کو ٹھکرا رہی ہو۔۔۔؟"

ماہ جبین نے اندر آتے کہا تھا۔۔۔

"یہاں کسی مرد کی بستر کی زینت بھی نہیں بننا۔۔۔اور نہ ایک شریف اور با کردار مرد کی بیوی بننا ہے۔۔۔ تم آخر چاہتی کیا ہو۔۔۔"

ماہ جبین کی آواز پر اس نے اپنے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔وہ کو حقیقت کسی کے سامنے نہیں لانا چاہتی تھی۔۔۔وہ اب سب جان چکے تھے۔۔۔

"دیکھو ماہ جبین۔۔۔۔ تمہاری جو بھی خار یا دشمنی ہے وہ مجھ سے ہے۔۔۔ تم کسی کو بھی ان کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤ گی۔۔۔نہ ہی ان کے یہاں آنے کی خبر باہر جائے گی۔۔۔"

حورلمہ کو خود سے زیادہ اس شخص کی عزت کی فکر تھی۔۔ماہ جبین اس کی یہ دیوانگی دیکھ مسکرا دی تھی۔۔۔

"سید صاحب کے عشق میں پور پور ڈوبی ہوئی ہو تم تو۔۔۔۔"

وہ ہنسی تھی۔۔۔اس کا انداز بہت عجیب سا تھا۔۔۔وہ پہلے ہی حورلمہ سے بہت حسد کرتی تھی۔۔۔اب تو اس کی نوعیت مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

"شاہ جہاں خان تو یاد ہیں نا تمہیں۔۔۔بھولی نہیں ہو نا انہیں تو اپنے سید صاحب کے عشق میں۔۔۔۔اس دن انہیں کی بہن کی خاطر ان سے دشمنی مول لی تھی نا تم نے۔۔۔"

ماہ جبین کی بات پر حورلمہ نے چونک کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"ان کو خبر ہو گئی ہے۔۔۔ کہ تمہارا اسید کامل میرانی کے ساتھ کچھ چل رہا ہے۔۔۔ وہ پہلے دن سے ہی تمہاری ڈیمانڈ کرتے ہیں۔۔۔ ان کا کہنا ہے کہ تم جتنی دولت کہو گی۔۔۔ اس کا ڈھیر تمہارے قدموں میں ڈال دیں گے۔۔۔ بس ایک بار راضی ہو جاؤ تم۔۔۔"

ماہ جبین کی بات پر حورلمہ کے چہرے کی رنگت بدل گئی تھی۔۔۔ اس نے اپنی مٹھیاں بھینچتے بہت مشکل سے خود پر قابو رکھا تھا۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ یہ ساری باتیں ماہ جبین نے ہی اس شخص تک پہنچائی تھیں۔۔۔

ماہ جبین ہمیشہ سے یہ کوٹھا پوری طرح سے اپنی انڈر کرنا چاہتی تھی۔۔۔اسے حورمہ کا بیچ میں مداخلت کر کے لڑکیوں کو بچانا برداشت نہیں ہوتا تھا۔۔۔

اس کے بہت سارے گاہک حورلمہ کی وجہ سے ناراض ہو کر گئے تھے۔۔۔جن میں سے اس کا سب سے بڑا نقصان شاہ جہاں خان تھا۔۔۔

"تم سوچ کر جواب ضرور دینا۔۔۔شاہ جی منتظر ہیں تمہارے۔۔۔"

ماہ جبین اس پر ایک سرد نگاہ ڈالتی وہاں سے پلٹ گئی تھی۔۔۔

حورلمہ کا سر چکرا رہا تھا۔۔۔اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔۔شاہ جہاں کے بارے میں تو وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔۔اس کی ٹینشن اس وقت صرف کامل میرانی کی ضد تھی۔۔۔

وہ شخص کیوں اس کی سننے کو تیار نہیں تھا۔۔۔کبھی حورمہ کا دل چاہتا تھا کہ سب کچھ بھلا کر وہ اس شخص کی پناہوں میں سما جائے۔۔۔دنیا کی ہر بات بھول جائے۔۔۔مگر وہ ایسا چاہ کر بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

بہت بڑی انہونی ہو سکتی تھی۔۔ جس کا سوچتے اس کا دل رکنے لگتا تھا۔۔۔

حورلمہ اپنے کمرے میں اکیلی بیٹھی تھی۔۔۔ اس نے اپنا سر دونوں ہاتھوں پر گرا رکھا تھا۔۔۔ آنسو مسلسل بہہ رہے تھے۔۔۔

دو راستے تھے اس کے سامنے۔۔۔ دونوں ہی خطرناک۔۔۔ دونوں ہی تباہ کن۔۔۔

ایک طرف سید کامل میرانی تھا۔۔۔ جس کی محبت میں وہ سانس لیتی تھی۔۔۔ جس کے لیے اس نے دو سال خود کو اس کوٹھے میں قید رکھا تھا۔۔۔

تاکہ وہ شخص اپنی زندگی آگے بڑھا سکے۔۔۔ کسی اچھی پاکیزہ لڑکی سے شادی کر سکے۔۔۔ ایسی لڑکی جو اس کے خاندانی معیار پر پورا اترتی ہو۔۔

جو اس کی بیوی کہلائے جانے کے قابل ہو۔۔۔ اس کی طرح جس کا تعلق ایک طوائف گھرانے سے نہ ہو۔۔۔

وہ دل کی لاکھ فریاد پر بھی یہ راستہ نہیں چن سکتی تھی۔۔۔ اس کا دل بہت زیادہ اذیت کا شکار تھا۔۔۔

اور دوسری طرف شاہ جہاں خان تھا۔۔۔ جو اس کو حاصل کرنے کے لیے کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔۔

وہ اتنے وقت سے اس کے پیچھے پڑا ہوا تھا۔۔۔ وہ انسان جان بوجھ کر ہر ہفتے اس کوٹھے پر آتا تھا۔۔۔

شاہ جہان کا اصل مقصد کیا تھا۔۔ وہ نہیں جانتی تھی۔۔ مگر اسے اتنی خبر تھی کہ وہ شخص بھی کامل میرانی کا دشمن تھا۔۔

زینب کو جس طرح سے اس نے خریدہ تھا۔۔۔ اس کو کوٹھے پر لائے جانے سے پہلے اس کی قیمت لگائی تھی۔۔

جیسے جانتا ہو کہ اسے آج ہی وہاں لایا جانا ہو۔۔۔

اگر اس نے کامل سے نکاح کر لیا۔۔۔ تو شاہ جہاں خان خاموش نہیں بیٹھنے والا تھا۔۔۔

وہ کامل میرانی کو نقصان پہنچا سکتا تھا۔۔۔ اس کی خاندان کی عزت و ناموس کو خراب کر سکتا تھا۔۔۔

"یا اللہ۔۔۔ مجھے راستہ دکھا۔۔۔ میں کیا کروں۔۔۔"

حورلمہ نے سجدے میں گر کر دعا مانگی تھی۔۔۔

اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔

"بی بی۔۔۔ نگینہ ہوں۔۔۔"

حورلمہ نے جلدی سے آنسو پونچھے اور اجازت دی۔۔۔

نگینہ اندر آئی تو اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار تھے۔۔۔

"بی بی۔۔۔شاہ جہاں خان کا آدمی باہر ہے۔۔۔ کہہ رہا ہے کہ شاہ صاحب آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔۔۔ آج شام کو یہاں آرہے ہیں۔۔۔"

نگینہ نے گھبرائے ہوئے لہجے میں بتایا تھا۔۔۔جو ان کر حورلمہ نے اپنا سر پکڑ لیا تھا۔۔۔

یہ گھٹیا شخص نجانے کیوں اس کا پیچھا نہیں چھوڑ رہا تھا۔۔۔

"جی بی بی۔۔۔اور ماہ جبین نے انہیں کہلوا بھیجا ہے کہ وہ یہاں آئیں۔۔۔"

نگینہ کی آواز میں خوف تھا۔۔۔وہ جانتی تھی کہ اب کامل میرانی بھی اس سب میں شامل ہو چکا تھا۔۔۔

جس کا غصہ ان سب نے ہی دیکھا تھا۔۔۔وہ شخص چھوڑنے والا نہیں تھا۔۔۔

حورلمہ کھڑی ہو گئی۔۔۔اس کے ذہن میں طوفان اٹھ رہا تھا۔۔۔

"ماہ جبین کہاں ہے؟"

اس نے غصے سے پوچھا تھا۔۔۔یہ لالچی عورت اس کی جان کا عذاب بنی ہوئی تھی۔۔۔۔

"نیچے ہال میں ہیں۔۔۔"

نگینہ کے بتانے پر حورلمہ تیزی سے نیچے کی طرف بڑھی۔۔۔

ماہ جبین آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بال سنوار رہی تھی۔۔۔

"تم نے شاہ جہاں خان کو یہاں بلایا ہے؟"

حورلمہ کی آواز میں غصہ تھا۔۔۔

ماہ جبین نے مڑ کر اسے دیکھا اور مسکرا دی۔۔۔

"ہاں۔۔۔کیوں؟کوئی مسئلہ ہے؟"

وہ لاپرواہی سے بولی تھی۔۔۔

"میں نے صاف منع کیا تھا۔۔۔"

حورلمہ آگے بڑھی تو ماہ جبین نے ہاتھ اٹھا دیا۔۔۔

"دیکھو حورلمہ۔۔۔یہ کوٹھا صرف تمہاری ملکیت نہیں ہے۔۔۔

آدھا میرا ابھی حق ہے اس میں۔۔۔اور شاہ جہاں خان جیسے گاہک

کو ٹھکرانا میری سمجھ سے باہر ہے۔۔۔"

ماہ جبین نے کاجل لگاتے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔۔

"تمہیں پتا ہے میں نے انکار کر دیا ہے۔۔۔"

حورلمہ کی آواز غصے سے کانپ رہی تھی۔۔۔

"تو کیا ہوا؟ وہ پھر سے آئیں گے تمہیں منانے۔۔۔ اور اس بار شاید تم ہاں کر دو۔۔۔ کیونکہ تمہارے سید صاحب تو تمہیں کوئی عزت نہیں دے سکتے۔۔۔ وہ تو بس اپنی ضد پوری کرنا چاہتے ہیں۔۔۔"

ماہ جبین کی بات پر حورلمہ کا دل بھر آیا۔۔۔ اس دشمنِ جاں کا نام بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی وہ یہاں پر۔۔۔

"تم غلط ہو۔۔۔اور سید صاحب کے حوالے سے اپنی زبان پر کوئی بکواس مت لانا۔۔۔وہ بہت معتبر ہیں ان سب باتوں سے۔۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں اس شخص کے لیے ایک جنون تھا۔۔دیوانگی بھرا زخمی انداز۔۔۔۔

جو دیکھ ماہ جبین بھی پل بھر کو ساکت ہوئی تھی۔۔

اس نے پلٹ کر حورمہ کو دیکھا تھا۔۔۔وہ کانپ رہی تھی۔۔اس کی ایسی حالت ماہ جبین نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔۔۔

"اچھا؟ تو پھر کیوں ٹھکرا رہی ہو ان کو؟ اگر سچ میں محبت ہے تو ہاں کر دو نا۔۔۔"

ماہ جبین کہیں نہ کہیں چاہتی تھی کہ وہ اس کوٹھے سے چلی جائے اور سب کچھ اس کی ملکیت میں آجائے۔۔۔

"سوچ لو اچھے سے۔۔۔ شام تک کا وقت ہے۔۔۔ شاہ جہاں خان آئیں گے۔۔۔ اور اگر تم نے پھر انکار کیا۔۔۔ تو وہ خاموش نہیں بیٹھیں گے۔۔۔"

ماہ جبین نے وارننگ بھرے انداز میں کہا اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔

حورلمہ نے اسے نفرت بھری نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

یہ عورت اپنے لالچ میں اسے نشانہ بنارہی تھی۔۔۔ اب تک

حورمہ نے جتنی بھی لڑکیوں کو بچا کر اس کا نقصان کیا تھا۔۔۔

وہ ان سب کا حساب اب پورا کرنا چاہتی تھی اس طرح سے۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

میرانی پیلس میں کامل اپنے کمرے میں بیٹھا تھا۔۔۔

اس کا سکون وچین وہ لڑکی غارت کر چکی تھی۔۔۔ وہ انگاروں پر

لوٹ جاتا تھا۔۔ یہ سوچ کر کے وہ کوٹھے پر ہے۔۔۔۔

اس لڑکی کی ضد اب کامل میرانی کو ایسی ضد دلا گئی تھی۔۔۔ کہ جو اگر پوری نہ ہوئی تو وہ دنیا جلا ڈالے گا۔

پر اس لڑکی کو نہیں چھوڑے گا اب۔۔۔

اس کے سامنے میز پر کاغذات بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ کوٹھے کی تمام تفصیلات۔۔۔

وزیر نے سب کچھ اکٹھا کر دیا تھا۔۔۔

"سر۔۔۔ یہ کوٹھے کی ملکیت دو لوگوں میں بٹی ہوئی ہے۔۔۔ ایک حصہ حورلمہ کے نام ہے۔۔۔ اور دوسرا ماہ جبین کے نام۔۔۔"

وزیر نے بتایا تھا۔۔۔

"اس کے علاوہ کوئی اور جو اس کوٹھے کو چلا رہا ہے۔۔۔؟؟ یہ دو لڑکیاں اکیلے کیسے یہ سارے معاملات چلا سکتی ہیں۔۔۔"

اس کے چہرے کے تاثرات ناقابلِ تھے۔۔۔

"سر دو سال پہلے یہاں ایک نیلم بائی نامی عورت کا قتل ہوا تھا۔۔۔ وہی اس کوٹھے کی کرتا دھرتا تھی۔۔۔میں نے جتنی معلومات اکٹھی کی ہیں۔۔

ان کے مطابق ماہ جبین اور حور لمہ نیلم بائی کی بیٹیاں ہیں۔۔اس لیے اس کے مرنے کے بعد یہ کوٹھا ان دونوں کے نام کر دیا گیا تھا۔۔۔

ماہ جبین وہیں پلی بڑھی ہے۔۔۔اس کی پوری زندگی اس کوٹھے پر ہی گزری ہے۔۔۔اور حور لمہ بی بی دو سال سے وہاں پر ہیں۔۔۔

اس سے پہلے وہ کہاں پر تھیں۔۔کوئی نہیں جانتا۔۔۔"

وزیر ساری معلومات اکھٹی کر کے آیا تھا۔۔۔

"کتنی قیمت ہے اس جگہ کی؟"

کامل کی کنپٹی کی رگیں ابھر آئی تھی۔۔۔اس کے اشارے پر وزیر نے سیگریٹ اور لائٹر اس کی جانب بڑھا دیا تھا۔۔

وہ پہلے کبھی نہیں پیتا تھا۔۔ مگر پچھلے کچھ دنوں سے وہ اس نشے میں پڑ چکا تھا۔۔۔

"تقریباً پانچ کروڑ۔۔۔"

وزیر کے بتانے پر وہ سر ہلا گیا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔پندرہ کروڑ میں خرید لو۔۔۔"

کامل کا فیصلہ سن کر وزیر حیران رہ گیا۔۔۔ وہ اس کی تین گنا قیمت دینے کو تیار تھا۔۔۔

کیا تھی اس شخص کی دیوانگی اس لڑکی کے لیے۔۔۔ کیا یہ واقعی محبت تھی۔۔۔ یا صرف ایک انا پرست اور غیرت مند مرد کی ضد۔۔۔۔

"سر؟ لیکن۔۔۔"

وزیر نے کچھ کہنا چاہا تھا۔۔۔ مگر کامل نے ہاتھ اٹھا کر اس کی بات کاٹ دی تھی۔۔۔۔

"میں نے کہا خرید لو۔۔۔فوری طور پر۔۔۔"

کامل کی آواز میں سختی تھی۔۔۔

"جی سر۔۔۔"

وزیر اس کے حکم پر سر ہلاتا کاغذ اٹھاتا باہر نکل گیا تھا۔۔۔

کامل کھڑکی کے پاس جا کھڑا ہوا۔۔۔

"حورلمہ۔۔۔تم جو بھی کر رہی ہو۔۔۔جس بھی وجہ سے کر رہی ہو۔۔۔اپنے لیے ایک ایسا گڑھا کھود رہی ہو۔۔جس سے تم کبھی نہیں نکل پاؤ گی۔۔۔

معافی نہیں ملے گی تمہیں۔۔۔بہت غلط کر رہی ہو تم۔۔۔جتنے لمحے تک اس کوٹھے پر رہو گی۔۔۔اس ایک ایک پل کا حساب دینا ہو گا تمہیں مجھے۔۔۔"

سیگریٹ کا دھواں کھڑکی سے باہر جا رہا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں سے بھی اگ کے شعلے نکل رہے تھے۔۔۔

اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی تھی۔۔۔اس کی اجازت پر جو انسان اندر داخل ہوا تھا۔۔

اسے دیکھ کر کامل نے چہرا موڑ لیا تھا۔۔۔

"کیوں آئی ہو تم یہاں۔۔۔؟؟ میں نے منع کیا تھا کہ تم یہاں نہیں آؤ گی۔۔۔"

اس کی دھاڑا اتنی زوردار تھی کہ زینب لرز گئی تھی۔۔۔ اس کے قدم وہیں زمین میں جکڑے گئے تھے۔۔

"بھائی۔۔۔۔ پلیز مجھے معاف۔۔۔"

زینب نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا تھا۔۔۔ وہ آگے بڑھی تھی اور کامل کے پیروں میں گرتے بری طرح سے رونے لگی تھی۔۔

"مجھ سے غلطی ہو گئی بھائی۔۔۔ معاف کر دیں۔۔۔ ورنہ میں مر جاؤں گی۔۔۔ آپ سب کچھ نفرت مجھے مار دے گی۔۔۔"

وہ سسکتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔ وہ مٹھیاں سختی سے مِیچ گیا تھا۔۔۔

یہ سورج آزمائشیں اسی کے لیے ہی کیوں تھیں۔۔ اس کا چہرا اپنے پیروں پر محسوس کرتے وہ پیر پیچھے کھینچتا جھک کر اسے کندھوں سے تھامتا اوپر اٹھا گیا تھا۔۔

"میں ساری زندگی راحم کی وفادار رہوں گی بھائی۔۔۔ مر جاؤں گی مگر کبھی شکایت کا موقع نہیں دوں گی۔۔۔ میری اس بھول کو معاف کر دیں۔۔۔

آپ نے معاف کیا تو باقی سب بھی معاف کر دیں گے۔۔۔"

وہ کامل کے آگے ہاتھ جوڑ گئی تھی۔۔۔۔ کامل اس سے زیادہ تکلیف نہیں دیکھ سکتا تھا اپنی لاڈلی بہن کی۔۔۔

وہ اس کی سسکیوں اور فریاد پر اپنے دل کو پتھر نہیں رکھ پایا تھا۔۔

اور اسے اپنے بازو کے حصار میں لیتا سینے سے لگا گیا تھا۔۔۔زینب مزید شدت سے رو دی تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ اس گھر میں سب لوگ اس سے رخ موڑ سکتے تھے۔۔۔اس سے نفرت کر سکتے تھے۔۔۔

مگر اس کا پیارا بھائی اس کو کبھی دھتکار نہیں سکتا تھا۔۔۔

اس کے دل میں اپنے بھائی کے لیے محبت اور عزت مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"سر بستی جلال پور میں ہماری جو زمینیں ہیں ان پر شاہ فیملی کے لوگ ناجائز قبضہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔۔۔

ہمارے آدمیوں کو بھی زبردستی اسلحے کی زور پر وہاں سے نکالا جا چکا ہے۔۔۔

وہ لوگ پتا نہیں کیا چاہتے ہیں۔۔۔ جان بوجھ کر دشمنی مول لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔۔۔"

وہ اس وقت صداقت صاحب اور شجاع صاحب کے ساتھ ایک بہت اہم میٹنگ میں بیٹھا تھا۔۔۔

ان کے دونوں خاندانی وکیل بھی وہاں موجود تھے۔۔ عمران اور

قادر جلال پور کی زمینوں کا سارا انظام سنبھالتے تھے۔۔۔

اس وقت وہی یہ سارا معاملہ لے کر وہاں حاضر ہوئے تھے۔۔۔

"شاہ فیملی۔۔۔۔ یہ ہر چھ مہینوں بعد کیوں نیا جھگڑا اکھڑا کر دیتے

ہیں اور آخر مسئلہ کیا ہے ان کو ہم سے۔۔۔۔"

اس نے اپنے بابا اور دادا کی جانب سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے پوچھا

تھا۔۔۔ جس پر صداقت صاحب نے گہرا سانس بھرا تھا۔۔

ان کے پاس کامل کے سوال کا جواب نہیں تھا۔۔۔ یا شاید وہ دینا نہیں چاہتے تھے۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ ہم اپنی اس زمین سے دستبردار ہونے کو تیار ہیں۔۔۔ آپ اس معاملے میں کوئی ایکشن نہ لیں۔۔۔

جو مزدور وہاں کام کر رہے تھے۔۔ ان کو دوسری زمین دے دو۔۔۔"

صداقت صاحب کی بات پر کامل نے حیرت سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

شجاع صاحب بھی بالکل خاموش تھے۔۔۔اس کی حیرت مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

"دادا جان یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟؟ ایسا ممکن نہیں ہے۔۔ آپ ایسے کیسے ان لوگوں سے خوفزدہ ہو کر اپنی جائیداد انہیں دے سکتے ہیں۔۔۔"

وہ ناگواریت سے بولا تھا۔۔۔اسکے خوبرو نقوش تن گئے تھے۔۔۔

صداقت صاحب کے چہرے کی رنگت زرد ہوئی تھی۔۔۔ مگر وہ خود پر ضبط کیے بیٹھے تھے۔۔۔

"خوفزدہ نہیں ہوں۔۔۔ جس کا کامل میرانی جیسا دلیر پوتا ہو۔۔

اس کی زندگی میں بھلا خوف کا کیا عمل دخل۔۔

مگر کبھی کبھی مصلحت کے تحت ایسا کرنا پڑتا۔۔۔ کچھ فیصلوں پر

جھکنا پڑتا ہے۔۔۔"

صداقت صاحب مسکرا کر اپنی بات کہتے اٹھ گئے تھے۔۔۔ مگر

کامل ان کی بات اور انداز پر مزید الجھ گیا تھا۔۔۔

"آپ کچھ نہیں بولیں گے۔؟"

اس نے اپنے باپ کو مخاطب کیا تھا۔۔۔

"میں کیا بولوں اور بھلا میں کیا بول سکتا ہوں۔۔ تم دونوں دادا ہوتا میری سمجھ سے باہر ہو۔۔۔

میں نہیں جانتا تم لوگ چاہتے کیا ہو۔۔۔"

وہ زچ ہو کر بولے تھے۔۔۔ ان کے انداز پر وہ مسکرا دیا تھا۔۔

بہت عجیب سی مسکراہٹ تھی اس کی۔۔۔۔

اسی وقت اس کا فون بجا۔۔۔ نمبر انجان تھا۔۔۔

"سید کامل میرانی سپیکنگ۔۔۔۔"

بھاری گھمبیر آواز دوسری جانب سنائی دی تھی۔۔۔

"سلام سید صاحب۔۔۔میں شاہ جہاں خان بول رہا ہوں۔۔۔"

آواز سنتے ہی کامل کی مٹھیاں بھینچ گئی تھیں۔۔۔کنپٹی کی رگیں تن گئی تھیں۔۔

شجاع صاحب نے اس کے چہرے کے غضبناک تاثرات دیکھے تھے۔۔۔جو اٹھ کر باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

"کیا سوچ کر کال کی تم نے۔۔۔اتنی ہمت کہاں سے آگئی ہے تم لوگوں میں۔۔۔"

وہ سرد ٹھٹھرا دینے والے لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

دوسری جانب موجود انسان ہولے سے مسکرایا تھا۔۔۔

"سید صاحب۔۔۔ آپ اپنی دشمنوں کو بہت انڈر اسٹمیٹ کرتے ہیں۔۔ یہ بات بہت بڑے نقصان کا باعث بھی بن سکتی ہے۔۔۔ ویسے میں نے ابھی بہت ضروری بات کرنی کے لیے کال کی تھی۔۔۔"

اس کی آواز میں اس وقت ایک جوش تھا۔۔۔

"کہو۔۔۔"

کامل کی آواز یخ بستہ تھی۔۔۔وہ کہیں نہ کہیں جانتا تھا کہ یہ شخص حورلمہ کے حوالے سے بکواس کرے گا۔۔

"آپ حورلمہ سے دور رہیں۔۔۔وہ میری ہے۔۔۔میں اسے پہلے سے چاہتا ہوں۔۔۔اور میں اسے حاصل کر کے رہوں گا۔۔۔

آپ اس سب میں انوالو مت ہوں۔۔۔۔

عزت کرتا ہوں آپ کی بہت زیادہ۔۔۔آپ جیسے معزز لوگوں کو زیب نہیں دیتا کوٹھے پر آنا۔۔۔۔

وہ ہم جیسوں کی جگہ ہے۔۔۔ اور ویسے بھی ہم آپ کے رازدار

ہیں۔۔۔ آپ کی بہن کو اپنی بہن سمجھا۔۔ اس کے راز کو راز

رکھا۔۔۔

بدنامی سے بچایا۔۔۔ اب آپ کو بھی چاہیے ہمارے ساتھ تھوڑا سا

تعاون کریں۔۔۔ اور حورلمہ کی جانب سے دستبردار ہو

جائیں۔۔۔"

اس کا انداز عام تھا۔۔۔ مگر الفاظ میں دھمکی چھپی تھی۔۔۔

کامل کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں۔۔۔

"تمہاری اس جرأت کو داد دیتا ہوں۔۔۔ یا پھر لگتا ہے رات زیادہ پی لی ہے تم نے۔۔۔ جانتے بھی ہو کس کو دھمکی دے رہے ہو تم۔۔۔"

اس کے لہجے میں شعلوں کی سی لپک تھی۔۔۔

"جرأت نہیں سید صاحب۔۔۔ حقیقت ہے۔۔۔ آج شام میں اس سے ملنے جا رہا ہوں۔۔۔ اور اس بار وہ انکار نہیں کرے گی۔۔۔ آپ کو وہاں رسوا ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔۔

اس لیے کہہ رہا ہوں وہاں مت آیئے گا۔۔۔ایسی بازاری عورتوں کو ہمارے لیے چھوڑ دیجیئے۔۔۔ آپ تو کسی خاندانی اور باکردار لڑکی کے حقدار ہیں۔۔۔"

وہ اس کو پہلے ہی قائل کرنا چاہتا تھا۔۔۔تاکہ حورلمہ کا غرور آج پوری طرح سے ٹوٹ جائے۔۔۔اسے اندازہ ہو جائے کہ اس کے پیچھے کوئی نہیں آنے والا تھا۔۔۔۔

مگر دوسری جانب سے سنائی دینے والی دھاڑ اتنی خوفناک تھی کہ اس کو موبائل کان سے ہٹانا پڑا تھا۔۔۔

"بکواس بند کرو اپنی۔۔۔ اور دوبارہ اپنی غلیظ زبان سے نام مت لینا اس کا۔۔۔ وہ بازاری عورت نہیں ہے۔۔۔ وہ میری ہے۔۔ اور پاکیزہ، باکردار ہے۔۔۔۔ اس پر بہت پہلے کامل میرانی کے نام کی مہر لگ چکی ہے۔۔۔

تمہیں یا کسی کو اجازت نہیں سے دیکھنے کی بھی۔۔۔۔ اگر تم نے اس کے قریب جانے کا سوچا بھی تو۔۔۔۔"

اس کی آنکھیں غضبناکی کی انتہا پر تھیں۔۔۔

"تو کیا کریں گے آپ؟ یہ مت بھولیے کہ وہ ایک کوٹھے پر ہے۔۔ وہاں کی طوائف بن کر۔۔۔۔

آپ کی بیوی نہیں ہے اور نہ ہی آپ کی پناہ گاہ میں ہے۔۔۔ اور میرے پاس طاقت ہے اسے وہاں سے اٹھوا لینے کی۔۔۔"

فون کٹ گیا تھا۔۔۔

کامل نے غصے میں فون دیوار پر دے مارا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ یہ نہیں ہونے دوں گا میں۔۔۔۔"

وہ فوری طور پر باہر نکلا تھا۔۔۔ اس کا جبڑا سختی سے بھینچ گیا تھا۔۔۔

"وزیر۔۔۔ گاڑی نکالو۔۔۔"

اس کی دھاڑ پر تیزی سے گاڑیاں نکل کر قریب آئی تھیں۔۔

وہ شخص اس وقت آگ میں جل رہا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شام ہونے کو تھی۔۔۔حورلمہ اپنے کمرے میں بے چینی اور پریشانی کے عالم میں بیٹھی تھی۔۔۔

نگینہ نے آکر بتایا تھا کہ شاہ جہاں خان پہنچنے والا ہے۔۔۔۔

"بی بی۔۔۔آپ کیا کریں گی؟"

نگینہ کی آواز میں فکر تھی۔۔۔وہ اپنی بی بی کی پاکدامنی اور پاکیزگی کی گواہ تھی۔۔۔

"مجھے نہیں پتا۔۔۔ لیکن میں اس شخص سے کبھی نہیں ملوں گی۔۔۔ میں سودے کے لیے نہیں ہوں۔۔۔

نہ کبھی اپنے آپ کو کسی کے آگے بیچوں گی۔۔۔"

حورلمہ نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔۔۔ جو دوسروں کو اس حرام عمل سے بچاتی آئی تھی۔۔۔

وہ بھلا خود کو کیسے اس دلدل میں دھکیل سکتی تھی۔۔

"لیکن بی بی۔۔۔ وہ طاقتور آدمی ہے۔۔۔ ماہ جبین کا ساتھ بھی ہے اس کو۔۔۔"

نگینہ کو اس کی فکر ہو رہی تھی۔۔۔اس کی کوئی بیٹی نہیں تھی۔۔۔
مگر اسے حورلمہ بالکل اپنی سگی بیٹیوں کی طرح عزیز تھی۔۔۔

وہ پچھلے دو سالوں سے اس کے ساتھ تھی۔۔۔نیلم بائی نے اپنے
آخری وقت میں اس سے وعدہ لیا تھا۔۔

کہ وہ مرتے دم تک اس کا ساتھ نہیں چھوڑے گی۔۔۔چاہے کچھ
بھی ہو جائے۔۔۔

"میں نہیں ملوں گی۔۔۔چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔"

وہ مضبوط لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"آپ سید صاحب کو بلا لیں۔۔۔ان سے مدد مانگ لیں۔۔"

نگینہ کی بات پر حورلمہ نے اسے ایسے دیکھا تھا جیسے اس کی دماغی

حالت پر شبہ گزر رہا ہو۔۔۔

"کبھی بھول کر بھی یہ غلطی نہ کرنا۔۔۔انہوں نے ہم سب سمیت

اس پورے کوٹھے کو آگ لگا دینی ہے۔۔۔"

اس کی آواز خوف سے کانپ گئی تھی۔۔۔

اسی وقت نیچے سے شور کی آواز آئی۔۔۔گاڑیوں کے رکنے کی

آواز۔۔۔

حورلمہ کھڑکی سے جھانکا تو دل دھک سے رہ گیا تھا۔۔۔وہ پتھرائی نگاہوں سے باہر کا منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے جسم سے روح پرواز کر گئی ہو۔۔۔۔

حویلی کے گیٹ کے باہر گلی میں دو گاڑیاں آمنے سامنے رکی ہوئی تھیں۔۔۔

ایک طرف شاہ جہاں خان کی گاڑی تھی۔۔۔

اور دوسری طرف۔۔۔

سید کامل میرانی کی کالی رنگ کی گاڑی۔۔۔

"یا اللہ۔۔۔"

حورلمہ کی سانسیں رک گئی تھیں۔۔۔

دونوں ہی ایک ساتھ۔۔۔کامل کو یہاں کس نے بلایا تھا۔۔۔وہ بری طرح سے گھبرا گئی تھی۔۔۔۔

یہ تو طوفان برپا ہونے والا تھا۔۔۔

نیچے کامل میرانی اور شاہ جہاں خان کی نظریں ٹکرائیں۔۔۔

ایک طرف جنون تھا۔۔۔

دوسری طرف ضد۔۔۔

اور بیچ میں۔۔۔حورلمہ کی قسمت۔۔۔

"تم نے کروایا ہے نا یہ سب۔۔۔؟؟تم جان بوجھ کر ایسا کر رہی ہو نا۔۔۔؟

حورلمہ نے ماہ جبین کو غصے سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔جو مسکرا رہی تھی۔۔۔

"ہاں۔۔۔شاہ جی کو میں نے ہی کہا تھا کہ تمہارے سید صاحب کو کال کر کے سمجھا دیں۔۔کہ تم انہیں نہیں مل سکتی۔۔۔

مجھے اندازہ نہیں تھا کہ شاہ جہاں خان کردار کے ساتھ دماغ کا بھی ہلکا نکلے گا۔۔۔اس نے وہ کر دیا۔۔۔

اس بات سے انجان کے اس نے اپنے لیے مشکل کھڑی کر دی۔۔۔اب تو تمہارے ملنے کے چانسز اس کے لیے بالکل ہی ختم ہو چکے ہیں۔۔

کیونکہ آپ کے عاشق محترم بھی میدان میں آ چکے ہیں۔۔"

ماہ جبین نے مزے لے لے کر بتایا تھا۔۔۔

"آج یہاں اور کوئی گاہک نہیں آئے گا۔۔۔ آج سب کی چھٹی کروا دی میں نے۔۔۔۔ کیونکہ آج ان کی حورلمہ بی بی کی بولی لگنے والی ہے۔۔۔"

ماہ جبین مزے لے کر بولتی اس پر ایک استہزایہ مسکان اچھالتی نیچے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

حورلمہ کی مارے خوف کے جان نکلنے لگی تھی۔۔۔ شاہ جہاں کو وہ ہینڈل کر لیتی۔۔۔ مگر کامل میرانی کو سنبھالنا اس کے بس سے باہر تھا۔۔۔

وہ یہ تو جانتی تھی کہ ابھی جو وہ کرنے جارہی تھی۔۔۔اس کے بعد وہ شخص اسے کسی قیمت پر معاف نہیں کرنے والا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

نیچے صحن میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔ایسی خاموشی جو طوفان سے پہلے آتی تھی۔۔۔۔۔

سید کامل میرانی ایک طرف کھڑا تھا۔۔۔سیاہ قمیض شلوار میں ملبوس۔۔۔جس میں اس کی وجاہت کئی گنا بڑھ چکی تھی۔۔۔

گلاسز کی اوٹ میں چھپی سرخ آنکھیں، اور چہرے پر ایسی سرد مہری اور جامد سناٹا تھا۔۔۔جو دراصل آتش فشاں کی خاموشی تھی۔۔

اس کا جلالی انداز دیکھ کر ماہ جبین کو بھی اب خوف محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔

دوسری طرف شاہ جہاں خان تھا۔۔۔اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔۔۔ جیسے وہ یہ جنگ جیت چکا ہو۔۔۔

کیونکہ ماہ جبین نے اسے یقین دلایا تھا کہ وہ جو چاہتا ہے اتنے وقت سے۔۔۔۔

وہ آج اسے مل جائے گا۔۔۔

"تو آپ بھی یہاں ہیں سید صاحب۔۔۔"

شاہ جہاں نے طنزیہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔

کامل میرانی نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔بس ایک ٹھنڈی نظر اس پر ڈالی اور پھر صوفے پر بہت ہی شاہانہ انداز میں براجمان ہوا تھا۔۔۔

ماہ جبین گھبرا کر آگے بڑھی تھی۔۔۔اس کے چہرے پر خوف کے آثار تھے۔۔۔

"شاہ جی۔۔۔ آپ تشریف رکھیں۔۔۔ حور رملہ کو بلوایا جا رہا

ہے۔۔۔"

وہ بمشکل بولی تھی۔۔۔اس کی نظریں کامل میرانی پر تھیں جو

خاموشی سے سیگریٹ سلگھاتا سب کچھ دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس کی خاموشی وہاں سب کو ہی حیران کر رہی تھی۔۔۔

اسی ہال نما کمرے کی کھڑکیوں کے باہر سب جمع تھیں۔۔۔اور اس

تماشے کو دیکھنے کی منتظر تھیں۔۔۔

سب کی نگاہیں کامل میرانی پر اٹھ رہی تھیں۔۔۔وہ بے انتہا حسین مرد تھا۔۔۔

اس کی ایک جھلک ہی دل کے اندر اتر جانے والی تھی۔۔۔حورلمہ کے انکار اور ناشکری پر وہ سب کی خفگی کا شکار تھیں۔۔۔

اس شخص کی سفید رنگت اس وقت غصے سے سرخ تھی۔۔سیاہ شال اس کے شانوں کے گرد لپٹی اس کی شخصیت کے رعب و دبدبے کو بڑھا رہی تھی۔۔۔

سیاہ مونچھوں تلے دبے اعنابی ہونٹ سختی سے ایک دوسرے میں پیوست تھے۔۔۔

زیبا وہیں ماہ جبین کے ساتھ کھڑی بار بار نظریں اٹھا کر اس مردانہ وجاہت کے شاہکار کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

شاہ جہاں پر آج کسی کی نظر بھول کر بھی نہیں گئی تھی۔۔

ان سب عورتوں کو چاہے بدکردار اور دغدار بولا جاتا تھا۔ مگر ان کے نزدیک اصل مردانگی رکھنے والا مرد وہی تھا جس کے اندر حیا، باکرداری اور مضبوط نفس ہو۔۔۔

جس کے لیے عورت صرف ہوس پوری کرنے والا جسم کا لوتھڑا نہیں بلکہ جیتی جاگتی انسان ہو۔۔۔

بے شک سید کامل میرانی ایک آئیڈیل مرد تھا۔۔۔جس کی خواہش پر عورت کرتی تھی۔۔۔

مگر حورلمہ وہ پاگل لڑکی تھی جو خود اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کر رہی تھی۔۔

"نہیں۔۔۔میں یہیں ٹھیک ہوں۔۔۔"

شاہ جہاں بیٹھا نہیں تھا۔۔۔وہیں ایک جانب ٹہلتا رہا تھا۔۔۔کامل کو وہاں دیکھ گھبراہٹ اسے بھی ہو رہی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"بی بی۔۔۔ماہ جبین آپ کو بلا رہی ہیں۔۔سید صاحب بھی نیچے ہی ہیں۔۔۔ان کے تاثرات بہت خوفزدہ کر دینے والے ہیں۔۔۔ مجھے ڈر ہے ان کے ہاتھوں کسی کا قتل نہ ہو جائے آج۔۔۔"

نگینہ نے اس کے پاس آتے اطلاع دی تھی۔۔۔

حورلمہ کانپ رہی تھی۔۔۔اس کے ہاتھ سرد پڑ گئے تھے۔۔۔اس کی جان نکلتی جا رہی تھی۔۔۔

"میں نہیں جاؤں گی۔۔۔"

اس نے بچوں کی طرح ضدی لہجے میں کہا تھا۔۔۔

"لیکن بی بی۔۔۔"

نگینہ نیچے کے حالات دیکھ کر آرہی تھی۔۔۔اس لیے گھبراہٹ کا

شکار تھ ء۔۔ن

"میں نے کہانا۔۔۔نہیں جاؤں گی۔۔۔"

حورلمہ کی آواز کانپ گئی۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ اگر وہ نیچے گئی تو کیا ہو گا۔۔۔

کامل میرانی اور شاہ جہاں خان۔۔۔دونوں کا آمنا سامنا۔۔۔

خون خرابہ ہو سکتا تھا۔۔۔

اور وہ کامل کو کسی بھی خطرے میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔

چاہے اس کے لیے خود کو قربان ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔۔۔

اسی وقت دروازہ زور سے کھلا۔۔۔

ماہ جبین اندر آئی۔۔۔اس کے چہرے پر غصہ تھا۔۔۔

"کیا ناٹک لگا رکھا ہے؟ نیچے دونوں منتظر ہیں۔۔۔"

ماہ جبین کا اپنا چہرا سرخ تھا۔۔۔اسے اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے تھے۔۔۔

کامل میرانی کی موجودگی پر شاہ جہاں اسے جن نگاہوں سے گھور رہا تھا۔۔۔رہی سہی کسر کامل میرانی کی دہشت ناکی پوری کر رہی تھی۔۔۔

"میں نے کہا میں نہیں جاؤں گی۔۔۔تم نے بلوایا ہے نا دونوں کو۔۔۔تم ہی نبٹو اب اس سے۔۔۔"

حورلمہ نے سختی سے کہا۔۔۔ضدی لہجے میں بولتی وہ اس وقت کوئی ڈری سہمی چھوٹی سی بچی لگی تھی۔۔۔

"تمہیں جانا ہو گا۔۔۔ورنہ یہ دونوں یہاں خون خرابہ کر دیں گے۔۔۔"

ماہ جبین نے اس کا بازو پکڑا۔۔۔ حورلمہ نے اپنا بازو چھڑایا۔۔۔

اور آنکھیں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ میں آتی ہوں۔۔۔"

اتنی دیر کی سوچ وبچار کے بعد وہ ایک فیصلے پر پہنچ گئی تھی۔۔۔

اس کی آواز میں عجیب سی پراسراریت تھی۔۔۔

وہ کھڑی ہوئی۔۔۔ اپنا نقاب ٹھیک کیا۔۔۔ سفید چادر سنبھالی۔۔۔

اور آئینے میں اپنی جھلک دیکھی۔۔۔

"یہ آخری بار ہے کہ میں تمہیں دیکھ رہی ہوں۔۔۔اس کے بعد۔۔۔اس کے بعد شاید میں خود کو آئینے میں دیکھنے کے قابل نہ رہوں۔۔۔"

اس نے زیرِ لب کہا تھا۔۔۔

نگینہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔۔۔

"بی بی۔۔۔آپ۔۔۔"

نگینہ اس پیاری لڑکی کو اتنی تکلیف میں نہیں دیکھ پا رہی تھی۔۔۔

"چلو۔۔۔"

حورلمہ نے گہرا سانس لیا اور باہر نکل گئی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سیڑھیوں پر اس کے قدموں کی آہٹ گونجی تو ہال میں موجود دونوں مردوں کی نظریں دروازے کی جانب اٹھ گئی تھیں۔۔۔

حورلمہ آہستہ آہستہ نیچے اتر رہی تھی۔۔۔

سفید لباس میں ملبوس۔۔۔چہرہ نقاب میں چھپا ہوا۔۔۔صرف آنکھیں نظر آ رہی تھیں۔۔۔

وہ بڑی بڑی آنکھیں جن میں اس وقت طوفان اٹھا ہوا تھا۔۔۔

اسے اندر داخل ہوتے دیکھے کامل میرانی نے اپنی مٹھیاں سختی سے بھینچ لی تھیں۔۔۔

شاہ جہاں خان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔وہ اگر یہاں تک آگئی تھی تو اس کا مطلب فیصلہ اسی کے حق میں ہونا تھا۔۔۔

حورلمہ بری طرح سے کپکپارہی ے ھی۔۔۔۔

اس کی نظریں پہلے کامل میرانی پر پڑیں۔۔۔

ایک لمحے کے لیے۔۔۔بس ایک لمحے کے لیے۔۔۔

اس کے قدم رک گئے۔۔۔

کامل کی آنکھوں میں جو آگ تھی۔۔۔جو طوفان تھا۔۔۔وہ سب
اس کو ہلا کر رکھ گیا تھا۔۔۔شاید یہ وہ مقام تھا۔۔جس کے بعد اس
شخص کی محبت اس کے لیے ہمیشہ کے لیے ختم ہو جانی تھی۔۔۔

اس کی مجبوری تھی۔۔۔اس شخص کی نفرت پانے کے لیے اسے یہ
کرنا تھا ممن

اس نے اپنی نظریں ہٹالی تھیں۔۔۔مگر کامل میرانی کی آگ اگلتی
نگاہیں وہ ابھی بھی اپنے اوپر محسوس کر پا رہی تھی۔۔۔

اس کا پورا وجود ان شعلوں کی لپیٹ میں آتا جلنے لگا تھا۔۔۔اس شخص کا انداز ایسا تھا جیسے آج اسے نظروں ہی نظروں میں بھسم کر دے گا۔۔۔۔

"حورلمہ۔۔۔"

شاہ جہاں آگے بڑھا۔۔۔

"میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔"

حورلمہ خاموش کھڑی رہی۔۔۔کامل میرانی اپنی جگہ سے ہلا بھی نہیں تھا۔۔۔

اس کے سامنے پڑی ایش ٹرے میں سیگریٹ کا ڈھیر لگ چکا تھا۔۔

وزیر اسے سیگریٹ پر سیگریٹ سلگا کر دے رہا تھا۔۔

اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے۔۔۔

شاہ جہاں نے بہت مہذب انداز میں اپنی بات کا آغاز کیا تھا۔۔

حورلمہ کی نگاہیں خود بخود کامل میرانی کی جانب گئی تھیں۔۔ جس کی آنکھوں کی تپش پر گزرتے لمحے کے ساتھ بڑھتی جا رہی تھی۔۔

حورلمہ کا دل چاہا وہ ابھی اس کے پاس بھاگ کر چلی جائے۔۔۔ ان مضبوط پناہوں میں سما جائے۔۔

پوری دنیا سے چھپ کر۔۔۔ مگر شاید یہ پناہ گاہ اس کے نصیب میں نہیں تھی۔۔۔

حورلمہ نے گہرا سانس لیا۔۔۔

اور پھر۔۔۔

"میں شاہ جہاں خان کے ساتھ جانا چاہتی ہوں۔۔۔"

اس کی آواز کانپ رہی تھی۔۔۔ لیکن الفاظ صاف تھے۔۔۔

ایک سیکنڈ کی خاموشی۔۔۔

جو صدیوں جیسی لگی۔۔۔

کامل میرانی نے سیگریٹ کا گہرا کش لیا تھا۔۔ جیسے وہ جانتا ہو کہ یہی ہو گا۔۔۔

ماہ جبین سمیت سبھی نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

یقین تو شاہ جہاں کو بھی نہیں آیا تھا۔۔۔ یہ لڑکی کامل میرانی کو چھوڑ کر اس کے ساتھ جانے کو تیار ہو گئی تھی۔۔۔

"کیا۔۔۔ کیا کہا تم نے ؟۔۔۔ میں دوبارہ سننا چاہتا ہوں۔۔۔"

اس کی بھاری گھمبیر آواز ہال میں گونجی تھی۔۔۔ قہر آلود۔۔ غضبنا کی کی انتہا تھی۔۔۔

حورلمہ نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔۔۔

"میں نے کہا۔۔۔میں شاہ جہاں خان کے ساتھ جانا چاہتی

ہوں۔۔۔"

اب کی بار اس کی آواز مضبوط تھی۔۔۔

کامل کی مٹھیاں اتنی سختی سے بھینچیں کہ ناخن ہتھیلیوں میں گڑھ

گئے تھے۔۔۔

"میں نے اپنا فیصلہ کر لیا ہے۔۔۔"

اس نے پورے یقین سے کہا تھا۔۔وہ اس شخص کے سامنے اپنی کمزوری ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

"بہت خوب۔۔۔میں جانتا تھا آپ سمجھدار ہیں۔۔۔"

شاہ جہاں کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ آئی تھی۔۔کامل میرانی کی آنکھوں سے خون ٹپک رہا تھا۔۔۔

"حورلمہ۔۔۔آخری بار پوچھ رہا ہوں۔۔۔یہ تمہارا فیصلہ ہے؟"

اس کی آواز میں ایسا برفیلا پن تھا کہ حورلمہ کا دل چیخ اٹھا تھا۔۔

وہ اس کی جانب دیکھنے کی ہمت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

لیکن اس نے سر ہلا دیا۔۔۔

"جی۔۔۔یہ میرا فیصلہ ہے۔۔۔ آپ کو بھی میرا فیصلہ مان لینا چاہیے۔۔۔اور یہاں سے چلے جانا چاہیے۔۔

میری زندگی میں آپ کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔۔۔"

اس شخص کو خود سے بدگمان کرنے کے لیے اس نے وہ الفاظ کہے جو اس کی اپنی روح کو زخمی کر گئے تھے۔۔

"میں آپ سے نفرت کرتی ہوں۔۔۔سید کامل میرانی۔۔۔ آپ کی زندگی میں شامل ہونے سے بہتر خود کو سودا کرنا پسند کروں گی میں۔۔

اتنی نفرت۔۔۔اگر آپ کو یہ نفرت جھوٹی لگے تو اس میں آپ کا اپنا نقصان ہے۔۔۔"

وہ نہیں جانتی تھی کہ اچانک اس میں اتنی ہمت کہاں سے آئی تھی کہ بنا آواز کانپے وہ یہ سب بول رہی تھی۔۔۔

"آپ نے مجھ پر زبردستی مسلط ہونا چاہا۔۔۔ دھمکیاں دیں۔۔۔

لیکن میں آپ کی کبھی نہیں بن سکتی۔۔۔ کیونکہ میرے دل میں

آپ کی محبت نہیں ہے اب۔۔۔۔

نفرت ہے صرف نفرت۔۔۔۔"

یہ الفاظ ادا کرتے وہ لڑکی پل پل مری تھی۔۔۔

اس کی سانسیں رک گئی تھیں۔۔۔ اس کی روح تک زخمی ہو گئی

تھی۔۔۔۔

یہ سوچ کر کہ ان الفاظ سے اس شخص کو کتنی تکلیف ہو رہی ہو گی۔۔۔اس کا دل رونے لگا تھا۔۔۔

اس کی ان باتوں کے جواب میں کامل میرانی کچھ نہیں بولا تھا۔۔

ایک عجیب سی خاموشی تھی۔۔۔

وہ خاموشی جو طوفان سے بھی زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔۔۔

سب کی نظریں کامل میرانی پر تھیں۔۔۔کہ وہ ابھی کچھ بولے گا۔۔۔

طوفان برپا کرے گا۔۔۔

شاید اس ساری بکواس کے بعد وہ غصے میں حورلمہ کو ہی ختم کر

دے۔۔۔

مگر حیرت انگیز طور پر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔"

اس نے آہستہ سے کہا تھا۔۔۔۔ اس کے اس انداز پر حورلمہ اور

شاہ جہاں نے بھی بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جس کی آنکھیں وحشت ناک حد تک سرد تھیں۔۔۔

مگر بظاہر چہرے پر بہت سکون تھا۔۔۔۔

ایک ٹانگ دوسری پر رکھے۔۔۔وہ اب اسے دیکھ بھی نہیں رہا تھا۔۔۔

وزیر نے جلدی سے سیگریٹ جلا کر دیا تھا۔۔

اس کی یہ سکون بھری حرکت سب کو حیران کر گئی۔۔۔

اس کے سامنے سیگریٹ کا ڈھیر دیکھ حورلمہ کا دل بے چین ہوا تھا۔۔

یہ شخص اتنا خاموش کیوں تھا۔۔غصہ باہر کیوں نہیں نکال رہا تھا۔۔

اس کی یہ خاموشی زیادہ خوفزدہ کر دینے والی تھی۔۔۔

"چلیں۔۔۔"

شاہ جہاں خان نے حورلمہ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔۔۔

حورلمہ کا دل ٹوٹ رہا تھا۔۔۔اس نے کامل کی طرف دیکھا۔۔۔

لیکن وہ بالکل بے تعلق بیٹھا سگار کے کش لیے جا رہا تھا۔۔۔

جیسے یہ سب اس سے کوئی تعلق ہی نہ رکھتا ہو۔۔۔

حورلمہ نے اس شخص کو خود سے بدگمان کرنے کے لیے یہ سب کر

تو لیا تھا۔۔۔

مگر اب اس کی سانسیں رک رہی تھیں۔۔۔شاہ جہاں کے ساتھ جانے کا اس کا کوئی ارادہ شروع سے تھا ہی نہیں۔۔۔

کامل کے سامنے وہ بس یہ ظاہر کرنا چاہتی تھی۔۔اور پھر شاہ جہاں کو اس کی اوقات بتانی تھی۔۔

مگر اسے حیرت ہو رہی تھی کہ یہ شخص جا کیوں نہیں رہا تھا۔۔۔

اتنے سکون سے کیوں بیٹھا تھا وہاں پر۔۔۔۔

"ٹھہریں شاہ جہاں صاحب۔۔۔اتنی بھی کیا جلدی ہے آپ کو۔۔۔ایک خاص مہمان بلوایا ہے آپ کے لیے۔۔۔

ایک بار اس سے مل لیں۔۔پھر جہاں جانا ہوا جس کے ساتھ بھی

چلے جائیے گا۔۔۔"

کامل کی قہر میں ڈوبی آواز گونجی تھی۔۔۔۔

شاہ جہاں وہیں رک گیا تھا۔۔۔اس نے حیرت بھرے انداز میں

کامل کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

ماہ جبین سمیت سبھی حیران تھے۔۔۔وہ کس سے ملوانے کی بات

کر رہا تھا۔۔

"مہمان پہنچنے والا ہے سر۔۔۔"

کامل نے وزیر کی جانب دیکھا تھا۔۔ جس پر وزیر نے نظریں جھکائے جواب دیا تھا۔۔۔

"یہ۔۔۔یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ کس کو بلایا آپ نے۔۔۔؟؟"

شاہ جہاں کچھ حیران، کچھ پریشان تھا۔۔

"اتنی بے تابی کس بات کی ہے۔۔ تھوڑا سا صبر کر لیں۔۔"

کامل نے سگار کی راکھ گرائی تھی۔۔۔

حورلمہ اسے تکے جا رہی تھی۔۔۔ جو اس کی جانب سے بالکل اجنبی بن چکا تھا۔۔۔

یا شاید اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

شاہ جہاں کا چہرہ کسی انجانے خوف سے سفید پڑ گیا تھا۔۔۔

ہائی ہیلز کی آواز۔۔۔ تیز قدم۔۔۔

"آواز پہچان لی ہو گی۔۔۔ اپنی بیوی کے قدموں کی۔۔۔"

کامل میرانی کے انکشاف پر شاہ جہاں کے پیروں تلے سے زمین کھسک گئی تھی۔۔۔

اس کی بیوی تو دوسرے شہر رہتی تھی۔۔۔۔ پھر اسے یہاں۔۔۔۔

اس نے پلٹ کر شا کی نگاہوں سے کامل کی جانب دیکھا تھا۔۔ کیا گیم کھیلی تھی اس شخص نے۔۔۔

"یہ تم نے اچھا نہیں کیا کامل میرانی۔۔۔ میں چھوڑو گا نہیں تمہیں۔۔۔"

وہ غصے سے کامل کی جانب لپکا تھا۔۔۔ مگر اس سے پہلے ہی وزیر نے شاہ جہاں کو دبوچ کر دور دھکیل دیا تھا۔۔۔

وزیر کی طاقت اتنی تھی کہ شاہ جہاں پیچھے جا گرا تھا۔۔۔

حورلمہ اور باقی سب ساکت سے یہ سب دیکھ رہے تھے۔۔۔

اور پھر ایک خاتون اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

نوجوان۔۔۔خوبصورت۔۔۔لیکن اس کے چہرے پر غصہ اور اشتعال تھا۔۔

"شاہ جہاں۔۔۔۔"

اس کی چیخ پوری حویلی میں گونج گئی۔۔۔

"یہ کیا ہے؟تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"

اس کو وہاں دیکھ شاہ جہاں کی ہوائیاں اڑ گئیں۔۔

"میں۔۔۔میں بس۔۔۔"

وہ اس کو وضاحت دینے کے لیے آگے بڑھا ہی تھا۔۔۔جب ہال میں تپھڑ کی آواز گونجی تھی۔۔۔

اس کی بیوی نے زور سے تھپڑ مارا تھا۔۔۔

حورلمہ نے پلٹ کر کامل میرانی کی جانب دیکھا تھا۔۔اس پل اس شخص کی خونی نگاہیں بھی اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

حورلمہ کو اس کی نگاہوں کی سفاکیت سے سانس گھٹتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

وہ نگاہیں پھیر گیا تھا۔۔۔حورلمہ کا نقاب میں ڈھکا چہرا پسینے سے نہا گیا تھا۔۔۔

"تم نے میرے ساتھ دھوکہ کیا؟ یہاں آتے ہو؟"

وہ چیخ رہی تھی۔۔۔شاہ جہاں سے لڑ رہی تھی۔۔۔۔

شاہ جہاں اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔وہاں کھڑی سبھی خواتین شاکی نگاہوں سے یہ منظر دیکھ رہی تھیں۔۔۔

"میں کچھ نہیں سننا چاہتی۔۔۔"

وہ غصے سے پاگل ہوتی اسے ایک اور تھپڑ جڑ گئی تھی۔۔

ماہ جبین نے گھبرا کر منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

آج تک کبھی کسی مرد کی یہاں ایسی درگت بنتے نہیں دیکھی تھی انہوں نے۔۔۔

کامل میرانی سکون سے بیٹھا یہ تماشا دیکھ رہا تھا۔۔۔اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔۔۔

لیکن اس کی آنکھیں۔۔۔اس کی آنکھیں وحشت ٹپکا رہی تھیں۔۔۔

جو اس وقت صرف حورلمہ کے حصے میں آنی تھی۔۔۔ حورلمہ اس شخص کی خاموشی کی وجہ پوری طرح سے سمجھ گئ تھی۔۔۔

اب اسے اپنے وجود سے جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

اس شخص کے ہاتھوں اب اس کی خیر نہیں تھی۔۔

وہ دل ہی دل میں شاہ جہاں کو کوس کر رہ گئ تھی۔۔۔ اس کی سماعتوں میں وہ سارے الفاظ گونج رہے تھے جو اس نے اس شخص کو کچھ دیر پہلے گئے تھے۔۔۔

اس کی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ ایک ایک کا بدلہ لینے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

"طلاق۔۔۔ میں تم سے طلاق لوں گی۔۔۔۔ اور تمہارے یہ کرتوت پورے خاندان میں بتاؤں گی۔۔۔ تم کہیں میں دکھانے کے قابل نہیں رہو گے۔۔۔۔"

اس کی بیوی اونچا اونچا چیختی روتے ہوئے باہر نکل گئی۔۔۔

شاہ جہاں کے حواس چھن گئے تھے۔۔۔ اسے سمجھ نہیں۔ آ رہا تھا کہ اس کے ساتھ ہوا کیا تھا۔۔۔

اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ایسا کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔

اس کی بیوی کو اتنے دور سے بلوا لے گا یہ شخص۔۔۔

کامل میرانی نے اپنا پرائیوٹ جیٹ بھیج کر اس کی بیوی کو فوری بلوایا تھا۔۔۔

اس شخص کی اتنی گستاخیوں کے بعد اس کا یہی انجام ہونا تھا۔۔۔

شاہ جہاں گھبرایا بوکھلایا اس کے پیچھے جانے لگا تھا۔۔۔

لیکن کامل کی آواز نے اسے روک دیا۔۔۔

"شاہ جہاں خان۔۔۔"

وہ مڑا۔۔۔

کامل کرسی سے اٹھا۔۔۔ آہستہ آہستہ اس کی طرف آیا۔۔۔

"اگلی بار میری حورلمہ کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا۔۔۔ تو یہ آنکھیں نکلوا دوں گا۔۔۔ یہ صرف میری ہے۔۔ اگر اگلی بار ایسا سوچا بھی تو اس کا انجام بہت بدتر ہو گا۔۔۔"

اس کی آواز اتنی سرد تھی کہ شاہ جہاں کے ساتھ ساتھ وہاں کھڑے سبھی افراد کانپ گئے تھے۔۔۔۔

حورلمہ نے تو گرنے سے بچنے کے لیے پیچھے کھڑی نگینہ کا بازو پکڑ لیا تھا۔۔۔

"سمجھ گئے؟"

اس شخص نے یقین دہانی کرتے پوچھا تھا۔۔۔

شاہ جہاں نے سر ہلا دیا اور تیزی سے بھاگ کر باہر نکل گیا۔۔۔ اس نے دوبارہ حورلمہ کی جانب نگاہیں اٹھا کر دیکھنے کی زحمت بھی نہیں کی تھی۔۔۔

سید کامل میرانی کی دہشت سے لوگ اسی وجہ سے کانپتے تھے۔۔۔ اس کے وار ایسے ہی ہستیوں کو ہلا دینے والے خطرناک ہوتے تھے۔۔

شاہ جہاں کو یہی لگتا تھا کہ وہ اپنے خاندان سے بہت دور شہر میں رہتا ہے۔۔۔ کوئی اس کے خاندان کے بارے میں نہیں جانتا ہو گا۔۔۔

مگر وہ بھول گیا تھا کہ سامنے کون تھا اور وہ کو حد تک جا سکتا تھا۔۔۔

کامل نے مڑ کر حورملہ کو دیکھا تھا۔۔۔۔

وہ وہیں کھڑی تھی۔۔۔کانپتی ہوئی۔۔۔گھنیری لرزتی پلکیں

اٹھانے پر ان کی نظریں ملی تھیں۔۔۔

حورلمہ کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔لیکن کامل کی آنکھوں

میں۔۔۔

صرف وحشت ناکی اور غضبناکی تھی۔۔۔۔

"تو یہ تھا تمہارا فیصلہ اور تمہاری پسند۔۔۔؟"

اس نے طنز سے کہا۔۔۔

حورلمہ نے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

"میں۔۔۔"

اس نے کانپتی آواز میں کچھ بولنا چاہا تھا۔۔۔۔

"خاموش۔۔۔"

کامل کی دھاڑ درو دیوار ہلا دینے والی تھی۔۔وہ کانپ گئی تھی۔۔۔

وہاں سب کے دلوں میں ہی اب اس شخص کا خوف بڑھ چکا تھا۔۔۔

جس نے مرد بن کر مرد کو پچھاڑ دیا تھا۔۔۔اسے اس کی اصلیت

سے روشناس کروادیا تھا۔

وہ شاہ جہاں کی طرح نہیں تھا۔۔۔جو بس عورتوں کو آکر دھمکیاں دے اور دباؤ ڈالے۔۔۔

"میں تم سے بات نہیں کرنا چاہتا ہوں۔۔۔"

حورلمہ کو پوری طرح سے نظرانداز کرتے اس نے ماہ جبین کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

"تم اس کوٹھے کی مالکن ہو؟"

ماہ جبین نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

"آدھی مالکن۔۔۔باقی آدھا حورلمہ کے نام ہے۔۔۔"

ماہ جبین ڈرتے ڈرتے آگے آئی تھی۔۔۔اس کی آنکھیں کسی احساس سے چمک اٹھی تھیں۔۔۔

"میں یہ کوٹھا خریدنا چاہتا ہوں۔۔۔"

کامل نے صاف اور واضح الفاظ میں کہا تھا۔۔

ماہ جبین کی باچھیں کھل گئی تھیں۔۔۔یہ ٹوٹی پھوٹی پرانی عمارت اب کسی کام کی نہیں تھی۔۔۔

"کتنی قیمت دیں گے؟"

ماہ جبین نے پوچھا تھا۔۔۔ حورلمہ بے بسی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"پندرہ کروڑ۔۔۔"

ماہ جبین کی سانس رک گئی تھیں۔۔۔ اتنا وہ اگر پوری زندگی کوٹھے پر بیٹھی رہتی تو ان سب عورتوں کو ملا کر بھی نہ کما پاتی۔۔۔۔

"پندرہ۔۔پندرہ کروڑ؟"

اس کی زبان ہکلا گئی تھی۔۔۔۔ کھڑکی کے پاس کھڑی سب عورتیں پریشان ہوئی تھیں۔۔۔ وہ کہاں جائیں گی۔۔

ان کی چھت اور روزی روٹی یہی کوٹھا تھا۔۔ مجبوریاں اتنی تھیں کہ وہ یہ حرام زندگی گزارنے پر مجبور ہو گئی تھیں۔۔

ورنہ یہ کام کوئی بھی عورت اپنی خوشی سے نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

"ہاں۔۔۔ ابھی۔۔۔ فوری طور پر۔۔۔"

وہ حورملہ کو پوری طرح سے نظر انداز کرتا ماہ جبین سے بات کر رہا تھا۔۔ وہ پہلے سے جانتا تھا کہ یہ دوسری لڑکی حورملہ سے بالکل مختلف اور لالچی تھی۔۔

"کاغذات تیار کرو۔۔۔"

کامل نے وزیر کو اشارہ کیا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

حورلمہ نفی میں سر ہلاتے آگے بڑھی تھی۔۔۔

"یہ کوٹھا بکاؤ نہیں ہے۔۔۔"

اس نے ماہ جبین کو روکنا چاہا تھا۔۔کامل نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں چنگاریاں تھیں۔۔۔

"میں نے تم سے کچھ نہیں پوچھا۔۔۔"

اس نے سرد لہجے میں کہا تھا۔۔۔

"یہ میری ماں کی میراث ہے۔۔۔میں اسے نہیں بیچوں گی۔۔۔"

حورلمہ نے مضبوط لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

کامل میرانی کے جبڑے سختی سے بھینچ گئے تھے۔۔

"تمہارے باپ کی میراث؟"

وہ اس کے قریب آیا تھا۔۔ آگ اگلتی نگاہوں سے اسے گھورتے۔۔۔حورلمہ الٹے قدموں پیچھے گئی تھی۔۔

"وہی میراث جس کے سہارے تم یہاں بیٹھی دوسروں کو برباد ہوتے دیکھتی ہو۔۔۔۔"

اس کی آواز میں طعنہ تھا۔۔۔حورلمہ کا دل زخمی ہو گیا۔۔۔

"میں یہاں لڑکیوں کو بچاتی ہوں۔۔۔زینب کو بچایا تھا میں نے۔۔۔"

اس نے اپنی صفائی پیش کی تھی۔۔۔

"اوہ۔۔۔"

کامل نے اسے سرخ آنکھوں سے دیکھا تھا۔۔۔لبوں پر ہنسی تھی۔۔۔ لیکن وہ ہنسی کڑواہٹ بھری تھی۔۔۔

"ایک کو بچایا ہے اور کتنی کو طوائف بنتے بھی دیکھا ہے یہاں پر۔۔۔"

اس کے الفاظ تیر کی طرح چبھ رہے تھے۔۔۔

"سید صاحب۔۔۔"

ماہ جبین بیچ میں آئی۔۔۔اسے ڈر تھا کہ حورلمہ یہاں بھی اس کا سودا خراب کر دے گی۔۔

"دیکھیے۔۔۔حورلمہ کا حصہ بیچنا ضروری نہیں۔۔۔میرا حصہ آپ لے لیں۔۔۔سات کروڑ میں۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں لالچ تھا۔۔۔کامل نے اس کی طرف دیکھتے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔مجھے پورا کوٹھا چاہیے۔۔۔دونوں حصے۔۔۔"

پھر اس نے حورلمہ کی طرف دیکھا۔۔۔

"اور تمہارا حصہ تو میں ویسے بھی لے لوں گا۔۔۔"

حورلمہ نے گھبرا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

"کیا مطلب؟"

کامل نے قدم آگے بڑھایا۔۔۔

"تم نے مجھے دوبار ٹھکرایا۔۔۔پہلے بھاگ کر۔۔۔ پھر آج۔۔۔"

اس کی آواز میں ایسا درد تھا جو غصے میں لپٹا ہوا تھا۔۔۔

"تم نے کہا تم شاہ جہاں کے ساتھ جانا چاہتی ہو۔۔۔ تم نے کہا تم مجھ سے نفرت کرتی ہو۔۔۔"

اس کے ہر لفظ کے ساتھ حورلمہ کا دل ٹوٹ رہا تھا۔۔۔

"تو اب میں بھی تمہیں بتاتا ہوں۔۔۔یہ ٹھکرانا۔۔۔یہ انکار۔۔۔

اب برداشت نہیں ہو گا مجھ سے۔۔۔"

وہ اس کے بالکل سامنے آ گیا۔۔۔

"میں یہ کوٹھا خرید وں گا۔۔۔اور پھر اسے مسمار کر دوں گا۔۔۔"

حورطہ کی آنکھیں پھیل گئیں۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

اس کے لب ہلے تھے۔۔۔اب یہ شخص بے رحم ہو چکا تھا۔۔۔اب

وہ اس کی ایک نہیں سننے والا تھا۔۔

"ہاں۔۔۔"

کامل کی آواز فولادی تھی۔۔۔

"یہاں کی ہر اینٹ۔۔۔ ہر پتھر۔۔۔ سب کچھ ختم کر دوں گا۔۔۔"

پھر اس نے آواز آہستہ کی۔۔۔ لیکن وہ آواز اور بھی خطرناک تھی۔۔۔

"اور تمہیں۔۔۔ تمہیں میں اپنے ساتھ لے کر جاؤں گا۔۔۔ چاہے زبردستی ہی کیوں نہ کرنی پڑے۔۔۔"

اس کی ارادے بہت خطرناک تھے۔۔۔ حورلمہ کانپ اٹھی۔۔۔

"آپ۔۔۔ آپ یہ نہیں کر سکتے۔۔۔"

وہ نفی میں سر ہلاتے بولی تھی۔۔۔۔

"دیکھ لینا۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں وارننگ تھی۔۔۔۔ جو صاف کہہ رہی تھی کہ اب کوئی مہلت نہیں ملنی تھی۔۔۔

"تم اپنا فیصلہ بتاؤ۔۔۔"

کامل نے پلٹ کر ماہ جبین سے پوچھا تھا۔۔۔۔

ماہ جبین کی خوشی کی کوئی حد نہ رہی۔۔۔

"جی۔۔۔جی سید صاحب۔۔۔میں راضی ہوں۔۔۔"

ماہ جبین نے فوراً اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

"لیکن میں نہیں۔۔۔"

حورلمہ چیخی۔۔۔

کامل نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔

"تمہاری مرضی سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ تم نے جو فیصلہ کرنا تھا وہ کچھ دیر پہلے کر چکی ہو۔۔۔ماہ جبین کا حصہ میرا ہو گیا تو یہ جگہ ویسے بھی میری ہو جائے گی۔۔۔"

پھر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔ایسی مسکراہٹ جو خوفناک تھی۔۔۔

حورلمہ کی جان نکل گئی تھی۔۔۔۔

"اور تم۔۔۔ تم بھی۔۔۔"

حورلمہ کی سانسیں رک گئیں۔۔۔

کامل میرانی نے سگار پھینکا اور باہر کی طرف بڑھا۔۔۔

"کل صبح دس بجے۔۔۔ میرا وکیل یہاں ہو گا کاغذات کے ساتھ۔۔۔"

وہ دروازے پر رکا۔۔۔

"اور ہاں۔۔۔ حور لمہ۔۔۔"

اس نے پلٹ کر نہیں دیکھا۔۔۔ بس آواز دی۔۔۔

"کل ٹھیک دس بجے ہمارا نکاح ہو گا۔۔۔ میرا فیصلہ نہیں بدلا۔۔۔ چاہتا تو آج تمہیں ساتھ لے جا سکتا تھا۔۔۔

مگر آج میرے غصے کی شدت تم برداشت نہیں کر پاؤ گی۔۔اس آگ میں جھلس کر جل جاؤ گی۔۔۔

آج نہیں۔۔۔تم سے تمہارے سارے حساب کل وصولوں گا۔۔ سود سمیت۔۔۔"

اس شخص کے الفاظ پر وہ شرم سے سرخ ہوتی نظریں گرا گئی تھی۔۔۔

مارے خوف کے اس کی سانسیں منجمند ہونے لگی تھیں۔۔۔

وہ جا چکا تھا۔۔۔۔

ماہ جبین نے ایک معنی خیز مسکراہٹ اس کی جانب اچھالی تھی۔۔۔

"صدا بے وقوف ہی رہنا تم۔۔۔ اتنا شاندار اور دولت سے مالا مال بندہ ہے۔۔۔ اس کی محبت کو اپنے ہاتھوں سے گنوا دیا تم نے۔۔۔ مرد چاہے کوئی بھی ہو۔۔۔ ریجکشن بہت مشکل سے برداشت کرتا ہے۔۔۔ وہ بھی اس عورت کی زبان سے جو اس کی محبت ہو۔۔۔ اور مرد بھی اگر سید کامل میرانی جیسا ہو تو۔۔۔

بہن تمہارے ساتھ اب آگے کیا ہو گا۔۔۔ تم سے بہتر کوئی نہیں جانتا ہو گا۔۔۔"

ماہ جبین نے اس کا مذاق اڑاتے کہا تھا۔۔۔

حورلمہ وہیں کھڑی رہ گئی تھی۔۔۔

اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

ماہ جبین خوشی سے جھوم رہی تھی۔۔۔

"ساڑھے سات کروڑ۔۔۔ ساڑھے سات کروڑ۔۔۔

میرے حصے میں آئیں گے۔۔۔"

وہ بڑبڑا رہی تھی۔۔۔

"حورلمہ۔۔۔ تم نے سنا؟؟؟؟ کیا بندہ ہے قسم سے۔۔ دل لوٹ کر لے گیا۔۔۔"

حورلمہ نے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"تم یہ نہیں کر سکتیں۔۔۔"

اس نے ماہ جبین کو باز رکھنے کی کوشش کی تھی۔۔

"کیوں نہیں؟"

ماہ جبین نے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔

"یہ میرا حصہ ہے۔۔۔ میں چاہوں تو بیچ سکتی ہوں۔۔۔"

ماہ جبین نے خفگی سے کہا تھا۔۔۔

"لیکن یہ جگہ۔۔۔ یہاں کی لڑکیاں۔۔۔"

حورلمہ کو سب کی فکر تھی۔۔۔ اور کسی بات کی بھی۔۔۔

"لڑکیاں؟"

ماہ جبین ہنس پڑی تھی۔۔۔

"وہ کہیں اور چلی جائیں گی۔۔۔ مجھے کیا؟"

حورلمہ کا دل ڈوب گیا تھا۔۔۔اس نے باقی سب لڑکیوں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو پریشان سی کھڑی تھیں۔۔۔

"تم اتنی خود غرض ہو؟"

حورلمہ کو انجانا خوف کھائے جارہا تھا۔۔

"ہاں۔۔۔میں خود غرض ہوں۔۔۔"

ماہ جبین نے صاف کہا تھا۔۔۔

"اور تم؟ تم کیا ہو؟ سید کامل میرانی جیسا مرد تمہیں چاہتا ہے۔۔۔

اور تم اسے ٹھکرا رہی ہو۔۔۔"

اس نے حورلمہ کے قریب آکر کہا۔۔۔

"اگر تم نے ہاں کر دی ہوتی۔۔۔تو آج یہ سب نہ ہوتا۔۔۔"

حورلمہ خاموش رہی تھی۔۔۔

کیونکہ وہ جانتی تھی کہ ماہ جبین ٹھیک کہہ رہی تھی۔۔۔ مگر وہ اسے

کچھ نہیں بتاسکتی تھی۔۔ اپنے انکار کی وجہ۔۔۔اس محبوب ترین

شخص کو چھوڑنے کی وجہ۔۔۔

"کل صبح سید صاحب کا وکیل آئے گا۔۔۔اور میں کاغذات پر دستخط کر دوں گی۔۔۔"

ماہ جبین نے اعلان کیا تھا۔۔۔

"اور تم۔۔۔تم بھی سوچ لو اچھے سے۔۔۔کیونکہ سید صاحب تمہیں چھوڑنے والے نہیں ہیں۔۔۔"

وہ ہنستی ہوئی چلی گئی تھی۔۔۔حورلمہ وہیں کھڑی رہ گئی۔۔۔

نگینہ اس کے پاس آئی۔۔۔

"بی بی۔۔۔"

حورلمہ نے اسے دیکھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔

"میں نے کیا کیا نگینہ۔۔۔"

وہ رونے لگی تھی۔۔۔

"میں نے انہیں اس شاہ جہاں کے آگے ٹھکرا دیا۔۔۔میں نے اس انسان سے کہا کہ میں اس سے نفرت کرتی ہوں۔۔جو مجھے میری سانسوں سے بڑھ کر ہے۔۔۔"

نگینہ نے اسے سہارا دیا۔۔۔وہ روتے ہوئے نیچے ڈھے گئی تھی۔۔۔

"بی بی۔۔۔ آپ سنبھالیں خود کو۔۔۔۔"

نگینہ اس کو ایسے نہیں دیکھ پا رہی تھیں۔۔

"اب وہ اور بھی زیادہ غصے میں ہے۔۔۔ اب وہ مجھے چھوڑے گا نہیں۔۔۔"

نگینہ خاموش رہی تھیں۔۔۔ کیونکہ اس زخمی شیر کا غصہ تو اس نے بھی دیکھا تھا۔۔۔ اس کے پاس تسلی دینے کے لیے کوئی الفاظ نہیں تھے۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شام ڈھلنے لگی تھی۔ گاؤں کی پرانی حویلی کے سامنے رونقیں بکھری ہوئی تھیں۔ آج شاہ خاندان کی طرف سے بڑا ولیمہ تھا۔ صحن میں گاڑیاں کھڑی ہو رہی تھیں۔ لوگوں کا ہجوم اور آوازیں گونج رہی تھیں۔۔۔

جب اسی لمحے بڑے سے لڑکی کے دروازے سے ایک لینڈ کروزر آئی اور حویلی کے بڑے سے پورچ میں آن رکی تھی۔۔۔

اس کے پیچھے گارڈز کی دو گاڑیاں بھی تھیں۔۔۔

تیزی سے آگے بڑھ کر اس کی سائیڈ کا دروازہ کھولا گیا تھا۔۔۔۔

سید کامل میرانی نے باہر قدم رکھا تھا۔۔۔ اندر موجود لوگوں کو

اندازہ بھی نہیں تھا کہ وہ آئے گا۔۔

اسی خاطر اس کے استقبال کے لیے کوئی باہر کھڑا ابھی نہیں ہوا

تھا۔۔۔

وہ اپنی بارعب شخصیت کے ساتھ اس پل سنجیدہ اور سرد تاثرات

کے ساتھ دیکھنے والوں کی نگاہیں جکڑ لینے کی صلاحیت رکھتا تھا۔۔

سفید شلوار قمیض کے اوپر گرم پشمینہ شال کو مضبوط کسرتی

کندھوں کے گرد لپیٹے۔۔۔ دراز قد، تیکھے نقوش۔۔ مردانہ

وجاہت کا کمال۔۔۔جب وہ چلتے تو لوگ خود بخود ٹھہر جاتے

تھے۔۔۔۔

اس کی شخصیت کا چارم اس کے رعب میں مزید اضافہ کر دیتا

تھا۔۔۔

اس کا خاص آدمی وزیر سائے کی طرح اس کے پیچھے چل رہا تھا۔۔

وہاں اسے دیکھ کافی لوگ آگے بڑھنے لگے تھے۔۔۔

وہ ان کے سید صاحب تھے۔۔ جن سے وہاں کے لوگوں کو بہت

عقیدت تھی۔۔۔

مگر وہ بنا کسی کی طرف دیکھے آگے بڑھ گیا تھا۔۔

اس کی نظریں نیچی اور قدم تیز تھے۔۔۔وہ کسی سے بات کرنے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔۔بس جلدی سے اندر پہنچنا چاہتا تھا۔۔۔

تبھی بالکل سامنے سے ایک پراڈو آئی اور وہیں قریب رک گئی تھی۔۔۔

سید کامل میرانی نے نگاہیں اٹھا کر دیکھا بھی نہیں۔۔۔۔بس اپنے دھیان میں آگے بڑھ رہا تھا۔۔۔

اسی لمحے اس پراڈو کا دروازہ کھولتے پہلے ایک ملازمہ اتری

تھی۔۔۔ پھر اس کے پیچھے سے ایک لڑکی دوشیزہ باہر نکلی تھی۔۔۔

بڑا دوپٹہ، شلوار قمیض میں ملبوس۔۔۔ چہرہ کو دوپٹے سے

ڈھکے۔۔۔۔ لیکن چال میں وہ تمکنت، وہ اعتماد جو بڑے گھرانوں کی

بیٹیوں میں ہوتا ہے۔

وہ میرال شاہ تھی۔۔۔

وہ اپنے دھیان میں گاڑی کی اوٹ سے نکلتے آگے بڑھی تھی۔۔۔

اور سامنے سے آتے کامل میرانی کو نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

دونوں کا زوردار ٹکراؤ ہوا تھا۔۔۔میرال کا سر کامل کے کندھے سے ٹکرا گیا تھا۔۔۔

اس فولادی وجود سے ٹکرانے پر اس کا سر گھوم گیا تھا۔۔۔

میرال بری طرح سے لڑکھڑائی تھی۔۔۔

کامل کے قدم بے ساختہ رک گئے تھے۔۔۔۔اس نے نظر بھی نہیں اٹھائی تھی۔۔۔

"معذرت۔"

اس کی غلطی نہیں تھی۔۔ مگر سنجیدگی سے اتنا کہتا آگے کی جانب

بڑھ گیا تھا۔۔۔

جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔۔۔

مگر میرال تو اس شخص کو دیکھتی وہیں پتھر کی ہوگئی تھی۔۔۔

"بی بی ٹھیک ہیں آپ؟؟؟"

اس کی ملازمہ نے اسے سنبھالا تھا۔۔۔

مگر میرال کو تو اس وقت کچھ اور دکھائی اور سنائی ہی نہیں دیا

تھا۔۔۔

"سید کامل میرانی!"

وہ بے ساختہ پکار گئی تھی۔۔۔اس کی آواز کافی اونچی تھی۔۔۔

کامل کے قدم سست ہوئے۔۔۔اپنے نام کی پکار پر۔۔۔

وہ رکا تھا مگر پلٹا نہیں تھا۔۔۔

"جی؟"

آواز خشک اور سرد تھی۔۔

"آپ یہاں۔۔کب آئے۔۔؟؟"

میرال نے ایک قدم آگے بڑھایا تھا اور اس کے قریب جا کھڑی ہوئی تھی۔۔

اس کی آواز میں عجیب سی خوشی اور جوش تھا۔۔۔

کامل نے اب پوری طرح مڑ کر دیکھا تھا۔۔۔

آدھا چہرہ دوپٹے میں تھا۔۔۔ وہ پہچان نہیں پایا تھا۔۔۔

اس نے سوالیہ نگاہوں سے اس لڑکی کو دیکھا تھا۔۔۔۔

"میں۔۔ میرال شاہ۔"

میرال نے اپنے چہرے سے دوپٹہ مکمل طور پر ہٹا دیا تھا۔۔

کامل نے ایک لمحے کے لیے بے تاثر نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

اور پھر نگاہیں جھکا گیا تھا۔۔۔وہ شخص اپنی مقرر کردہ حدود میں رہتا تھا۔۔۔

"آپ نے پہچانا نہیں مجھے۔۔؟؟"

وہ اس کا راستہ کاٹے کھڑی تھی۔۔۔جو بات کامل میرانی کو ناگوار گزری تھی۔۔۔

"کون ہیں آپ محترمہ۔۔۔؟؟میرا وقت کیوں ضائع کر رہی ہیں آپ۔۔"

وہ پہچان نہیں پایا تھا۔۔۔اس لڑکی کی بے تکلفی اسے پسند نہیں آئی تھی۔۔۔

"میں میرال شاہ ہوں۔۔۔دستگیر شاہ کی اکلوتی بیٹی۔۔۔"

اس نے اپنا تعارف کروایا تھا۔۔۔

جس پر سید کامل میرانی چونکا تھا۔۔۔مگر پھر فوراً اپنے تاثرات پر قابو پا گیا تھا۔۔۔

اس پر نگاہیں جمائے کھڑی میرال نے اس کا چونکنا بہت غور سے نوٹ کیا تھا۔۔

"شاید آپ بھول گئے ہیں۔۔یا پھر بھولے نہیں ہیں۔۔یاد نہیں رکھنا چاہتے۔۔"

میرال شاہ کی بات پر کامل میرانی نے نگاہیں پھیر لی تھیں۔۔۔

وہاں ارد گرد کھڑے لوگ انہیں دیکھ رہے تھے۔۔۔یہ لڑکی شاید یہ بات بھول چکی تھی۔۔۔وہ بس بنا پلک جھپکائے دیوانہ وار نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔ اندر جانا چاہیے۔۔۔"

وہ اس لڑکی کو پوری طرح سے نظر انداز کرتے آگے بڑھنا چاہتا تھا۔۔۔

جب وہ ایک دم سے اس کے رستے میں آئی تھی۔۔۔

اگر یہ شہر ہوتا تو اب تک لوگ کیمرہ نکال کر یہ منظر قید کر چکے ہوتے۔۔ کیونکہ یہ دونوں شخصیات کسی تعارف کی محتاج نہیں تھیں۔۔

مگر وہ ایسا نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

کیونکہ گارڈز کی نگاہیں چاروں جانب گھوم رہی تھیں۔۔

"آپ۔۔۔ ہمیشہ سے ایسے ہی ہیں۔۔۔۔ اتنے مصروف کہ سامنے کھڑا شخص بھی نظر نہیں آتا۔۔۔۔"

وہ روہانسے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

کامل کو اب غصہ آنے لگا تھا۔۔۔ اس نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔ یہ سب ناگوار گزر رہا تھا اسے۔۔۔

"تم میرال شاہ ہو۔۔ دستگیر شاہ کی بیٹی۔۔۔ اس سے زیادہ میں کچھ نہیں جانتا۔۔ آپ پردہ کرتی ہیں تو اس پردے کی لاج بھی رکھیں۔۔۔ اور اندر جائیں۔۔۔"

وہ سرد تاثرات سے بولتا بنا اس کی جانب دیکھے وہاں سے آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

میرال وہیں کھڑی رہی تھی۔۔۔ اس کی نگاہیں کامل میرانی سے اس وقت تک نہیں ہٹی تھیں۔۔۔ جب تک وہ اندر داخل ہو کر نگاہوں سے اوجھل نہ ہو گیا تھا۔۔۔

"بی بی، کیوں اپنا دل توڑتی ہیں؟ وہ دیکھتے تک نہیں آپ کو۔"

اس کی خاص ملازمہ فوزیہ اس کے پاس آتے تشویش زدہ لہجے میں بولی تھی۔۔۔

کیونکہ اس نے اپنی بی بی کی زرد پڑتی رنگت دیکھ لی تھی۔۔

میرال نے گہری سانس لی۔۔۔۔

"دیکھتے نہیں۔۔۔۔ ابھی۔۔۔۔"

اس نے دوپٹہ سنبھال کر چہرے پر درست کیا تھا۔۔۔ نظریں ابھی بھی اس راستے پر تھیں۔۔۔ جہاں سے کامل میرانی گزرا تھا۔۔۔۔

"لیکن دیکھیں گے۔۔۔۔ ضرور دیکھیں گے۔۔۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی۔

محبت کی؟

یا کسی اور جذبے کی؟

ملازمہ کو سمجھ نہیں آئی تھی اس کی بات۔۔۔۔

میرال نے اندر کی طرف قدم بڑھائے تھے۔۔۔

"سید کامل میرانی۔۔۔ آپ نے مجھے بھلا دیا۔۔۔ مگر میں نہیں بھلاؤں گی۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔۔"

خود سے ہمکلام ہوتے وہ زیر لب مسکرائی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رات گہری ہو چکی تھی۔۔۔

حورلمہ اپنے کمرے میں بیٹھی تھی۔۔۔ آنکھیں سوجی ہوئی تھیں۔۔۔

اس نے ساری رات نماز پڑھی۔۔۔ روئی۔۔۔ دعا مانگی۔۔۔

لیکن دل کو سکون نہیں ملا۔۔۔

کامل کی وہ آنکھیں۔۔۔ جب اس نے کہا تھا کہ وہ شاہ جہاں کے ساتھ جانا چاہتی ہے۔۔۔

اس میں جو درد تھا۔۔۔جو ٹوٹا ہوا احساس تھا۔۔۔

وہ سب حورلمہ کے دل میں چھرا بن کر گڑا ہوا تھا۔۔۔

"میں نے اس انسان کو کہہ دیا کہ وہ ان سے نفرت کرتی

ہوں۔۔۔"

اس کے لبوں سے سسکی نکلی تھی۔۔۔۔

"لیکن میرے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا۔۔۔"

اس نے خود کو جواز پیش کیا تھا۔۔۔ مگر آج دل کچھ بھی ماننے کو تیار

نہیں تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

کامل میرانی کھڑکی کے پاس کھڑا باہر تاریکی میں سرد آنکھیں گاڑھے ہوئے تھا۔۔۔

نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔۔

حورلمہ کے الفاظ بار بار کانوں میں گونج رہے تھے۔۔۔

"میں شاہ جہاں کے ساتھ جانا چاہتی ہوں۔۔۔"

وہ ایسا سوچ بھی کیسے سکتی تھی۔۔۔ صرف اس سے دور جانے کی خاطر وہ اس حد تک جا پہنچی تھی۔۔۔

"میں آپ سے نفرت کرتی ہوں۔۔۔"

سماعتوں میں بار بار یہ الفاظ گونج رہے تھے۔۔۔

اس کی مٹھیاں سختی سے بھینچ گئی تھیں۔۔۔۔

" نفرت کیا ہوتی ہے۔۔۔کیسے کی جاتی ہے۔۔۔یہ میں تمہیں بتاؤں گا۔۔۔"

وہ زیر لب بڑبڑایا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں سے خون نکل رہا تھا۔۔۔

"بہت غلط کیا تم نے۔۔۔۔ چھوڑوں گا نہیں میں تمہیں۔۔۔ ابھی تک تم نے صرف میری محبت دیکھی ہے۔۔۔ اب نفرت دیکھو گی۔۔۔

اس نے دیوار پر زور سے مکہ رسید کیا تھا۔۔۔۔

"چاہے جو بھی وجہ ہو۔۔۔ اب تم نہیں بچ سکتیں۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں خوفناک آتشزدگی چھائی ہوئی تھی۔۔۔

"میں تمہیں لے کر رہوں گا۔۔۔ چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔ تم پہلے دن سے میری تھی اور میری رہو گی۔۔۔"

رات قطرہ قطرہ ڈھل رہی تھی۔۔۔اور وہ ایسے ہی کھڑا تھا۔۔۔

پھر کسی خیال کے تحت اس نے وزیر کو نمبر ملایا تھا۔۔۔

"کل صبح دس بجے۔۔۔وکیل کو بھیجو کاغذات کے ساتھ۔۔۔"

اس نے حکم دیا تھا۔۔

"جی سر۔۔۔"

وزیر اس پل بھی اس کے حکم کا منتظر تھا۔۔۔وہ جانتا تھا یہ شخص ان دنوں کیسی ذہنی اذیت سے گزر رہا تھا۔۔

وہ بہت سالوں سے کامل کے ساتھ تھا۔۔۔

اس کی زندگی کے ہر پہلو سے واقف تھا۔۔۔اور اس انسان کے جنون سے بھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اگلی صبح ٹھیک دس بجے۔۔۔کامل کا وکیل کوٹھے پر پہنچا تھا۔۔۔ماہ جبین پہلے سے ہی تیار بیٹھی تھی۔۔۔

"آیئے آیئے۔۔۔"

اس نے خوشی سے استقبال کیا تھا۔۔۔حورلمہ اپنے کمرے میں بیٹھی تھی۔۔۔

"بی بی۔۔۔وکیل صاحب آگئے ہیں۔۔۔"

نگینہ نے آکر بتایا تھا اسے۔۔۔ حورلمہ کا دل بیٹھ گیا۔۔۔

وہ نیچے آئی تو ماہ جبین نے پہلے ہی دستخط کر دیے تھے۔۔۔

"بس۔۔۔ ہو گیا۔۔۔"

وہ خوشی سے بولی تھی۔۔۔ کیونکہ سائن کرنے سے پہلے ہی چیک اسے پکڑا گیا تھا۔۔۔

"آپ بھی دستخط کر دیں۔۔۔ سید صاحب نے کہا ہے۔۔۔"

وکیل نے حورلمہ کی طرف دیکھا تھا۔۔

کیونکہ اسے دو چیک دیئے گئے تھے۔۔۔

حورلمہ نے نفی میں سر ہلا تھا۔۔۔

"میں نہیں بیچوں گی اپنا حصہ۔۔۔"

اس کے ضدی لہجے پر وکیل نے مسکراہٹ دی تھی۔۔اور ساتھ ماہ جبین نے بھی۔۔۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔سید صاحب نے کہا تھا کہ شاید آپ انکار کریں۔۔۔"

اس نے ایک اور کاغذ نکالا تھا۔۔۔

"یہ کورٹ کا حکم ہے۔۔۔ چونکہ ماہ جبین نے اپنا حصہ بیچ دیا ہے۔۔۔ تو اب یہ جگہ سید صاحب اور آپ کی مشترکہ ملکیت ہے۔۔۔"

اس نے بتانا ضروری سمجھا تھا۔۔۔

"کیا مطلب؟"

حورلمہ کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔۔۔

"مطلب یہ کہ۔۔۔ اب آپ یہاں کچھ بھی نہیں کر سکتیں سید صاحب کی مرضی کے بغیر۔۔۔"

وکیل نے صاف الفاظ میں بتایا تھا۔۔۔

حورلمہ مٹھیاں بھینچ گئی تھی۔۔۔

کامل میرانی نے سب کچھ حساب سے کیا تھا۔۔

"اور ہاں۔۔۔"

وکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

"بی بی ابھی کچھ دیر تک نکاح ہے آپ کا سید صاحب سے۔۔۔"

وزیر نے نگاہیں جھکائے احتراماً اسے پکارا تھا۔۔۔اور وہاں سے نکل گیا تھا وکیل کے ساتھ۔۔۔

حورلمہ وہیں کھڑی رہ گئی تھی۔۔۔ماہ جبین ہنس رہی تھی۔۔۔

"دیکھا۔۔۔سید کامل میرانی سے کوئی نہیں جیت سکتا۔۔۔تم بھی نہیں۔۔۔"

حورلمہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔کامل میرانی نے اپنے انداز میں جال بچھا دیا تھا۔۔۔اور وہ اس میں پھنس چکی تھی۔۔۔

اس نے وہاں کھڑی باقی لڑکیوں کو دیکھا تھا۔۔

جو درزیدہ نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔

"آپ لوگ فکر مت کرو۔۔۔۔سید کامل میرانی نے تم سب کے لیے کچھ بہترین سوچا ہو گا۔۔۔اسی وجہ سے یہ سب کر رہے ہیں۔۔۔وہ انسان پناہ گاہ دینے والوں میں سے ہے۔۔۔ چھیننے والوں میں سے نہیں۔۔۔

انہوں نے جس دن یہاں قدم رکھا تھا۔۔۔اسی دن فیصلہ کر لیا ہو گا تم سب کو بھی عزت بھری زندگی دینے کا۔۔

پریشان مت ہونا۔۔۔"

حورلمہ نے انہیں تسلی دی تھی۔۔۔ مگر اس کا اپنا دل لرز رہا تھا۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں آگئی تھی۔۔۔

حویلی میں عجیب سی بے چینی پھیل گئی تھی۔۔۔

حورلمہ اپنے کمرے میں چکر کاٹ رہی تھی۔۔۔اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

اس کے پاس کچھ گھنٹے تھے۔۔۔پوری رات کامل میرانی کے آدمی کوٹھے کے باہر پہرا دیتے رہے تھے۔۔۔

وہ یہاں سے نکل نہیں پائی تھی۔۔۔ مگر اب اسے وہ لوگ کہیں دکھائی نہیں دے رہے تھے۔۔۔ ابھی اس کے پاس نکلنے کو موقع تھا۔۔۔

"کچھ گھنٹوں میں نکاح ہے۔۔۔"

وہ زیر لب بڑبڑائی تھی۔۔

"اور میں۔۔۔ میں یہ شادی نہیں کر سکتی۔۔۔"

اس نے فیصلہ کر لیا تھا۔۔۔

"مجھے یہاں سے جانا ہو گا۔۔۔"

نگینہ جو کونے میں بیٹھی تھی، اٹھ کر اس کے پاس آئی۔۔۔

"بی بی۔۔۔ آپ کیا سوچ رہی ہیں؟"

حورلمہ نے اسے دیکھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں فیصلہ تھا۔۔۔

"نگینہ۔۔۔ مجھے یہاں سے جانا ہو گا۔۔۔ ابھی اسی وقت۔۔۔"

اس نے فیصلہ کر لیا تھا۔۔۔ اور اب اس پر مضبوطی سے ڈٹ گئی تھی۔۔

"لیکن بی بی۔۔۔ کہاں جائیں گی آپ؟"

اس کی بات سن کر نگینہ کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔۔

"کہیں بھی۔۔۔لیکن یہاں نہیں رہ سکتی۔۔۔"

حورلمہ نے چہرے پر بکھرتی پسینے کی صاف کرتے کہا تھا۔۔

"سید صاحب۔۔۔وہ نہیں چھوڑیں گے آپ کو۔۔۔"

نگینہ نے ڈرتے ڈرتے کہا۔۔۔

"میں جانتی ہوں۔۔۔"

حورلمہ کی آواز کانپی۔۔۔

"لیکن مجھے کوشش تو کرنی ہو گی۔۔۔میں ان کی زندگی میں شامل نہیں ہو سکتی۔۔۔"

وہ کس مجبوری میں یہ فیصلہ کر رہی تھی۔۔ یہ وہی جانتی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے بی بی۔۔۔ میں آپ کے ساتھ چلوں گی۔۔۔"

نگینہ نے کچھ لمحے سوچا۔۔۔ پھر فیصلہ کیا۔۔۔

"لیکن نگینہ بی۔۔۔"

حورلمہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

"بی بی۔۔۔ آپ نے میری بہت مدد کی ہے۔۔۔ اب میری باری ہے۔۔۔"

نگینہ نے مضبوطی سے کہا۔۔۔

"شکریہ۔۔۔"

حورلمہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔۔۔

حورلمہ نے ایک چھوٹا سا بیگ تیار کیا۔۔۔کچھ ضروری سامان۔۔۔

کچھ کپڑے۔۔۔

اور اپنی ماں کی آخری نشانی۔۔۔ایک تصویر۔۔۔

نگینہ بھی تیار تھی۔۔۔

"بی بی۔۔۔ چلیں؟"

حورلمہ نے ایک آخری نظر اپنے کمرے پر ڈالی۔۔۔

یہ کمرہ۔۔۔ جہاں اس نے دو سال گزارے تھے۔۔۔

کامل میرانی سے دور رہنے کے دو سال۔۔۔

"ہاں۔۔۔ چلو۔۔۔"

دونوں آہستہ آہستہ سیڑھیاں اتریں۔۔۔ نگینہ اتنے سال یہاں رہی تھی۔۔۔ وہ حویلی کے سبھی خفیہ راستوں سے آگاہ تھے۔۔۔۔

نیچے صحن میں کوئی نہیں تھا۔۔۔۔

نگینہ نے اشارہ کیا۔۔۔

"اس طرف سے۔۔۔ پچھلے دروازے سے۔۔۔"

دونوں پچھلے دروازے کی طرف بڑھیں۔۔۔

دروازہ آہستہ سے کھولا۔۔۔ یہ دروازہ پیچھے ایک چھوٹی سی گلی میں

کھلتا تھا۔۔۔۔

"گاڑی کہاں ہے؟"

حورلمہ نے پوچھا۔۔۔

"اگلی گلی میں۔۔۔ میں نے پہلے سے بندوبست کرلیا تھا۔۔۔"

نگینہ نے کہا۔۔۔ نگینہ بائی کا بیٹا وہاں ڈرائیور تھا۔۔۔ اسی پر ہی

بھروسہ کیا جاسکتا تھا۔۔۔

دونوں تیزی سے چلنے لگیں۔۔۔دل تیزی سے دھڑک رہے تھے۔۔۔

ہر قدم خوف سے بھرا ہوا تھا۔۔۔وہ گلی بالکل سنسان تھی۔۔

اگلی گلی میں ایک پرانی گاڑی کھڑی تھی۔۔۔

"یہ رہی۔۔۔"

نگینہ نے گاڑی دیکھتے کہا تھا۔۔۔حورلمہ نے راحت کی سانس خارج کی تھی۔۔۔

دونوں گاڑی میں بیٹھیں۔۔۔ڈرائیور نے گاڑی سٹارٹ کی تھی۔۔

"بی بی کہاں جانا ہے؟"

اس نے پوچھا۔۔۔

حورلمہ نے کچھ لمحے سوچا۔۔۔

"شہر سے باہر۔۔۔بس دور۔۔۔جتنا دور لے جا سکتے ہو۔۔۔"

اس نے کانپتی آواز میں کہا تھا۔۔۔۔

گاڑی چل پڑی۔۔۔

حورلمہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔

وہ حویلی۔۔۔جو اس کا گھر تھی۔۔۔اس کی پناہ گاہ تھی۔۔۔

آج چھوٹ رہی تھی۔۔۔

اور کامل میرانی۔۔۔۔۔

اس کا دل زور سے دھڑکا۔۔۔

"معاف کیجیے گا سید صاحب۔۔۔ لیکن ہم دونوں کے لیے یہی ٹھیک ہے۔۔۔"

وہ زیر لب بولی۔۔۔

گاڑی شہر کی سڑکوں پر تیزی سے بڑھ رہی تھی۔۔۔ ارد گرد باقی گاڑیوں کا رش بھی تھا۔۔۔

حورلمہ کو لگا شاید وہ اس شخص کی دسترس سے ایک بار پھر سے نکل گئی ہے۔۔۔۔

لیکن۔۔۔

لیکن اس بار قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شہر سے باہر جانے والی سڑک پر۔۔۔ اچانک۔۔۔ سامنے سے تیز رفتار گاڑی آئی۔۔۔ تھی۔۔۔

کانوں کے پردے پھاڑ دینے والا چیختا ہوا ہارن اور انتہائی خوفناک رفتار۔۔۔ڈرائیور نے گھبرا کر بریک لگائی تھی۔۔۔۔

"یہ کیا ہے؟"

حورلمہ کی کانپتی آواز گونجی تھی۔۔۔وہ گاڑی ان کے سامنے آکر رک گئی تھی۔۔ان کا راستہ پوری طرح سے بند ہو گیا تھا۔۔۔

وہ سیاہ گاڑی بالکل بیچ سڑک میں کھڑی تھی۔۔۔

حورلمہ کا دل بیٹھ گیا۔۔

"نگینہ۔۔۔"

اس نے گھبرا کر کہا تھا۔۔نگینہ کی رنگت بھی زرد تھی۔۔

سامنے والی گاڑی کا دروازہ کھلا تھا۔۔۔

اور۔۔۔

سید کامل میرانی باہر نکلا تھا۔۔۔۔

سیاہ لباس۔۔۔گلاسز۔۔۔اور چہرے پر ایسا غصہ کہ رات والا غصہ تو اس کے آگے کچھ بھی نہیں تھا۔۔

حورلمہ کی سانسیں رک گئ تھیں۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

وہ زیر لب بڑبڑائی تھی۔۔۔۔

کامل بپھرے ہوئے طوفان کی طرح ان کی گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔

اس کے قدموں میں ایسا رعب تھا۔۔ایسی طاقت تھی۔۔۔

کہ ڈرائیور کانپ گیا۔۔۔

کامل نے حورلمہ کی طرف والا دروازہ کھولا تھا۔۔۔

"باہر نکلو۔۔۔"

اس کی آواز یخ بستہ تھی۔۔

حورلمہ نہیں ہلی۔۔اس کے جسم سے جیسے جان نکل گئی ہو۔۔۔

"میں نے کہا۔۔۔باہر نکلو۔۔۔"

اب کی بار آواز میں دھمکی تھی۔۔۔نگینہ نے حورلمہ کی طرف دیکھا۔۔۔

"بی بی۔۔۔"

حورلمہ کانپتی ہوئی باہر نکلی تھی۔۔۔کامل نے جھٹکے سے اس کا بازو پکڑا تھا۔۔۔

حورلمہ کی نظریں اس کے چہرے کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

آنکھوں کا قہر اس نے گلاسز سے چھپا رکھا تھا۔۔ ورنہ اس نے دیکھ کر خوف سے وہیں بے ہوش ہو جانا تھا۔۔

"تم سوچتی ہو تم مجھ سے بھاگ سکتی ہو؟"

اس کی گرفت بے رحم تھی۔۔۔

"چھوڑیے مجھے۔۔۔"

حورلمہ نے بازو چھڑانے کی کوشش کی تھی۔۔ لیکن کامل نے اور سختی سے پکڑ لیا تھا۔۔۔۔

"میں نے تمہیں کتنی بار کہا۔۔۔اب تم مجھ سے نہیں بچ سکتیں۔۔۔"

وہ مسلسل مزاحمت کررہی تھی۔۔۔۔جب وہ جھکا تھا اور اس کے نازک وجود کو اپنی مضبوط بانہوں میں اٹھا گیا تھا۔۔۔

اس شخص کے اس جارحانہ عمل پر اسکی جان نکل گئ تھی۔۔۔

وہ اس کے اتنے قریب تھا۔۔۔اس کی مسحورکن مہک حورلمہ کی سانسوں میں اترنے لگی تھی۔۔۔

"یہ کیا کررہے ہیں آپ؟ مجھے نیچے اتاریں۔۔۔"

وہ خوف سے چیخی تھی۔۔۔ لیکن کامل نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

وہ اسے اپنی گاڑی کی طرف لیا تھا۔۔ اور پچھلی سیٹ پر ڈالتا۔۔ خود بھی اس نے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

"ڈرائیو۔۔۔"

اس نے آگے بیٹھے وزیر کو کہا تھا۔۔۔ گاڑی تیزی سے چل پڑی تھی۔۔۔

حورلمہ نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ لیکن کامل نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔۔

"بیکار کوشش مت کرو۔۔۔"

حورلمہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔

"آپ۔۔۔ آپ یہ نہیں کر سکتے۔۔۔"

اس نے نفی میں سر ہلاتے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑوایا تھا۔۔۔

جو اس کا ہاتھ آرام سے آزاد کر گیا تھا۔۔۔ سیگریٹ سلگھاتے اس نے ویسی ہی ایک سلگتی نظر اس شخص پر ڈالی تھی۔۔۔

"دیکھ رہی ہو۔۔۔ کر رہا ہوں۔۔۔"

کامل کی آواز سرد تھی۔۔۔ حورلمہ کی سانسیں تھم گئی تھیں۔۔۔

"میں نے کہا تھا نا۔۔۔ تم میری ہو۔۔۔ اور میں تمہیں کبھی نہیں جانے دوں گا۔۔۔"

گاڑی تیز رفتاری سے شہر سے باہر نکل رہی تھی۔۔

تقریباً ایک گھنٹے بعد گاڑی ایک بڑے فارم ہاؤس کے گیٹ پر رکی۔۔۔

بڑے بڑے درخت۔۔۔ اونچی دیواریں۔۔۔ اور سخت سیکورٹی۔۔۔

گیٹ کھلا اور گاڑی اندر چلی گئی۔۔۔ حورلمہ خوفزدہ سی چاروں طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

یہ جگہ بہت بڑی تھی۔۔۔ اور بالکل ویران۔۔۔ آس پاس جنگل تھا۔۔۔ یہاں سے بھاگنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

گاڑی مین بلڈنگ کے سامنے رکی تھی۔۔۔۔

کامل باہر نکلا اور دروازہ کھولا۔۔۔

"باہر آؤ۔۔۔"

حورلمہ نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلا تھا۔۔۔

"میں نہیں آؤں گی۔۔۔"

وہ گاڑی کی سیٹ کو مضبوطی سے پکڑ گئ تھی۔۔۔

کامل نے گہرا سانس لیا۔۔۔

پھر اندر جھکا اور حورلمہ کو پھر سے اٹھالیا۔۔۔وہ ایک بار سے اس کے بہت قریب آگیا تھا۔۔۔

اس میں لمس کو اپنے وجود پر محسوس کرتے حورلمہ کی سانسیں رکنے لگی تھیں۔۔

"یہ۔۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔۔"

حورلمہ نے مزاحمت کی۔۔۔ لیکن کامل کی گرفت فولادی تھی۔۔۔

وہ اسے لے کر اندر چلا آیا تھا۔۔۔ فارم ہاؤس کے اندر شاندار لابی تھی۔۔۔ کامل سیڑھیاں چڑھنے لگا۔۔۔

اسے نے حورلمہ کو ایسے ہی اٹھار کھا تھا۔۔۔اس کا بہت ہر احساس

سے عاری تھا۔۔۔ا

وہ اس کی بانہوں سے نکلنے کے لیے ہاتھ پیر چلا رہی تھی۔۔۔

اوپر ایک لمبا کوریڈور تھا۔۔۔جس میں بہت سارے کمرے

تھے۔۔۔۔وہ ایک کمرے کے سامنے آکر رک گیا تھا۔۔۔

دروازہ کھولا اور حورلمہ کو اندر لے گیا تھا۔۔۔۔

کمرہ بہت بڑا تھا۔۔۔شاندار۔۔۔

بڑا سا بیڈ۔۔۔ایک طرف بالکنی۔۔۔دوسری طرف واشروم۔۔۔

کامل نے حورلمہ کو نیچے اتارا۔۔۔

حورلمہ لڑکھڑائی۔۔۔ لیکن سنبھل گئی تھی۔۔۔

"یہ کمرہ تمہارا ہے۔۔۔"

کامل دروازے کی طرف واپس پلٹ گیا تھا۔۔۔ اس کی مٹھیاں بھینچی ہوئی تھیں۔۔ جیسے وہ اس وقت بہت مشکل سے اپنا غصہ ضبط کیے ہوئے ہو۔۔۔

"میں نہیں رہوں گی یہاں۔۔۔"

حورلمہ کی کمزور سی آواز ابھری تھی۔۔۔کامل نے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں ایسی آگ تھی کہ حورلمہ کانپ گئی۔۔۔

"تم رہو گی۔۔۔کیونکہ تمہارے پاس کوئی چارہ نہیں ہے۔۔۔"

پھر وہ دروازے کے قریب آیا۔۔۔

"اس کمرے سے باہر جانے کا صرف ایک راستہ ہے۔۔۔"

دروازے کے پاس رکتے اس نے کہا تھا۔۔۔

"کیا۔۔۔؟؟؟"

حورلمہ نے گھبرا کر پوچھا تھا۔۔۔اس کی حالت اس وقت ایسی تھی جیسے وہ کبھی بھی بے جان ہو کر وہیں گر جائے گی۔۔۔

"کیا؟"

کامل نے اس کے قریب آتے کہا تھا۔۔۔وہ آنکھوں سے گلاسز اتار چکا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں کی رنگت بہت زیادہ سرخ تھی۔۔۔

حورلمہ کا دل کانپ گیا تھا۔۔۔

"جب تم مجھ سے نکاح پر راضی ہو جاؤ۔۔۔"

حورلمہ کی دھڑکنیں رک گئی تھیں۔۔۔۔

"یہ کمرہ تمہاری قید ہے۔۔۔ اور آزادی کی صرف ایک قیمت ہے۔۔۔ میری بیوی بننا۔۔۔"

ان بھیگتے نین کٹوروں کی جانب دیکھتے وہ آگ اگلتے لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"میں کبھی نہیں مانوں گی۔۔۔"

حورلمہ نے نفی میں سر ہلاتے بچوں کی طرح ضدی لہجے میں کہا تھا۔۔۔

کامل کے ہونٹ مسکرائے تھے۔۔۔

وہی مخصوص سفاکیت بھری مسکراہٹ۔۔۔۔

"دیکھتے ہیں۔۔۔"

وہ جانے لگا تھا۔۔۔جب حورلمہ اس کا راستہ کاٹ گئی تھی۔۔۔

"آپ۔۔۔آپ یہ نہیں کر سکتے۔۔۔"

حورلمہ کی آواز کانپی تھی۔۔کامل رک گیا۔۔۔

کچھ لمحے اس کی اس جرأت کو دیکھا تھا۔۔۔اگلے ہی لمحے وہ اس کے اوپر جھکا تھا۔۔۔

اتنا قریب کہ حورلمہ پیچھے ہٹ گئی تھی۔۔۔۔

"میں کر سکتا ہوں۔۔۔اور کروں گا۔۔۔"

اس کی آواز میں یقین تھا۔۔۔اور وحشت بھی۔۔۔۔

"تم نے مجھے تین بار ٹھکرایا۔۔۔پہلے بھاگ کر۔۔۔پھر شاہ جہاں کو ترجیح دے کر۔۔۔اور آج پھر بھاگنے کی کوشش کر کے۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں وحشت تھی۔۔۔غصہ تھا۔۔۔اور کچھ اور بھی۔۔۔

"اب بس۔۔۔اب میں تمہیں کوئی موقع نہیں دوں گا۔۔۔"

حورلمہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔

"آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں تو یہ سب کیوں کر رہے ہیں؟ محبت میں زبردستی نہیں کی جاتی۔۔۔

میں اب نہیں چاہتی آپ کو۔۔۔ نہیں کرتی محبت آپ سے۔۔۔"

وہ ابھی بول رہی تھی۔۔۔ کامل کا جبڑا سخت ہو گیا تھا۔۔۔

یہ لڑکی اس وقت بھی اسے طیش دلانے کا موقع نہیں چھوڑ رہی تھی۔۔۔

وہ اب بھی اس کے سامنے مکمل پردے میں کھڑی تھی۔۔۔جسے ہٹانے کی کوشش نہیں کی تھی کامل میرانی نے۔۔۔

وہ اس کی جانب جھکا تھا۔۔۔

اس کی گرم سانسیں حورلمہ کے چہرے سے ٹکرائی تھیں۔۔۔

"محبت۔۔۔؟؟کونسی محبت حورلمہ۔۔۔وہ محبت جسے تم اپنے پیروں تلے روند چکی ہو۔۔۔ایک بار نہیں کئی بار۔۔۔

وہ محبت تو کب کی مر گئی ہے۔۔۔

اب یہ محبت نہیں ضد ہے میری۔۔۔ تمہیں حاصل کرنا جنون بن چکا ہے میرا۔۔۔ اس جنون کو اب تم ہی جھیلوں گی اور سنبھالو کی بھی۔۔۔"

وہ اس کے قریب تر تھا۔۔۔ اس کے انداز کی سفاکی حورلمہ کو پتھر کا کر گئی تھی۔۔۔۔

"ابھی کچھ دیر بعد ہمارا نکاح ہے۔۔۔ تمہیں تیار کیا جائے گا میرے لیے۔۔۔ خاموشی سے تیار ہو جانا۔۔۔ ورنہ انجام کی زمہ دار تم خود ہو گی۔۔۔

یہ نکاح آج ہو گا۔۔۔ اور ہر قیمت پر ہو گا۔۔۔"

وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتا وارننگ دیتے بولا تھا۔۔۔

اور حورلمہ اس پل جیسے اپنی جگہ ڈھے گئی تھی۔۔۔وہ جا چکا تھا۔۔۔

حورلمہ وہیں زمین پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

اس نے آنکھیں بند کر رکھی تھیں۔۔۔اس کا پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔

یہ شخص سمجھتا کیوں نہیں تھا۔۔۔وہ اس کو کیسے بتاتی وہ مجبور تھی۔۔۔

بہت زیادہ مجبور۔۔۔

اچانک سے کسی خیال کے تحت اس نے ارگرد دیکھا تھا۔۔اس کا پرس اور موبائل کچھ بھی نہیں تھا وہاں۔۔۔

اس کی گھبراہٹ مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

"سید کامل میرانی تمہارا نہیں ہو سکتا حورلمہ۔۔وہ میرا ہے۔۔۔وہ تمہیں کبھی نہیں مل سکتا۔۔اگر تم نے اس سے شادی کی تو میں اسے ایسے برباد کروں گی کہ وہ خود کو ختم کر دینے پر مجبور کر دے گا۔۔

تمہیں اس کی نگاہوں میں اور پوری دنیا کے سامنے رسوا کروں گی۔۔۔تم اچھے سے جانتی ہو۔۔۔میں ایسا کر سکتی ہوں۔۔۔

اور میں کروں گی بھی۔۔۔ چلی جاؤ یہاں سے۔۔۔ بہت دور۔۔

اتنی دور کہ وہ تمہیں کبھی ڈھونڈ نہ پائے۔۔

اگر تم اسے ملی یا اس سے شادی کی۔۔۔ یا اسے کچھ بتایا تو یاد رکھنا

کچھ نہیں بچے گا۔۔۔

جیسے تمہارے ماں باپ گئے ہیں۔۔۔ ویسے ہی کامل میرانی بھی چلا

جائے گا۔۔۔ پھر رونے سسکنے کے سوا تمہارے پاس کوئی چارہ

نہیں ہو گا۔۔۔"

یہ دھمکیاں۔۔۔یہ آوازیں جنہوں نے پورے دو سال اس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔

اس وقت اس کی جان کو آ رہی تھیں۔۔۔وہ بری طرح سے لرز رہی تھی۔۔۔

آنسوؤں میں بھیگتی وہ آنے والے وقت کی سفاکی کا سوچتے ٹھیک سے سانس تک نہیں لے پا رہی تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ جس انسان کے یہ الفاظ تھے۔۔وہ اپنے کہے سے پیچھے نہیں ہٹنے والی تھی۔۔۔حورملہ بری طرح سے خوفزدہ تھی۔۔

اس شخص کو خود سے بدگمان اور دور کرنے کے لیے اس نے کیا کچھ نہیں کیا تھا۔۔۔ مگر پھر بھی وہ ناکام رہی تھی۔۔

اب انجانے خوف سے اس کی جان جارہی تھی۔۔۔

مگر اب کی بار وہ کچھ نہیں کر سکی تھی۔۔۔ دروازہ کھلا تھا اور نگینہ بی اندر داخل ہوئی تھیں۔۔۔ اس کے پیچھے دو تین ملازمہ تھیں۔۔ ہاتھ میں بڑے بڑے باکسز اٹھائے وہ وہیں ٹیبل پر رکھتیں واپس پلٹ گئی تھیں۔۔۔

نگینہ بائی کو دیکھ حور لمہ کے آنسوؤں میں مزید شدت آئی تھی۔۔

وہ آگے بڑھی تھیں اور اس کو اپنے حصار میں لیتے اس کی پیشانی چوم گئی تھیں۔۔

"بی بی۔۔۔ میرا یہی مشورہ ہے کہ اب مزید مزاحمت یا انکار کر کے آپ سید صاحب کو مزید ناراض نہ کریں۔۔ اب آپ کے انکار سے وہ آپ سے مزید بدگمان ہو جائیں گے۔۔ پہلے بھی بہت زیادہ خفا کیا ہے آپ نے ان کو۔۔

ان میں آنکھوں کے سامنے آپ نے خود کو کسی اور مرد کے آگے بیچا ہے۔۔۔ آپ کو لگتا ہے کہ وہ کبھی یہ بات بھولیں گے۔۔

میری مانیں تو ابھی کچھ مت کریں۔۔۔ وہ جو کہتے ہیں ویسے کریں۔۔۔ ان کو دیکھ کر کوئی بھی انسان کہہ سکتا ہے کہ وہ آپ کو کسی بھی قیمت پر نہیں چھوڑیں گے۔۔۔ ہمیشہ آپ کے لیے ان کی شدت ایسی ہی رہے گی۔۔۔

آپ خود سوچیں آپ کو کوٹھے پر ہونا ان کے دل کو نہیں بدل پایا تو پھر اس کے علاوہ اور کیا ہی بڑا اور برا ہو سکتا ہے۔۔۔۔"

نگینہ اسے سمجھا رہی تھی۔۔۔ اور اس سوچ کے ساتھ کہ اب کوئی بھی فرار ممکن نہیں ہے۔۔۔ اس کی سانسیں اس کے اختیار سے

باہر ہو رہی تھیں۔۔۔اس کے چہرے کی رنگت خطرناک حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔

وہ ہولے ہولے کانپ رہی تھی۔۔۔

"محبت نہیں ہے اب۔۔۔ صرف ضد ہے۔۔۔ سید کامل میرانی جیسا باکردار شخص بھلا مجھ جیسی لڑکی سے محبت کیسے قائم رکھ سکتا ہے اب بھی۔۔۔ جس کے پچھلے دو سال مشکوک ہوں۔۔۔

جو ایک کوٹھے کی طوائف مانی جائے۔۔ان کا خاندان۔۔۔ان کے گھر والے کوئی مجھے قبول نہیں کرے گا۔۔

وہ بہت جلد اپنی ضد پوری کرنے کے بعد مجھے چھوڑ دیں گے۔۔۔"

وہ سسکتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔۔اس شخص سے ٹوٹ کر محبت کرنے کے باوجود وہ آج اس کے ساتھ جڑنے والے اس حلال رشتے پر دل سے خوش نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔

کیونکہ بہت کچھ ایسا ہوا تھا۔۔۔اور مزید آگے ہونے والا تھا اگر وہ اس سے نکاح کر لیتی تو۔۔۔۔

وہ انسان جو اس کی سانسوں میں بستا تھا۔۔۔وہ اسے ناراض اور بدگمان کر کے اس کی محبت کو خود سے دور کر رہی تھی۔۔

"بی بی آپ ایسا کیوں کہہ رہی ہیں۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ اگر انہوں نے آپ کو چھوڑنا ہوتا تو اپنے خاندان کو مدعو کیوں کرتے۔۔۔ نیچے ان کا پورا خاندان جمع ہے۔۔ اس نکاح میں شرکت کرنے کے لیے۔۔ آپ کیوں بھول جاتی ہیں وہ کوئی عام انسان نہیں ہیں۔۔۔ سید کامل میرانی ہیں۔۔ ان کے لیے کچھ بھی کرنا ناممکن نہیں ہے۔۔۔۔۔"

نگینہ کی نظریں اس کے نقاب سے ڈھکے چہرے پر تھیں۔۔۔ اس کی چادر آنسوؤں سے بھیگ چکی تھی۔۔۔ اس کے پورے خاندان

کے موجود ہونے کا سن کر حورلمہ کی حالت مزید خراب ہوئی تھی۔۔۔۔وہ ہولے ہولے لرز رہی تھی۔۔۔

یہ نکاح اب خفیہ نہیں رہنے والا تھا۔۔۔اس کی خبر ہر طرف پھیلنی تھی اب۔۔۔۔اس کے رگ وپے میں خوف سرایت کر گیا تھا۔۔

"سید صاحب کا حکم ہے آپ کو تیار کیا جائے۔۔۔"

نگینہ کے کہنے پر اس نے درزیدہ نگاہوں سے ٹیبل پر پڑے ملبوسات کی جانب دیکھا تھا۔۔

سرخ رنگ کا عروسی لباس دیکھ اس کی دھڑکنیں اتنی شدت سے دھڑک اٹھی تھیں۔۔۔جیسے ابھی پسلیوں کی دیوار توڑ کر باہر نکل آئی تھیں۔۔۔

اس نے دھیرے سے اپنا نقاب سرکا دیا تھا۔۔۔۔اور نگینہ جو چیزیں نکال رہی تھی۔۔۔اس پر پڑتی نگاہ ہٹانا بھول گئی تھی۔۔۔

وہ دم بخود سی اسے تکے گئی تھی۔۔۔وہ اس کی سوچ سے بھی کہیں زیادہ حسین و جمیل تھی۔۔۔۔جیسے چاند کا ٹکڑا کاٹ کر اسے بنایا گیا ہو۔۔۔

ایسا لگ رہا تھا جیسے خدا نے پوری کائنات کی خوبصورتی اکٹھی کر کے

اس ایک چہرے میں ڈال دی ہو۔۔۔

گورا رنگ جیسے دودھ میں گلاب کی پتیاں گھول دی گئی ہوں۔۔۔

بڑی بڑی سیاہ آنکھیں۔۔۔ جن میں معصومیت کا سمندر لہرا رہا

تھا۔۔۔ جیسے کوئی جادو بھرا سمندر ہو۔۔۔ لمبی لمبی پلکیں، جو

جھپکتے ہی دل پر وار کر دیتی تھیں۔۔۔

چھوٹی سی نکیلی ناک جس پر آنے والے لمحوں کا سوچ کر سرخی

چمک رہی تھی۔۔۔

نرم و گداز گال جن پر قدرتی سرخی تھی۔۔ جیسے شرم سے گلابی ہو گئے ہوں۔۔۔ ابھرے ہوئے، نرم، جیسے پھول کی پنکھڑی۔۔۔

اور ہونٹ۔۔۔ گلابی، نرم، رسیلے۔۔۔ جیسے گلاب کی پنکھڑیاں ہوں۔۔۔ اوپری ہونٹ کے بالکل کونے پر ایک چھوٹا سا تل۔۔۔ سیاہ، چمکتا ہوا۔۔۔ جیسے کسی نے جان بوجھ کر حسن میں اضافے کے لیے وہاں رکھ دیا ہو۔۔۔

وہ تل۔۔۔ اس کے چہرے کی خوبصورتی میں چار چاند لگا رہا تھا۔۔۔

بال لمبے، گھنے، سیاہ۔۔۔ جو ہر وقت وجود کے گرد لپٹی چادر سے باہر نکل آئے تھے آج۔۔۔ پردے سے باہر نکل کر کمر تک لہرا رہے تھے۔۔۔ جیسے رات کی سیاہ چادر ہو۔۔۔

ہر وقت چادر میں چھپے رہنے والا اس کا نازک وجود بھی آج اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ عیاں ہو رہا تھا۔۔۔

وہ اتنا نازک تھا۔۔۔ جیسے شیشے کی گڑیا ہو۔۔۔ اتنی نازک کہ ہوا کے جھونکے سے ٹوٹ جائے۔۔۔

ایسی نزاکت، ایسی کومل پن کہ نگینہ کو لگا جیسے چھو بھی دیا تو بکھر جائے گی۔۔۔

مومی دودھیا ہاتھ۔۔۔ انگلیاں لمبی، باریک۔۔۔ جیسے کسی نے سلیقے سے تراشی ہوں۔۔۔

صراحی دار لانبی دودھیا گردن۔۔۔

اس کی ہر ادا میں نزاکت تھی۔۔۔ ہر حرکت میں نفاست۔۔۔

اس کی شخصیت میں ایک وقار تھا۔۔۔ کوئی نہیں مان سکتا تھا کہ یہ شرم وحیا کو پیکر کبھی کوٹھے کا مکین بھی تھا۔۔۔

وہ ان چھوئی پاکیزگی کی مورت کومل کلی تھی۔۔۔

وہ بالکل خاموش تھی۔۔۔ لیکن اس کی موجودگی ہی کافی تھی پوری

فضا کو مہکا دینے کے لیے۔۔۔

نگینہ کی سانسیں رک سی گئی تھیں۔۔۔

یہ لڑکی نہیں، کوئی حور تھی۔۔۔ کوئی پری تھی۔۔۔ جو جنت سے

اتر آئی ہو۔۔۔

اس نے زندگی میں کئی خوبصورت لڑکیاں دیکھی تھیں۔۔۔ لیکن

یہ۔۔۔ یہ سب سے الگ تھی۔۔۔

اس میں وہ کشش تھی جو نظریں چرا لیتی تھی۔۔۔وہ معصومیت تھی جو دل کو چھو لیتی تھی۔۔۔اور وہ نزاکت تھی جو روح کو سکون دیتی تھی۔۔۔

نگینہ کو لگا جیسے وقت ٹھہر گیا ہو۔۔۔

وہ بس اسے دیکھے جا رہی تھی۔۔۔اور دیکھتی رہ جانا چاہتی تھی۔۔۔

اور پھر وہ ہولے سے مسکرائی تھی۔۔۔اگر ایک عورت ہو کر وہ نظریں نہیں ہٹا پا رہی تھی تو سید کامل میرانی کا کیا حال ہونا تھا آج۔۔۔

جو لڑکی سادگی میں غضب ڈھا رہی تھی۔۔۔جب سج سنور کر اپنے محبوب کے سامنے جائے گی تو وہ شخص کیا کرے گا۔۔

کیا حال ہو گا اس کا۔۔۔۔

حورلمہ گم صُم سی بیٹھی تھی۔۔۔جب دروازہ دوبارہ ناک ہوا تھا۔۔۔حورلمہ نے گھبرا کر نگینہ کو دیکھا تھا۔۔۔جو دروازے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

"بی بی وہ مہندی لگانے آئی ہیں آپ کو۔۔۔ان کو اندر لے آؤں۔۔۔"

نگینہ کی بات پر اس کے دھڑکنیں سینے میں سمٹ گئی تھیں۔۔۔

"میں تمہارے ہاتھوں پر مہندی دیکھنے کا تمنائی ہوں۔۔۔ کتنی حسین لگے گی ناان حسین ہاتھوں پر۔۔۔۔ اور پھر۔۔۔ اتنا حسین کوئی کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ تم مجھے پاگل کر کے چھوڑو گی لڑکی۔۔"

اس کی گھمبیر سرگوشی حورلمہ کو اپنی سماعتوں سے ٹکراتی سنائی دی تھی۔۔۔

اس کے پورے وجود میں سنسنی دوڑ گئی تھی۔۔۔ اس کی دھڑکنیں پاگل ہونے لگی تھیں۔۔۔

وہ دو تین ملاقاتیں ہی ہوئی تھیں ان کے بیچ۔۔۔اور وہ شخص اس سے نکاح کی خواہش کر بیٹھا تھا۔۔۔۔حورلمہ نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ شخص اس سے شادی کا خواہاں ہو گا۔۔۔

وہ اس سے پہلی نظر کی محبت کر بیٹھا تھا۔۔۔۔مگر حورلمہ کو یہی لگتا تھا کہ بھلا پہلی نظر میں کسی کو اتنی شدید محبت کیسے ہو سکتی تھی۔۔

مگر اس شخص نے ہر بات اپنی محبت کی شدت ظاہر کی تھی۔۔۔۔

وہ اسے کوٹھے سے اٹھا لایا تھا۔۔۔۔اپنے خاندان والوں کے سامنے اسے عزت بخش رہا تھا۔۔۔۔وہ اپنے الفاظ کا پکا تھا۔

حورلمہ اگر انکار کرتی بھی تو کونسا اس کی سنی جانی تھی۔۔۔وہ اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔۔

اس وقت اسے مزید طیش دلا کر اپنا ہی نقصان کرنا تھا۔۔۔اس لیے وہ اب چپ چاپ اس کی ہر بات مان کر اسے رام کرنا چاہتی تھی۔۔۔اسی میں بھلائی تھی اس کی۔۔۔

"میم۔۔۔بازوؤں پر بھی لگانی ہے۔۔۔"

اس نے ہاتھ آگے کیے تھے۔۔۔جب اس مہندی آرٹسٹ نے جھجھکتے ہوئے اسے کہا تھا۔۔۔ان کی نظریں بھی اس پری پیکر پر

تھیں۔۔۔اس کے ہاتھ اتنے ملائم تھے کہ وہ بہت دھیرے سے اسے چھو رہی تھیں۔۔۔

اس کی بات پر حورلمہ کی رنگت شرم سے دہک اٹھی تھی۔۔۔ کانوں کی لوئیں جلنے لگی تھیں۔۔۔

اس نے دھیرے سے اپنی شرٹ کی سلیوز کو اوپر سرکا دیا تھا۔۔۔ اس کے وجود کی کپکپاہٹ واضح محسوس کی جا سکتی تھی۔۔۔۔ مہندی آرٹسٹ اس کی گھبراہٹ دیکھ کر مسکرائی تھی۔۔

"آپ جتنی حسین ہیں۔۔۔ آپ کا اتنا گھبرانہ بنتا بھی ہے۔۔۔"

اس کے سرخ چہرے کو تکتے وہ شوخی سے بولی تھی۔۔۔حورلمہ نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔

اس کے دماغ میں ابھی بھی یہی چل رہا تھا کہ وہ کیسے فرار ہو سکتی تھی۔۔۔کوئی تو طریقہ ہو گا۔۔۔

اس کے پیروں پر بھی مہندی لگادی گئی تھی۔۔۔۔وہ خوف سے خود میں سمٹ رہی تھی۔۔۔اس کے پاس فون بھی نہیں تھا۔۔۔اس شخص نے اس کا باہر سے رابطہ بالکل منقطع کر دیا تھا۔۔۔

مہندی سوکھنے تک وہ ایسے ہی کرسی پر نیم دراز سی پڑی رہی تھی۔۔۔ اسے کھانے پینے کو دیا جارہا تھا۔۔۔ مگر وہ نہ کچھ کھارہی تھی نہ پی رہی تھی۔۔۔

اسے نگینہ سے ہی باہر کی باتیں پتا چل رہی تھیں کہ یہ شادی خفیہ نہیں تھی۔۔۔ پوری دنیا کو خبر ہو چکی تھی کہ سید کامل میرانی کی شادی ہو رہی تھی۔۔۔

"اگر اپنی ضد پوری کرنی تو ایسے ہی کر لیتے آپ۔۔۔ دنیا کو بتانے کی کیا ضرورت تھی۔۔"

وہ دل ہی دل میں اس سے الجھ رہی تھی۔۔۔۔یہ شخص کسی کی نہیں سنتا تھا۔۔۔۔

اس نے اپنے گھر والوں کو اس کے لیے منا بھی لیا تھا۔۔۔وہ سب کر سکتا تھا۔۔۔

حورلمہ کی مہندی کا رنگ بہت زیادہ گہرا آیا تھا۔۔۔۔وہ ایسے ہی بیٹھی تھی جب اسی لمحے دو خواتین اندر داخل ہوئی تھیں۔۔۔۔ حورلمہ کی سانسیں رک گئی تھیں۔۔

وہ جانتی تھی ان دونوں کو۔۔۔۔زہرا بیگم کامل کی ماں اور تبسم بیگم کامل کی بڑی پھوپھو۔۔۔۔

خوبصورت بیش قیمتی لباس میں ملبوس کندھوں پر ڈال اوڑھے وہ فنکشن کی نوعیت سے تیار بہت ہی پر کشش اور باوقار خواتین تھیں۔۔۔ حورلمہ جھجھک کر سیدھی ہوئی تھی۔۔۔

اسے ڈر تھا کہ ابھی اسے کوئی سخت الفاظ کہے جائیں گے۔۔۔وہ گھبراہٹ کا شکار ہوئی تھی۔۔۔۔

"ماشاءاللہ۔۔۔"

اس پر نظر پڑتے ان دونوں کے لبوں سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔۔ کچھ لمحوں کے لیے تو ان سے نگاہیں ہٹانا مشکل ہوا تھا۔۔۔

پھر زہرا بیگم نے آگے بڑھ کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا۔ اور اسے اپنے ساتھ لگاتے اس کا گال تھپتھپایا تھا۔۔۔ نظریں اس کی سوجی آنکھوں سے ٹکرا گئی تھیں۔۔۔

"خوش رہو۔۔۔'

تبسم بیگم نے بھی اسے پیار کیا تھا۔۔ حورلمہ کی آنکھیں جھلملا گئی تھیں۔۔۔ اس نے اس شخص کو کتنی تکلیف دی تھی۔۔۔ مگر وہ اس کی خاطر کیا کیا کر رہا تھا۔۔ کسی کے لیے بھی آسان نہیں تھا ایک کوٹھے کی لڑکی کو اپنی بہو بنانا۔۔۔ اور اوپر سے گھرانہ بھی اگر ایسا ہو۔۔۔

حورمہ کی نگاہیں ان کے آگے جھکیں رہی تھیں۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ چلی گئی تھیں۔۔۔ حورمہ مضطرب سی وہیں بیٹھی رہی تھی۔۔۔ نگینہ کو اندر داخل ہوتے دیکھ اس نے سوالیہ نگاہوں سے اسے تکا تھا۔۔۔

"بی بی فرار ہونے کا کوئی چانس ہی نہیں ہے۔۔۔ بہت زیادہ سیکیورٹی ہے۔۔۔ اور آپ کے کمرے کے باہر تو جگہ جگہ ملازمہ کھڑی ہے۔۔۔ جنہیں وہاں سے ہلنے کی زرا سی بھی اجازت نہیں ہے۔۔۔"

نگینہ کی بات پر وہ بے چینی سے پہلو بدل کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"آپ کا پوتا شادی کر رہا ہے۔۔؟؟"

صداقت صاحب مہمانوں میں بیٹھے تھے جب ان کا فون بار بار بجنے لگا تھا۔۔۔پہلے اگنور کرتے رہے تھے۔۔

مگر پھر تنگ آ کر انہوں نے کال پک کر لی تھی۔۔۔۔دوسری جانب سے انہیں جو آواز سنائی دی تھی۔۔۔

ان کے چہرے پر گھبراہٹ کے آثار نمودار ہوئے تھے۔۔۔وہ کچھ نہیں بول پائے تھے۔۔۔

"سید صاحب آپ جانتے ہیں آپ کا پوتا کیا کرنے جا رہا ہے۔۔ اور آپ اسے کرنے دے رہے ہیں۔۔"

دوسری جانب انتہائی غصے سے پوچھا گیا تھا۔۔

"وہ اپنی مرضی کا مالک ہے۔۔ اپنے فیصلوں میں کسی کی نہیں سنتا۔۔۔"

وہ جب بولے تو ان کا لہجہ ہر احساس سے عاری تھا۔ دوسری جانب غصے سے پہلو بدلہ گیا تھا۔۔۔

"تو پھر راضی کریں۔۔۔ منائیں اسے۔۔۔ وہ ایسا نہ کرے۔۔۔"

طیش کے عالم میں کہا گیا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کی صداقت صاحب کچھ بولتے جب کامل کی آواز پر

انہوں نے پلٹ کر اس کے جانب دیکھا تھا۔۔۔اور جلدی سے

فون کاٹ دیا تھا۔۔۔۔

"کیا ہوا سب خیریت ہے۔۔۔؟؟"

اس نے سوالیہ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔ان کا

چہرا بالکل زرد پڑ چکا تھا۔۔۔

"ہاں سب خیریت ہے۔۔۔ وہ بس زمینوں کے وہی

معاملات۔۔۔۔"

انہوں نے چہرے پر مسکراہٹ لانے کی ناکام کوشش کی تھی۔۔۔

اور وہاں سے ہٹ گئے تھے۔۔

ان کی آنکھوں میں اضطراب واضح جھلک رہا تھا۔۔۔ کامل میرانی

کچھ دیر وہاں کھڑا رہا تھا۔۔۔ سیگریٹ لبوں میں دباتے اس نے

لائٹر سے آگ لگائی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں کی رنگت بے انتہا سرخ تھی۔۔۔ سیگریٹ کا کش

لگاتے اس نے دھوکا فضا میں چھوڑا تھا۔۔۔

نکاح شروع ہونے میں کچھ دیر باقی تھی۔۔۔اسے ایک میسیج موصول ہوا تھا۔۔

"سید کامل میرانی جس لڑکی سے شادی کرنے جارہا ہے۔۔وہ ایک بدنام زمانہ طوائف ہے۔۔۔پہلے کئی مردوں سے برتی ہوئی۔۔۔ یہ ہے آپ کے اس معزز اور قابل محترم خاندان کی سچائی۔۔۔"

یہ خبر ہر طرف گردش کررہی تھی۔۔سبھی نیوز چینلز پر۔۔۔۔

اسے اس نکاح سے ہٹانے کی کوشش کی جارہی تھی۔۔۔اسے اس طرح سے بدنام کرکے۔۔اس کے نقوش مزید تن گئے تھے۔۔۔۔

وہ واپس اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

"مولوی صاحب نکاح شروع کریں۔۔۔"

اسے آتے دیکھ صداقت صاحب نے کہا تھا۔۔۔۔ وہاں اس وقت سبھی مرد حضرات موجود تھے۔۔۔ عورتیں الگ حصے میں بیٹھی تھی۔۔۔ ان کے ہاں فنکشن ایسے ہی ہوتے تھے۔۔

نکاح شروع کر دیا گیا تھا۔۔ سب کے موبائل بج بج کر پاگل ہو رہے تھے۔۔۔

مگر میرانی خاندان کے کسی مرد نے بھی فون کے جانب دیکھا بھی نہیں تھا۔۔۔ہشام نے ایک نظر نکاح پر سائن کرتے اپنے بھائی کو دیکھا تھا۔۔۔اور ہولے سے مسکرا دیا تھا۔۔۔

وہ کہتا تھا مرد کو ایسا ہی ہونا چاہیے تھا۔۔۔جیسا اس کا بھائی تھا۔۔۔۔دنیا کو جوتے کی نوک پر رکھنے والا۔۔۔۔اپنی ضد اپنی بات ڈنکے کی چوٹ پر منوانے والا۔۔۔۔۔

نکاح ہو چکا تھا۔۔۔۔سید کامل میرانی کی آنکھوں کی سطح اب بھی ویسی ہی سرخ تھی۔۔۔مہمانوں کے کھانے کا شاندار اہتمام کیا گیا تھا۔۔۔سب کھانے میں مصروف تھے۔۔۔

دوسری جانب سید خاندان کی سبھی خواتین کے بیچ دلہن بنی حورلمہ کو لایا گیا تھا۔۔۔ جسے دیکھ کر ان سب کی نگاہیں اس حسین چہرے سے ہٹنا بھول گئی تھیں۔۔۔۔

وہ آسمان سے اتری کوئی حور معلوم ہو رہی تھی۔۔ اس کی نظریں جھکی ہوئی تھیں۔۔۔

مگر اس کی دلکشی سے نگاہیں ہٹانا مشکل ہو رہی تھیں۔۔۔۔

"بہت خوبصورت ہے آپ کی بہو زہرا۔۔۔۔ مگر۔۔۔"

ایک بڑی عمر کی عورت نے قدرے اونچی آواز میں زہرا بیگم کو مخاطب کرتے کہا تھا۔۔۔

ان کے مگر پر سب کی نظریں ان کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

"سید کامل میرانی تو مستقیم شاہ کی پوتی اور دستگیر شاہ کی بیٹی میرال شاہ سے منسوب نہیں ہیں۔۔۔؟؟"

اس عورت کی یہ بات اس محفل کا ماحول بدل گئی تھی۔۔۔ حورلمہ نے آنکھیں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔ برادری کی بہت سی عورتوں کے دماغ میں سے سوال تھا۔۔۔ مگر کسی نے اس بارے میں بات نہیں کی تھی۔۔۔

مگر وہاں مہمانوں میں آئی صغرا بیگم نے اپنی زبان کا پردہ نہیں رکھا تھا۔۔۔اور دلہن بنی حورلمہ کے سامنے یہ سوال کر گئی تھی۔۔۔

زہرا بیگم نے تنبیہی نگاہوں سے انہیں دیکھا تھا۔۔۔

"وہ منگنی ٹوٹ چکی ہے۔۔۔"

تبسم بیگم بھی یہ بدمزگی برداشت نہیں کر پائی تھیں۔۔۔جبکہ ان کی بات پر وہاں بیٹھی سبھی خواتین نے ان کی جانب ایسے دیکھا تھا جیسے انہوں نے کسی بہت بڑی انہونی کی بات کر دی ہو۔۔۔

"توبہ توبہ۔۔۔ پیر صاحب کا جوڑا ہوا رشتہ توڑنا ہمارے ہاں کسی گناہ سے کم نہیں ہے۔۔۔"

صغرا بیگم نے کانوں کو ہاتھ لگاتے کہا تھا۔۔۔ زہرا بیگم کی نظریں حورلمہ پر تھیں۔۔۔ وہ نہیں چاہتی تھیں کہ حورلمہ یہ سب سنے۔۔۔ وہ بھی آج کے دن۔۔۔ مگر ایسا ہو چکا تھا۔۔۔

انہوں نے زینب اور مقدس کو اشارہ کیا تھا کہ حورلمہ کو کامل میرانی کے کمرے میں پہنچا دیا جائے۔۔۔ وہ سب اس وقت فارم ہاؤس پر ہی تھے۔۔۔

ان سب نے ابھی کچھ دیر میں واپس سید پیلس میں واپس چلے جانا تھا۔۔۔ یہاں صرف کامل میرانی اپنی بیوی کے ساتھ رکنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔ جب حورلمہ کو اس بات کی خبر ملی تھی تو اس کی جان نکل گئی تھی۔۔۔

وہ اب اس کا شوہر تھا۔۔۔ اور وہ پوری طرح سے اس کے رحم و کرم پر تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سفید اور سرخ گلاب کے پھولوں سے پورا کمرہ سجایا گیا تھا۔۔۔ بڑے سے کنگ سائز بیڈ پر چاروں جانب پھولوں کی باؤنڈری بنائی گئی تھی۔۔۔۔بیڈ کے اوپر سرخ گلابوں کا چھت بنایا گیا تھا۔۔۔

حورلمہ کو بیڈ کے بیچوں بیچ بیٹھا دیا گیا تھا۔۔۔اس کو کامل میرانی کے لیے پور پور سجایا گیا تھا۔۔۔ سرخ رنگ کے بھاری لباس میں اس کے نازک وجود کی رعنائیاں قیامت خیز تھیں۔۔۔

وہ لباس اس کے نازک سراپے کی دلکشی کو مزید بڑھا رہا تھا۔۔۔ نازک سی کمر۔۔۔ نرم گداز دودھیا باہیں۔۔۔

جو مہندی کے رنگوں کی وجہ سے مزید حسین لگ رہی تھیں۔۔۔۔

جسم کی ہر لکیر، ہر نقش اتنا حسین کہ نظریں ہٹانا مشکل ہو جائے۔۔۔

یہ حسن ایمان متزلزل کرنے کی طاقت رکھتا تھا۔۔۔۔

چہرہ گھونگھٹ میں تھا، لیکن جو کچھ نظر آرہا تھا وہ بھی اعصاب شکن تھا۔۔۔

دودھیا ہاتھوں پر مہندی کی سرخی چمک رہی تھی۔۔۔ انگلیاں لمبی، باریک۔۔۔ جیسے پھول کی پنکھڑیاں ہوں۔۔۔

لیکن اس وقت وہ ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔

آنے والے لمحوں کا سوچتے وہ بہت زیادہ گھبراہٹ کا شکار ہوگئی تھی۔۔۔

دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ سانسیں تیز تھیں۔۔۔

کامل میرانی وہ انسان تھا۔۔۔ جس سے وہ محبت کرتی تھی۔۔۔ بے پناہ محبت۔۔۔ دیوانگی کی حد تک۔۔۔

لیکن محبت ہونے کے باوجود وہ اس شخص کو بار بار ٹھکراتی آئی تھی۔۔۔

اور آج۔۔۔شادی ہو گئی تھی۔۔

اس شخص کا سامنا کرنے کے خیال سے اس کی جان نکل رہی تھی۔۔۔۔

ہر لمحے کے ساتھ خوف بڑھ رہا تھا۔۔۔اس کا دل ڈوب رہا تھا۔۔۔

ہاتھ پیر سن ہو رہے تھے۔۔۔۔

تبھی باہر سے قدموں کی آہٹ آئی تھی۔۔۔حورلمہ کی سانس رک گئی۔۔۔

دروازہ کھلا تھا۔۔۔

اور وہ ستمگر اندر داخل ہوا تھا۔۔۔۔۔

کمرے میں اب ایک اور موجودگی تھی۔۔۔

طاقتور۔۔۔رعب دار۔۔۔اس کی سانسیں روکنے کی صلاحیت
رکھنے والا وہ مردانگی اور دلکشی کا شاہکار۔۔۔۔

سیاہ شلوار قمیض پر سیاہ کوٹ پہنے اپنی وجاہت اور سحر انگیزی کے
ساتھ۔۔۔۔۔

چہرے پر سختی۔۔۔ آنکھوں میں غصہ۔۔۔ کشادہ پیشانی پر شکنوں کی لکیریں۔۔۔۔

دروازہ بند کیا گیا تھا۔۔۔۔ بہت زور دار آواز سے۔۔۔

حورلمہ کی سانسیں مزید تیز ہو گئیں۔۔۔ وہ ہلکی ہلکی کانپ رہی تھی۔۔۔

مگر وہ اس کی جانب آنے کے بجائے صوفے پر جا کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔ اس نے سگریٹ سلگایا تھا اور لبوں سے لگا لیا تھا۔۔۔۔

حورلمہ اس غصے کی شدت اور نوعیت کا اندازہ لگاتے اپنی آنکھیں میچ گئی تھی۔۔۔وہ ابھی تک گھونگھٹ میں ہی بیٹھی تھی۔۔۔۔

اس میں اتنی ہمت بھی نہیں تھی کہ وہ نظریں اوپر اٹھا کر دیکھے۔۔

وہ تو ابھی اس بات کو بھی ٹھیک سے محسوس نہیں کر پارہی تھی کہ وہ کامل میرانی کی بیوی بن چکی تھی۔۔۔حورلمہ کامل میرانی بن چکی تھی وہ۔۔کتنا انوکھا اور ان چھوا احساس تھا یہ۔۔۔

اسی لمحے اسکا فون بجا تھا۔۔۔۔

"میں نے تم سے کہا تھا کہ ان کو زندہ کہیں چھوڑنا۔۔۔ جہاں جہاں چھپے ہیں۔۔۔ ایک ایک کو ڈھونڈو اور زندہ گاڑھ دو انہیں۔۔۔"

اسکی بھاری گھمبیر غصے میں ڈوبی آواز سنتے وہ خوف سے جھرجھری لے کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

وہ اس وقت بہت زیادہ غصے میں تھا۔۔۔ جس کی سو فیصد وہی زمہ دار تھی۔۔۔ وہ فون بند کر کے صوفے پر پھینکتا اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔ اس کے ہر اٹھتے قدم پر حورملہ کے سینے میں دھڑکنوں کا شور بڑھ رہا تھا۔۔۔۔

بیڈ پر وہ اس کے سامنے بیٹھ گیا تھا۔۔۔ حورلمہ کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔ جو مقابل کی نگاہوں میں قید ہوئے تھے۔۔۔

"بہت دکھ ہو رہا ہو گا اپنی ہار کا۔۔۔ اتنی کوششوں کے باوجود بھی بھاگ نہیں پائی۔۔۔ اور اس وقت کامل میرانی کی سیج سجائے بیٹھی ہو۔۔۔ اس انسان کی جس سے شدید نفرت ہے تمہیں۔۔۔

یہی کہا تھا نا تم نے۔۔۔"

اس کا مہندی سے سجا ہاتھ پکڑتے اس نے سرد ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہتے اس کی سانسیں منجمند کر دی تھیں۔۔۔

اس نے حورلمہ کا گھونگھٹ ابھی تک نہیں ہٹایا تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ پر سجی مہندی کو دیکھتا وہ ان میں اپنے نام کو ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔ جب اسے بالکل وسط میں کامل میرانی لکھا نظر آیا تھا۔۔۔

اس نے انگوٹھے سے اس نام کو چھوا تھا۔۔۔ اس کے حدت بھرے مضبوط ہاتھوں کی گرفت پر حورلمہ لرز رہی تھی۔۔۔ وہ اس کے مقابل بیٹھا تھا۔۔۔

"ان ہاتھوں پر اب ہمیشہ میرا نام ایسے ہی درج رہے گا۔۔۔ اگر تم نے اس نام کو مٹنے دیا تو۔۔۔۔۔'

وہ بات ادھوری چھوڑ گیا تھا۔۔۔ حورلمہ کی سانسیں اٹک گئی تھیں۔۔ کیونکہ وہ اس کی ہتھیلی پر جھک گیا تھا۔۔۔ اس کی گھنیری مونچھوں کی رگڑ اپنی گداز ہتھیلی پر محسوس کرتی وہ کسمسائی تھی۔۔۔

وہ شخص رکا نہیں تھا۔۔۔ اس نے ایک ایک کر کے حورلمہ کی کلائیوں سے چوڑیاں اور گجرے نکال کر سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیئے تھے۔۔۔ حورلمہ کچھ نہیں بول رہی تھی۔۔

اس کی زبان تالو سے چپک چکی تھی۔۔۔ اس کے بلاؤز کی ہاف سلیوز تھیں۔۔۔ جن سے اس کے دودھیا بازوؤں نمایاں ہو رہے

تھے۔۔۔اور ان پر لگی مہندی ان کی دلکشی کو مزید بڑھا رہی تھی۔۔۔

کامل میرانی نے اس کی کلائیوں کو ہلکا سا جھٹکا دیتے اسے اپنے قریب کھینچ لیا تھا اور اس کے چہرے سے گھونگھٹ الٹ دیا تھا۔۔۔سامنے کا منظر ہوش اڑا دینے والا تھا۔اور ہوش تو اڑ گئے تھے۔۔۔

وہ پری پیکر اپنے ہوش ربا سراپے کے ساتھ سید کامل میرانی کے حواس چھین گیا تھا۔۔۔

پورے دو سال بعد وہ اس چہرے کو دیکھ رہا تھا۔ ایک ساتھ بہت کچھ اس کے دماغ میں آیا تھا۔۔۔ اس لڑکی کا دھوکا۔۔۔ دو سال کی تڑپ۔۔۔۔

اس کا کوٹھے سے ملنا اور۔۔۔۔ اور پھر اس کی محبت اور ذات کو بار بار ٹھکرانا اور اپنی زندگی سے اس کی نفی کرنا۔۔۔

اس سے بچنے کے لیے خود کو کسی اور مرد کے حوالے کر دینے تک کا گناہ سرزد کیا تھا اس لڑکی نے۔۔۔۔

ایک ساتھ بہت سارے درد بھرے لمحے یاد آئے تھے

اسے۔۔۔۔ اس کی آنکھیں جلنے لگی تھیں۔۔۔

حورلمہ نے لرزتی پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ مگر وہ اس کی لہو رنگ آنکھوں میں زیادہ دیر تک دیکھ نہیں پائی تھی۔۔۔ روح تک کانپ گئی تھی۔۔۔

"کیوں کیا میرے ساتھ ایسا۔۔۔؟؟ جب حوصلہ نہیں تھا تو میری زندگی میں آئی کی کیوں کی تھی۔۔۔"

کامل میرانی نے اس کے گھونگٹ کا آنچل اس کے اوپر سے ہٹا دیا تھا۔۔۔ جس کے ساتھ ہی اس کے وجود کے ڈھکے چھپے نشیب و فراز پوری طرح سے عیاں ہو گئے تھے۔۔۔

اگر اس وقت کوئی اور انسان ہوتا تو اس حسن اور دلکشی کے سمندر میں ڈوب جانا تھا اس نے۔۔۔ مگر سامنے بیٹھے شخص کے ساتھ اس لڑکی نے جو کیا تھا۔۔

وہ غصہ، وہ اشتعال، تڑپ اور جنون کی آگ اتنے آرام سے ٹھنڈی نہیں ہونی تھی۔۔۔

جس آگ میں دو سال سے وہ اکیلے جلتا آیا تھا اب اسی میں اس لڑکی نے بھی جلنا تھا اس کے ساتھ۔۔۔

"مجھے جواب چاہیے۔۔۔"

اس کی ٹھوڑی کو اپنی گرفت میں لیتے وہ اس کا چہرا اپنے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔

اس کی گرم سانسیں حورلمہ کی سانسوں سے الجھ گئی تھیں۔۔۔وہ بولنے کے قابل نہیں تھی اس وقت۔۔۔

مگر آج یہ شخص اس پر رحم نہیں کھانے والا تھا۔۔۔ آج کوئی مہلت کوئی مہربانی نہیں تھی۔۔۔ آج حساب دینے کا وقت تھا۔۔۔

"میں نہیں رہنا چاہتی تھی آپ کے ساتھ۔۔۔ نہیں کرتی آپ سے محبت۔۔۔۔"

حورلمہ نے نگاہیں چراتے جواب دیا تھا۔۔ مگر اس کی آواز کانپ رہی تھی۔۔

پلکیں لرز رہی تھیں۔۔۔ اپنی کلائیوں پر محسوس ہوتی اس کی نے رحم گرفت حورلمہ کو اس کے غصے کی شدت کو اندازہ کروا رہی تھیں۔۔۔

اسکے الفاظ بھی سفاک تھے۔۔۔ بالکل اس شخص کے جیسے۔۔۔ رحم تو اسنے بھی نہیں کھایا تھا۔۔۔

اس کے الفاظ مقابل کے دل کو مزید گھائل کر گئے تھے۔۔

کامل نے جلتی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"نفرت بھی کرنے لگی ہو مجھ سے۔۔۔یہ بھی کہو نا۔۔۔"

اس کی کلائی کو اس کی کمر پر موڑ تا وہ ایک جھٹکے سے اسے اپنے سینے سے لگا گیا تھا۔۔۔

حورلمہ نے کانپتی پلکیں اٹھائی تھیں۔۔۔وہ بادامی رنگ کی مقناطیسی نگاہیں اس پل اس کے بہت زیادہ قریب تھیں۔۔۔۔

جن کی وہ دیوانی تھی۔۔۔۔۔ حورلمہ یک ٹک انہیں تکے گئ

تھی۔۔۔وہ ایک جھٹکے سے اس کا دوپٹہ بھی پنوں سے آزاد کرتا

حورلمہ کو اس بوجھ سے بھی چھٹکارا دلا گیا تھا۔۔

حورلمہ کے نازک وجود پر جیسے کپکپی طاری ہوئی تھی۔۔۔اس کے

حصار میں وہ لرز کر رہ گئ تھی۔۔۔یہ شخص آہستہ آہستہ اس کے

حواسوں پر چھا رہا تھا۔۔۔

اس کے غصے کی شدت کئ گنا بڑھی ہوئی تھی۔۔

"ہاں نفرت بھی کرتی ہوں آپ سے۔۔زبردستی نکاح کیا ہے آپ

نے مجھ سے۔۔۔"

حورلمہ نے کانپتے ہوئے کہا تھا اور اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ اسی لمحے وہ اسے اپنی حصار سے آزاد کر گیا تھا۔۔ وہ توازن برقرار نہ رکھ پاتے پیچھے بیڈ پر جا گری تھی۔۔

وہ بنا کسی دوپٹے کے اس ہوش ربا حلیے میں اس کے سامنے گری ہوئی تھی۔۔ اس کی اٹھتی گرتی دھڑکنیں اور نازک وجود کی کپکپاہٹیں واضح تھیں۔۔۔

دودھیا گردن بھاری ہار کی وجہ سے بالکل سرخ ہو چکی تھی۔۔۔ کانوں میں بھی بڑے بڑے وزنی جھمکے تھے۔۔۔ اس کی نازک کمر پر سونے کا بہت ہی خوبصورت کمر بند باندھا گیا تھا۔۔۔

جو اس کی قیامت خیزی کو مزید بڑھا رہا تھا۔۔۔ کامل میرانی کی نگاہیں اس سے الجھ گئی تھیں۔۔۔ حورلمہ کی سانسیں رک گئی تھیں۔۔۔ اس کمر بند سے اس کے بلاؤز کو بھی فکس کیا گیا تھا۔۔۔

اس کے چہرے کی رنگت تپ اٹھی تھی۔۔۔ کامل میرانی کی بے باک نگاہیں اس کے سراپے کا سر سے پیر تک جائزہ لے رہی تھیں۔۔ اس کے دونوں پیروں میں پائلیں پہنائی گئی تھیں۔۔ اسی کی فرمائش پر۔۔۔

اس کے بالوں میں پھول ڈالے گئے تھے۔۔۔اس کے نازک وجود سے مہندی اور پھولوں کی ملی جلی مہک اعصاب کو مزید بوجھل کر رہی تھیں۔۔۔

حورلمہ نے اس کی نگاہوں سے گھبراکر اپنا دوپٹہ اٹھاکر اپنے اوپر پھیلالیا تھا۔۔اس شخص کی آنکھوں کی سرخی اسے عجیب سے احساس سے دوچار کر رہی تھیمم۔

"میرے خیال میں آج محبت کا حساب رہنے دیتے ہیں۔۔۔آپ تمہاری نفرت کو ہی ڈسکس کرتے ہیں۔۔۔میں اس نفرت کی شدت کا اندازہ لگانا چاہتا ہوں۔۔۔"

وہ خمار آلود نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتا دوپٹے کا پلو ہٹاتا اس کے اوپر جھک گیا تھا۔۔۔

حورملہ نے آنکھیں موند لی تھیں۔۔۔جب اسے گرم سانسیں اپنے کان کی لوح پر محسوس ہوئی تھیں۔۔۔اس نے بہت دھیرے سے حورملہ کے کانوں سے جھمکے اتارے تھے۔۔۔

وہ کانپ رہی تھی۔۔۔یہ شخص اس پر کتنے غصے میں تھا۔۔۔مگر اس کے لمس میں اب بھی احتیاط تھی۔۔۔وہ سے ایسے چھوتا تھا جیسے وہ واقعی کانچ کی گڑیا ہو اور زیادہ سختی کرنے پر ٹوٹ جائے گی۔۔۔

کبھی کبھی جذبات کی رو میں اس کے لمس کی شدت بڑھ جاتی تھی۔۔۔اس وقت بھی اس نے حورلمہ کی گردن سے ہار نکالتے اس کی گردن کو اپنے ہونٹوں سے چھوا تھا۔۔اس کا دہکتا لمس حورلمہ کی جان نکال گیا تھا۔۔

اس نے بیڈ کی چادر کو اپنی مٹھیوں میں جکڑ لیا تھا۔اس کی مونچھوں کی چبھن جان لیوا تھی۔۔۔ہونٹ بھی کم بے رحم نہیں تھے۔۔وہ اس کی گردن پر جابجا اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑ رہا تھا۔۔

"پلیز۔۔۔"

حورلمہ کے لبوں سے سسکی نکلی تھی۔۔۔۔کامل کے ہونٹ اس کی شہہ رگ پر ٹھہر گئے تھے۔۔۔۔

اور پھر وہاں اپنی شدتوں کا نشان چھوڑ تا وہ اس کے اوپر سے اٹھ گیا تھا۔۔۔۔حورمہ کے الجھے بکھرے سراپے سے نگاہیں چراتے وہ بیڈ سے اٹھ گیا تھا۔۔۔۔بے پناہ غصہ ہونے کے باوجود وہ اس لڑکی کا خیال کر گیا تھا۔۔۔۔

حورلمہ نے ایک نظر اس کی سرخ آنکھوں کو دیکھا تھا۔۔۔وہ اس شخص کی اذیت پر تڑپ گئی تھی۔۔۔اسے خود پر غصہ آنے لگا تھا۔۔۔

کامل صوفے پر جا بیٹھا تھا۔۔اس کے دل کی تشنگی اور جنون مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔مگر یہ لڑکی جس کا قصور بہت زیادہ تھا۔۔۔وہ شاید اس کا یہ جنون ابھی سہہ نہ پاتی۔۔۔

اس نے آنکھیں بند کرلی تھیں۔۔۔وہ اپنے اندر کے اضطراب اور جذبات کے اٹھتے طوفان پر قابو پاتا آنکھیں موند گیا تھا۔۔۔

حورلمہ نے بیڈ سے اٹھتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کا دل اذیت سے چور ہوا تھا۔۔۔اس شخص کا گناہ صرف اتنا تھا کہ وہ اس سے محبت کا جرم کر بیٹھا تھا۔۔۔

حورلمہ نے مرر سے نظر آتے اپنے حلیے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اپنے بکھرے حلیے کو دیکھتے وہ شرم وحیا سے لرز اٹھی تھی۔۔۔

"آپ کو یہ نکاح نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔ مجھ سے آپ کو زندگی میں کبھی کوئی خوشی نہیں مل سکتی۔۔۔"

حورلمہ کی دیوانہ وار نگاہیں اس کے خوبرو نقوش کا طواف کر رہی تھی۔۔۔ وہ تاعمر بیٹھ کر صرف اس شخص کو دیکھنے کا کام کر سکتی تھی۔۔۔ پوری دنیا سے بیگانہ ہو کر۔۔۔۔

"اس وقت تمہاری حالت نہیں ہے میرے جنون کا سامنا کرنے کی۔۔۔اسی خاطر میری دی مہلت پر شکر کرو اور اسے چینج کر کے سو جاؤ۔۔۔"

بنا اس کی جانب دیکھتے اس نے سیگریٹ سلگھا کر ہونٹوں سے لگایا تھا اور سرد بپھرے لہجے میں بولا تھا۔۔۔

اسے یوں پاگلوں کی طرح سیگریٹ پیتے دیکھ حورلمہ کو تکلیف ہوئی تھی۔۔۔وہ اچھے سے جانتی تھی کامل میرانی ان سب برائیوں سے دور تھا۔۔۔مگر اس دن بھی اور آج بھی۔۔۔۔

اسے اس زہریلے دھویں کو اندر اتارتے دیکھ اس کا دل جلنے لگا

تھا۔۔۔

"یہ سیگریٹ تو پہلے نہیں پیتے تھے آپ۔۔۔"

وہ نرم لہجے میں بولتی اس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔اس کی پائلوں

کی چھنکار کامل میرانی کی سماعتوں پر عجیب سا اثر ڈال رہی تھی۔۔۔

وہ لب بھینچ گیا تھا۔۔

اس نے آنکھیں اب بھی نہیں کھولی تھیں۔۔

"تم بھی تو کوٹھے والی نہیں تھی پہلے۔۔۔"

سنگینیت میں ڈوبا لہجہ۔۔۔ حورمہ کے قدم وہیں رک گئے تھے۔۔۔ اس نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔۔

"میں نے اس جگہ کا انتخاب صرف آپ سے چھپنے کے لیے کیا تھا۔۔۔ میں ویسی نہیں ہوں۔۔۔۔"

اس کی آواز میں نمی تھی۔۔۔ وہ چلتی ہوئی اس کے قریب آتے اس کے قدموں میں آن بیٹھی تھی۔۔۔ کامل ایک جھٹکے سے دیکھا ہوا تھا۔۔۔ وہ نگاہیں جھکائے اس کے قدموں میں بیٹھی تھی۔۔۔

کامل کا دل ڈوب گیا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔۔

"مجھے معاف کر دیں۔۔۔ مگر میں آپ کے ساتھ اس تعلق میں نہیں رہنا چاہتی۔۔۔۔ آپ کو ضد پوری کرنی ہے نا مجھ سے۔۔۔ آپ۔۔۔ آپ اپنی ضد پوری کریں۔ اور مجھے جانے دیں۔۔۔ آپ کا غصہ بھی کم ہو گا اور۔۔۔ اور۔۔ اس نے۔۔"

وہ کانپتی لرزتی ہوئی آواز میں بہت بڑی بات کر گئی تھی۔۔۔۔

کامل نے سلگتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ اس کی آنکھوں میں ایک کاٹ تھی۔۔۔ حورلمہ نگاہیں چرا گئی تھی۔۔۔۔

وہ آگے کو جھکتا ایش ٹرے میں سیگریٹ مسلتا سے کی ٹھوڑی کو اپنی گرفت میں لیتا اس کا چہرا اپنے چہرے کے قریب کرتا گرم جلتی سانسوں سے اس کے چہرے کو جھلسا گیا تھا۔۔۔

حورلمہ کی حالت غیر ہوئی تھی۔۔۔یہ جنون اس کے لیے تھا۔۔۔ وہ تو اپنی خوش قسمتی پر خوش بھی نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"اس دن تمہیں وہاں دیکھ میرا پتا ہے کیا دل چاہا تھا۔۔۔تمہارے سینے میں گولیاں اتار کر وہیں دفن کر دوں۔۔۔اور ساتھ ہی خود کو بھی ختم کرلوں۔۔۔"

اس نے حورلمہ کی کمر میں بازو حمائل کرتے اسے اوپر اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔ یہ لڑکی اسے اجازت دے چکی تھی۔۔ اب وہ اس کو بتانے والا تھا کہ اس کے جنون کی کیا حد تھی۔۔

حورلمہ سیدھی اس کے مضبوط سینے پر جا گری تھی۔۔ اس کا کندھوں پر پھیلایا گیا دوپٹہ پھسل گیا تھا۔۔۔

حورلمہ نے لرزتی پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"مجھے معاف کر دیں۔۔۔ میری وجہ سے آپ کو بہت تکلیف ہوئی۔۔۔۔"

اس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو نکل رہے تھے۔۔۔۔

"معافی۔۔۔۔ تمہیں احساس ہے اپنی غلطی کی۔۔۔ تم تو پھر فرار ہو رہی تھی۔۔۔"

وہ سب یاد آتے کامل میرانی نے قہر آلود نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ وہ اتنی پیاری لگ رہی تھی۔۔۔ اور اس کے حسن کی دو آتشی نے آنکھوں کو ویسے ہی بوجھل کر رکھا تھا۔۔۔۔

کامل کی نظریں اس کے گردن پر چمکتے تل پر جا ٹھہری تھیں۔۔۔

"میں اب بھی جانے کا ہی ارادہ رکھتی ہوں۔۔۔۔"

اس نے ہولے سے کہا تھا اور اس شخص کے غصے کو مزید ہوا دے گئی تھی۔۔۔

اس نے حورلمہ کی گردن میں اپنے مضبوط ہاتھ کی ہتھیلی جماتے اسے اپنے چہرے پر جھکا لیا تھا۔۔۔

"جا کر دکھاؤ۔۔۔۔ ایک بار باہر نکل کر دکھاؤ۔۔۔۔"

وہ چیلنج کر رہا تھا۔۔۔ اس کا لہجہ آگ اگلتا ہوا تھا۔۔۔۔ حورلمہ کو اس کی جھلستی سانسیں اپنی گردن پر محسوس ہوئی تھیں۔۔۔ وہ کسمسائی تھی جب اگلے ہی لمحے وہ بے باک گستاخی کرتا اس کے لبوں سے سسکی نکال گیا تھا۔۔۔

اس کے سرخ لپسٹک سے سجے رسیلے ہونٹ کامل کے بہت قریب تھے۔۔۔ جن کی کپکپاہٹ اس پل کامل میرانی کے دل کو چھو گئی تھی۔۔۔ وہ جھکا تھا اور اس کے لبوں کو نرمی سے چھو گیا تھا۔۔۔

حورلمہ کانپ گئی تھی۔۔۔۔ اس نے کامل کے چوڑے سینے پر دونوں ہتھیلیاں رکھی تھیں اور اسے خود سے دور کرتے وہ اس کی پناہوں سے نکل گئی تھی۔۔۔

اس شخص کی دیوانگی اس کی برداشت سے باہر تھی۔۔۔ اس کی حالت دیکھ وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"ابھی تم نے کہا کہ میں اپنی ضد پوری کر سکتا ہوں۔۔۔اب کیا ہوا۔۔۔؟؟اپنی بات سے پھر پلٹ گئی ہو۔۔۔"

وہ کوٹ اتار کر کرسی پر پھینکتے اس کی جانب پیش قدمی کرتے بولا تھا۔۔۔۔جو الٹے قدموں پیچھے کی جانب جا رہی تھی۔۔۔

وہ اس کے جذبات کی شدت کا اندازہ لگاتی لرز رہی تھی۔۔۔اس شخص کی نگاہیں حورملہ کے دلنشین سراپے کے نشیب و فراز میں الجھ رہی تھیں۔۔۔۔

"آپ پہلے تو ایسے نہیں تھے۔۔۔۔"

اس نے کانپتی آواز میں کہا تھا۔۔۔وہ کس جانب اشارہ کر رہی تھی وہ سمجھتے کامل میرانی کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔وہ غصے میں تھا۔۔۔ مگر اس کا غصہ کس انداز میں نکلنا تھا وہ سوچتے حورمہ کی جان جا رہی تھی۔۔۔۔

اس شخص کی آنکھوں کی سرخی دل دھڑکا دینے والی تھی۔۔

"پہلے تم میری منکوحہ بن کر میرے کمرے میں بھی نہیں آئی کبھی۔۔۔۔"

وہ ڈری سہمی کامل میرانی کے حواسوں پر چھا رہی تھی۔۔۔

"آپ۔۔۔ آپ کی ضد پوری ہو جائے گی تو آپ مجھے کل جانے دیں گے نا۔۔۔۔"

وہ پوچھ رہی تھی۔۔۔۔وہ کسی بات سے خوفزدہ تھی۔۔۔۔ جبکہ پر بار جانے کا پوچھتے اس کی آنکھوں میں نمی مزید بڑھنے لگتی تھی۔۔۔

وہ پیچھے ہوتی دیوار کے ساتھ جا لگی تھی۔۔۔اس کی دھڑکنوں کا اتار چڑھاؤ اس کے نازک وجود کی روح خیزی کو بڑھا رہا گیا تھا۔۔

"تم پہلے سے کہیں زیادہ حسین ہو گئی ہو۔۔۔۔"

اس کی بات کو نظر انداز کرتا وہ اس کے دونوں اطراف اپنی ہتھیلیاں جما گیا تھا۔۔۔اس شخص کی خاطر اس نے خود کو ہمیشہ امانت کے طور پر رکھا تھا۔۔۔وہ اس کے نکاح میں نہ ہوتے ہوئے بھی اپنے آپ کو صرف اس کا مانتی تھی۔۔۔

اس نے کبھی اپنے وجود پر کبھی کسی کی نظر بھی نہیں پڑنے دی تھی۔۔۔اس کا یہ حسن، دلفریبی اور نزاکت صرف کامل میرانی کے لیے تھیں۔۔۔اور اب اس کی بن کر کھڑی۔۔اس کی قربت میں پگھلتی وہ اس کی ضد کی خاطر خود کو قربان کرنے کے لیے تیار ہوگئی تھی۔۔۔

اتنا خاص تھا کہ شخص اس کے لیے۔۔۔۔

اس کے حصار میں وہ لرز رہی تھی۔۔۔

اس کی بوجھل سرگوشی حورلمہ کی سانسیں منتشر کر گئی تھی۔۔۔

کامل اس کے قریب جھکتا اس کے وجود کی مہک کو اپنی سانسوں میں اتار گیا تھا۔۔

اس نے ہاتھ بڑھایا تھا اور حورلمہ کے بالوں سے پھول نکالنے لگا تھا۔۔۔ اس کی انگلیاں حورلمہ کی گردن کو چھو جاتی تھیں۔۔۔ وہ بری طرح سے کانپ جاتی تھی۔۔۔

اس کے وجود کی یہ کپکپاہٹیں مدہوش کن تھیں۔۔۔اور وہ شخص بہک رہا تھا۔۔۔ حورمہ کو اس کا ہاتھ اپنے پہلو سے نیچے سرکتا کمر بند پر محسوس ہوا تھا۔۔

حورلمہ کی جان نکل گئی تھی۔۔۔اس نے لرزتے ہاتھ سے کامل کا ہاتھ تھام لیا تھا۔۔۔

"ہمارے اس معاہدے میں تمہیں مزاحمت کرنے کی اجازت نہیں ہے۔۔۔اگر تم نے ایسا کیا تو پھر کل وہ ہو گا جو میں چاہوں گا۔۔۔"

اس کی کان کی لوح پر اپنے دہکتے ہونٹ رکھتے اس نے وارن کیا

تھا۔۔۔ جس کے حورمہ نے بری طرح سے لرزتے اپنا کانپتا ہاتھ

ہٹالیا تھا۔۔۔ اور اگلے ہی پل اس شخص کی جانب سے سرزد کی

جانے والی اس بے باک جسارت پر وہ جی جان سے لرز گئی تھی۔۔۔

کمر بند کے سائیڈوں پر لگے موت ٹوٹ کے پورے کمرے میں

پھیل گئے تھے۔۔۔

حورلمہ نے اپنے لہنگے کو مٹھیوں میں جکڑ لیا تھا۔ اس کا بلاؤز

کندھے سے پھسل گیا تھا۔۔۔

"آپ کل جانے دیں۔۔۔۔"

وہ ابھی بھی یہی بول رہی تھی۔۔۔ کامل نے اس کو بات پوری کرنے کو موقع ہی نہیں دیا تھا۔۔۔ اس کے لبوں پر جھکتا وہ اس کی سانسیں اپنی سانسوں میں الجھا گیا تھا۔۔

اس کے انداز میں اتنے شدت اور جنون تھا کہ حورلمہ اپنی جگہ سے لڑکھڑا گئی تھی۔۔ مگر کامل میرانی کو بے اختیاری میں بھی اس کا خیال تھا۔۔۔ وہ ان مدہوش کر دینے والے لمحوں میں بھی اس پری پیکر کو کانچ کی گڑیا کی طرح اپنے سینے میں سمیٹے ہوئے تھا۔۔۔

اس نے حورلمہ کو اپنی مضبوط بانہوں میں اٹھایا تھا اور بیڈ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ حورلمہ نے اس کے گریبان کو مُٹھیوں میں جکڑ

رکھا تھا۔۔وہ جو سوچ رہی تھی کہ کامل میرانی اس سے انتقام لے

گا۔۔۔

اسے درد دے گا۔۔۔اپنا غصہ اتارے گا۔۔۔اپنے ٹھکرائے

جانے اور اپنی بے عزتی کا بدلہ لے گا۔۔۔اپنی ضد پوری کرے گا

اور اس پر سفاک بن کر برسے گا۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔اس شخص نے اسے ایسے چھوا تھا کہ وہ خود

پر نازاں ہو اٹھے۔۔۔۔وہ کوئی کانچ کی گڑیا ہو جو زرا سی سختی سے

ٹوٹ بکھر جائے گی۔۔۔

اس کی شدت، جنون اور دیوانگی کی تو کوئی انتہا نہیں تھی۔۔۔ جس کا کوئی حساب نہیں تھا۔۔۔

وہ اس کی پناہوں میں بکھرتی اسی کے حصار میں سمٹ جاتی تھی۔۔۔ دو سال کی تشنگی کا حساب دینا اس نازک جان کے لیے آسان نہیں تھا۔۔۔

وہ اس کے ایک ایک پور کو اپنے لمس سے معطر کر گیا تھا۔۔۔

حورلمہ کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔

ایک حسرت تھی ان آنسوؤں میں۔۔۔۔ ساری زندگی ان مضبوط پناہوں میں رہنے کی حسرت۔۔۔۔ جو شاید اس کی قسمت میں آگے نہیں لکھا تھا۔۔

یہ اس کی زندگی کا محبوب ترین شخص اس کی کل کائنات تھا۔۔۔۔
وہ اسکو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔

اسی وجہ سے تو آج خود کو پوری طرح سے اس کے سپرد کر گئی تھی۔۔۔

رات گہری ہوتی جارہی تھی۔۔۔

حورلمہ کامل کے سینے پر سر رکھتے اس کی بے باکیوں پر شرم سے
دوہری ہوتی اسی کی پناہوں میں خود کو چھپا گئی تھی۔۔۔اس کے
بال بکھرے ہوئے تھے۔۔۔چہرے پر حیا کی چمک تھی۔۔۔
سکون بھی تھا۔۔

کامل کی بانہیں اس کے گرد لپٹی ہوئی تھیں۔۔۔وہ اسے یوں
تھامے ہوئے تھے جیسے کوئی قیمتی خزانہ ہو۔۔۔

یہ رات اس کی زندگی کی حسین ترین رات تھی۔۔۔کیونکہ وہ سید
کامل میرانی کی مضبوط پناہوں میں تھی۔۔۔

وہ شخص جسے اس نے ٹوٹ کر چاہا تھا۔۔۔ جس کے لیے وہ اپنی جان بھی قربان کر سکتی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

صبح کی ہلکی دھوپ کمرے میں داخل ہو رہی تھی۔۔۔ پردوں کی دراروں سے روشنی کی باریک لکیریں اندر آ رہی تھیں۔۔۔

کمرہ ابھی بھی پھولوں کی خوشبو سے مہک رہا تھا۔۔۔ کمرے میں ابھی بھی ملگجا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔۔ سانسوں کی مدھم آوازیں گونج رہی تھیں۔۔۔

حورلمہ کامل کے سینے سے لگی لیٹی تھی۔۔۔اس کا چہرہ اس کے سینے میں دھنسا پڑ تھا۔۔۔بال بکھرے ہوئے تھے، کامل کے سینے پر، کندھوں پر، تکیے پر۔۔۔

اس کی نازک بانہیں کامل کی گردن میں حمائل تھیں۔۔۔۔اس کے چہرے پر آسودگی بھری مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔سکون ہی سکون تھا۔۔۔گھنی مڑی ہوئی پلکیں۔۔۔ آرزوؤں پر سایہ فگن تھیں۔۔۔

گالوں پر سرخی بکھری ہوئی تھی۔۔۔۔اسکی گردن پر کامل میرانی کی شدتوں کے نشان ثبت تھے۔۔۔۔

کامل میرانی نے آنکھیں کھولیں تو یہ دلفریب منظر اس کی آنکھوں کے سامنے آن ٹھہرا تھا۔۔۔ اسکے مغرور نقوش میں دلفریب مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔ وہ معصوم چہرا اس کے بے پناہ قریب تھا۔۔۔

اس کی نرم گرم سانسیں کامل کے سینے کو چھو رہی تھیں۔۔۔۔

گلابی رسیلے لبوں سے ان کی لپسٹک رات کو ہی مٹ گئی تھی۔۔۔

ابھی ان کا گلابی پن مزید تازگی بخش رہا تھا۔۔۔۔ جس کے اوپر چمکتا وہ سیاہ تل۔۔

اس کی دلکشی دیکھنے لائق تھی۔۔۔۔کامل کی آنکھوں میں پھر سے
خماری چھانے لگی تھی۔۔۔

رات کے حسین مناظر نگاہوں کو پھر سے بہکا رہے تھے۔۔۔۔اس
لڑکی کی مدہوشی میں جو بے خودی بھرا انداز تھا۔۔۔اس کے لیے
جو والہانہ پن تھا۔۔۔اس کے نفرت والے جھوٹ کا پردہ فاش کر
گیا تھا۔۔۔

اس کی ہر ادا ابھی کامل کو اپنے لیے محبت اور دیوانگی دکھائی دی
تھی۔۔۔۔کامل نے ہاتھ بڑھا کر اس کے گردن پر موجود نشان

کو ہولے سے چھوا تھا۔۔۔اس کے لمس میں اب بھی شدت تھی۔۔۔

وہ نازک جان کسمسا گئی تھی۔۔۔۔اس شخص کی گرم نگاہوں کی تپش سے اس کی نیند ٹوٹنے لگی تھی۔۔۔۔

مگر وہ باز اب بھی نہیں آیا تھا۔۔۔وہ جو اس کی شدتوں پر نڈھال ہوتی کچھ گھنٹے پہلے سوئی تھی۔۔۔۔وہ پھر سے اس کی نیند کا دشمن بننے لگا تھا۔۔۔

اس کا دل اسے گستاخی کرنے پر اکسا رہا تھا۔۔۔ وہ اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنساتا اسے پیچھے تکیے پر لگاتا اچانک سے اس کے اوپر جھکتا ایک سنگین گستاخی سرزد کر گیا تھا۔۔

جو نیند میں بھی اس کے ہوش اڑا گئی تھی۔۔۔ حورلمہ نے نیند کے خمار سے بوجھل آنکھیں کھول کر معصومانہ انداز میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔ کچھ دیر کے لیے تو اسے کچھ سمجھ ہی نہیں آیا تھا۔۔

اور اگلے ہی لمحے اس شخص کو اپنے اتنے قریب دیکھ اس کی آنکھوں کی پتلیاں ناقابلِ یقین حد تک پھیل گئی تھیں۔۔ رات

کے سارے مناظر کسی فلم کی طرح اس کے تصور کے پردے پر دوڑنے لگے تھے۔۔

ساتھ ہی اس کے چہرے کی رنگت بدل رہی تھی۔۔۔چہرا شرم سے گلنار ہو چکا تھا۔۔۔

کامل میرانی اپنے خوبرو وجیہہ نقوش میں مغرور مسکراہٹ سجائے سے تکے جارہا تھا۔۔۔

"تم مجھ سے اتنی شدید محبت کرتی ہو۔۔۔مجھے تو اندازہ ہی نہیں تھا۔۔۔"

اس کے بالوں کو اپنی انگلی پر لپیٹتے وہ اس کی جانب گہری بے باک نگاہوں سے دیکھتا اس کو شرم سے لال کر گیا تھا۔۔۔

"کک کیا مطلب۔۔۔؟؟ میں نفرت کرتی ہوں آپ سے۔۔۔"

حورلمہ اس سے نگاہیں چراتے کانپتے لہجے میں بولی تھی۔۔۔یہ شخص اس کی سوچ سے بھی زیادہ بے باک اور بے شرم تھا۔۔۔ اسے اچھے سے سمجھ آچکی تھی۔۔۔۔غصے میں جتنا خطرناک اور دہشت ناک لگتا تھا۔۔۔

رات کو اس نے اس شخص کا کوئی اور ہی روپ دیکھا تھا۔۔۔ جس کا تصور کرتے ابھی بھی سینے میں دھڑکنوں کا طوفان برپا ہو گیا تھا۔۔

"ہاں دیکھی میں نے رات کو وہ نفرت۔۔۔"

اس نے بالوں کو ہلکا سا جھٹکا دیتا وہ اس کو دور کھسکتے دیکھ اپنے سے قریب کر گیا تھا۔۔۔

اس کا چہرا حورلمہ کے چہرے کے بہت زیادہ قریب تھا۔۔۔ حورلمہ کی سانسیں رک گئی تھیں۔۔۔۔

اس کی بھاری بوجھل سانسیں اور خمار آلود نگاہوں کو اپنے وجود میں الجھتے دیکھ حورمہ کا دل بری طرح سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

"آپ پلیز چھوڑیں مجھے۔۔۔"

حورلمہ کانپ رہی تھی۔۔۔اس شخص کی شدتوں کا تصور کرتے اس کے کان کی لوح تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"چھڑوالو خود کو۔۔اگر چھڑواسکتی ہو تو۔۔"

اس کی دونوں کلائیوں کو اپنی گرفت میں لیتا وہ تکیے سے لگا گیا تھا۔۔

اس کے خطرناک تیور دیکھ حورلمہ کی جان نکل گئی تھی۔۔۔۔وہ اس کو چھوڑنے پر اب بھی آمادہ نہیں تھا۔۔۔وہ پوری طرح سے اس پر چھا گیا تھا۔۔۔۔حورلمہ کو اس سے خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔ وہ جانتی تھی یہ شخص اس کے حواس چھیننے کی صلاحیت رکھتا تھا۔۔ وہ اس کے دل و دماغ پر حاوی ہو کر اسے ہپنو ٹائز کر دیتا تھا۔۔۔وہ اس کے آگے بالکل بے بس ہو جاتی تھی۔۔اس وقت بھی اس شخص نے ایسے ہی کیا تھا۔۔۔

"اس کوٹھے میں رہتے ہوئے بھی خود کو میری امانت کے طور پر سنبھال کر رکھا تم نے۔۔۔ تم میری تھی اور میری ہی رہی۔۔۔۔ پھر یہ گریز۔۔۔ یہ انکار کس وجہ سے ہے۔۔۔"

اس کے بالوں میں چہرا چھپائے وہ بھاری مخمور لہجے میں بولا تھا۔۔

حورلمہ اس کے الفاظ پر کچھ نہیں بول پائی تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔ دل بہت زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔ ایک درد تھا جسے وہ آنکھیں موندتی اندر ہی چھپا گئی تھی۔۔۔

اپنی گردن پر اس کے دہکتے لبوں کی وارفتگی برداشت کرتی وہ لرز گئی تھی۔۔۔

"آپ نے کہا تھا آپ آج مجھے جانے دیں گے۔۔۔"

وہ شخص پھر سے بہک رہا تھا اور حورلمہ اس کے آگے پھر سے بے بس ہو رہی تھی۔۔

"اس معاہدے کی ایک شرط تھی۔۔۔۔"

کامل نے اس کی غیر ہوتی حالت پر رحم کھاتے اس کے اوپر سے ہٹتے کہا تھا۔۔۔ دل ہرگز نہیں چاہ رہا تھا۔۔ مگر اس نازک دوشیزہ

کی حالت بتا رہی تھی کہ اب اس نے اس بپھرے طوفان کو برداشت نہیں کر پانا تھا۔۔۔

وہ بیڈ سے اٹھ گیا تھا۔۔۔ اگر مزید اس کے پاس رہتا تو ضبط رکھ پانا مشکل تھا۔۔۔

"میں نے پوری کی ہے۔۔۔"

اس کے اٹھنے پر حورلمہ نے اپنی رکی سانسیں بحال کی تھیں۔۔۔ جبکہ اس شخص کے بدلتے تیور اسے خوفزدہ کر رہے تھے۔۔۔

"نہیں کی گئی جانم۔۔۔ شرط پوری نہیں کی گئی۔۔۔ مزاحمت تھی۔۔۔"

واپس پلٹ کر اس کی جانب جھکتے وہ اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔۔۔

اس شخص کے انداز میں عجیب سا سرور اور خماری چھائی ہوئی تھی۔۔۔ آنکھوں کی سرخی بھی ناپید تھی اب۔۔۔

"کک کیا مطلب۔۔؟؟"

حورلمہ کی آواز کسی شاک سے کم نہیں تھی۔۔۔

وہ لرزتی پلکوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔جو سن پر جھکتا اب ان آنکھوں کو بھی چوم گیا تھا۔۔۔

"مطلب یہی کہ شرط پوری نہیں ہوئی تو معاہدہ بھی کینسل۔۔۔ تم اب کہیں نہیں جا سکتی۔۔۔یہیں رہنا ہوگا میری پناہوں میں۔۔ تا عمر۔۔۔۔"

اس کے دونوں گالوں کو باری باری چومتا اس کے حلیے پر ایک گہری بے باک نظر ڈالتا وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔جبکہ حورمہ اس کی نگاہوں پر ہی خود میں سمٹ گئی تھی۔۔۔

اس کا دھیان ابھی اپنے حلیے پر گیا تھا۔۔۔اس کی دونوں پائلیں سائیڈ ٹیبل پر پڑی تھیں۔۔حور لمہ کی رنگت شرم سے تپ اٹھی تھی۔۔۔

اس شخص نے اسے مزاحمت کرنے کا موقع بھی نہیں دیا تھا اور اب۔۔۔اب کیسے وہ مکر گیا تھا۔۔۔حور لمہ جو سمجھ رہی تھی کہ وہ اسے جانے دے گا۔۔۔اسے ابھی اندازہ ہی نہیں تھا کہ اس شادی کی خبر پوری دنیا میں پھیل چکی ہے۔۔۔

وہاں تک بھی جہاں وہ کبھی نہیں پہنچنے دینا چاہتی تھی۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

کمرے کے اندر سے زور زور کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔ ملازمہ دروازے کے باہر کھڑی درزیدہ نگاہوں سے دروازے کو گھور رہی تھی۔۔۔ پوری شاہ حویلی میں گہرا سناٹا چھایا ہوا تھا۔۔۔ صرف اس ایک کمرے میں شور تھا۔۔۔

جس کی آوازیں ہر طرف گونج رہی تھیں۔۔

"ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔۔۔ کامل میرانی صرف میرا ہے۔۔۔ وہ بچپن سے میرا ہے۔۔۔ میرے نام لگایا گیا ہے وہ۔۔۔ پھر۔۔۔ پھر وہ اس کو کیسے مل سکتا ہے۔۔

میں چھوڑو گی نہیں اسے۔۔۔ جان سے مار دوں گی میں اسے۔۔۔

وہ مر جانی چاہیے تھی۔ وہ بہت پہلے مر جانی چاہیے تھی۔"

میرال شاہ ہزیانی انداز میں چیخ رہی تھی۔۔ ساتھ ساتھ وہ اپنے کمرے کی چیزیں اٹھا اٹھا کر پھینک رہی تھی۔۔۔ ڈریسنگ مرر کے ساتھ ساتھ کھڑکیوں کے شیشے بھی ٹوٹ چکے تھے۔۔۔

اس کے سیاہ سلکی بال کمر پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ دوپٹہ زمین پر گر چکا تھا۔۔۔ اسے بالکل بھی ہوش نہیں رہا تھا کسی شے کا۔۔۔

اسے دیکھ کر ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ پاگل ہو چکی ہو۔۔۔ اس نے خود کو اندر سے لاک کر رکھا تھا۔۔۔ اور باہر اس کی ماں اس کے

لیے تڑپ رہی تھی۔۔ گھر کے باقی سب لوگ بھی اس کی وجہ سے بہت زیادہ پریشان تھے۔۔۔۔

یہ بات ان کے خاندان کا ہر فرد جانتا تھا کہ وہ دیوانوں کی حد تک چاہتی تھی کامل میرانی کو۔۔۔ ان کا بچپن میں رشتہ طے ہو چکا تھا۔۔ مگر کامل نے دس سال پہلے اس تعلق کو توڑ دیا تھا۔۔

وہ اس سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ اس نے اپنے گھر والوں کے ذریعے یہ پیغام بھیجوا دیا تھا کہ وہ میرال شاہ سے شادی نہیں کرے گا۔۔ اور یہ منگنی بھی توڑ رہا ہے۔۔ اس کا انکار اس کے گھر والے تو کر گئے تھے۔۔۔

مگر نہ تو شاہ خاندان نے یہ قبول کیا تھا اور نہ ان دونوں خاندانوں کی سرپرست مانے جانے والے پیر محی الدین نے کیا تھا۔۔۔ یہ رشتہ ان کا طے کیا گیا تھا۔۔

اور ان کا کہنا تھا کہ یہ ان کے مرنے کے بعد بھی ختم نہیں ہو سکتا تھا۔۔ جیتے جی تو دور کی بات۔۔۔۔ ان کے نزدیک یہ منگنی اب بھی قائم تھی۔۔ ان دونوں خاندانوں میں سے کبھی کسی نے بھی ان کے فیصلے سے روگردانی نہیں کی تھی۔۔۔

یہ پہلا انسان تھا جس نے ان کے فیصلے کی توہین کی تھی۔۔۔ وہ برداشت نہیں کر پا رہے تھے۔۔۔

جبکہ ادھر شاہ حویلی میں بھی جیسے آندھی آئی ہوئی تھی۔۔۔

"فہمیدہ بہو سنبھالو اپنی بیٹی کو۔۔ باپ بھائی گھر آئیں گے تو کیا سوچیں گے۔۔۔ ٹھیک ہے مانتے ہیں محبت کرتی ہے اس سے۔۔۔ مگر ابھی وہ اس کے لیے نامحرم ہے۔۔۔ ایک نامحرم کے لیے ایسی تڑپ۔۔۔"

خدیجہ بیگم نے بہو کو سرد نگاہوں سے دیکھتے ٹوکا تھا۔۔۔ جو وہاں بیٹھی اپنی بیٹی کی حالت دیکھ آنسو بہا رہی تھیں۔۔۔

"ماں جی آپ کو لگتا ہے وہ میری بات مان لے گی۔۔۔ وہ پاگل ہو چکی ہے۔۔۔ وہ اب نہیں سنے گی میری بھی۔۔۔ آپ پیر صاحب

سے کہیں کہ جا کر بات کریں ان لوگوں سے۔۔۔ کیوں کامل میرانی اتنا باغی ہے۔۔

اسے کیوں نہیں روکا جاتا۔۔۔ پیر صاحب نے خود کہا تھا کہ وہ یہ شادی کروا کر رہیں گے۔۔۔ مگر کامل میرانی نے کیا کیا۔۔۔ ایک طوائف سے شادی کرلی۔۔۔۔"

فہمیدہ بیگم بھی اس وقت بیٹی کی حالت دیکھ کر بہت زیادہ پریشان تھیں۔۔۔ اسی لمحے دستگیر شاہ اور واصف اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔ ان کے چہرے کے تاثرات بھی بگڑے ہوئے تھے۔۔۔

"کیا ہوا؟؟ سب خیریت ہے۔۔۔؟؟"

خدیجہ بیگم نے ان کے چہروں کی جانب دیکھتے پریشانی سے پوچھا تھا۔۔

"دادی جان یہ کامل میرانی اب حد سے بڑھ رہا ہے۔۔۔ اس نے ہمارے بندوں کو مروا دیا ہے۔۔۔ اور زمینوں پر واپس اپنا قبضہ قائم کرلیا ہے۔۔۔ جو اس کے باپ اور دادا نے ہمارے حوالے کردی تھیں۔۔

یہ شخص خود دشمنی مول لے رہا ہے۔۔۔ پھر آپ لوگ مجھے مت روکیئے گا۔۔ پہلے میری بہن کو ٹھکرایا اور اب یہ۔۔۔۔"

واصف غصے سے بھڑک رہا تھا۔۔۔اس کی بات سن کر خدیجہ بیگم کے تاثرات مزید تن گئے تھے۔۔۔

"وہ تو تھا ہی اپنی مرحومہ دادی کا لاڈلہ۔۔۔اسے تو ویسے ہی اس کے دادا نے کھلی چھوٹ دے رکھی ہے۔۔۔"

خدیجہ بیگم نے خفگی سے پہلو بدلہ تھا۔۔۔

اسی لمحے ہاتھ میں ٹرے اٹھائے شازمینہ اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

"رکھ دو۔۔۔۔"

اس نے ٹرے واصف کی جانب بڑھائی تھی۔۔۔جس نے انتہائی نخوت سے اسے جواب دیتے رخ موڑ لیا تھا۔۔۔

شازمینہ لب بھینچتے آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔وہاں سب کا سلوک اسکے ساتھ ایسے ہی ہتھک آمیز تھا۔۔۔کسی نے اس سے سیدھے طریقے سے بات نہیں کی تھی۔۔۔

"کتنی بار تم سے کہا ہے میرے لیے اپنے ان ناپاک ہاتھوں سے کچھ مت بنایا کرو۔۔دفع ہو جاؤ میری نظروں سے دور۔۔۔۔"

خدیجہ بیگم نے ٹرے کو ہاتھ مارا تھا۔۔ اور گرم چائے شازمینہ کے ہاتھ پر چھلک گئی تھی۔۔۔۔ مارے جلن اور تکلیف کے اس کے لبوں سے بے ساختہ چیخ نکلی تھی۔۔۔

"جاؤں یہاں سے اپنی منحوس صورت لے کر۔۔۔۔"

فہمیدہ بیگم نے بھی اسے جانے کو کہا تھا۔۔ جبکہ یہی تھیں جنہوں نے اسے چائے لانے کا حکم دیا تھا۔۔۔

وہ ہمیشہ اس کے ساتھ ایسا ہی کرتی تھیں۔۔

"بس میرے بیٹے کے آس پاس چکر کاٹنے کا شوق ہے اس کو۔۔۔
جو منہ بھی نہیں لگاتا اسے۔۔۔۔"

اسے وہاں سے جاتے دیکھ فہمیدہ بیگم نے نخوت سے کہا تھا۔۔۔

واصف کی نگاہوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔

"پیر صاحب سے بات ہوئی ہے میری۔۔۔وہ بھی بہت غصے میں
ہیں۔۔۔یہ خاندان اب ہر حد پار کر رہا ہے۔۔پیر صاحب سے کہا
ہے کہ اگر وہ نہیں مانتا تو انہیں اپنی برادری سے کی بے دخل کر
دیں۔۔۔"

دستگیر صاحب کی بات پر فہمیدہ بیگم نے پریشانی سے ان کی جانب دیکھتے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

"نن نہیں ایسا نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ میری بیٹی کر جائے گی۔۔۔"

فہمیدہ بیگم نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"بی بی۔۔۔۔ ہاتھ ادھر کریں۔۔۔ میں دوا لگا دیتی ہوں۔۔۔ آپ کا ہاتھ بہت زیادہ جل گیا ہے۔۔۔"

شازمینہ اس چھوٹے سے سٹور نما کمرے میں رکھے اس ٹوٹے پلنگ پر بیٹھی تھی۔۔۔ جب ملازمہ جو اس گھر میں اس کی واحد خیر خواہ

تھی۔۔۔ہاتھ میں ٹیوب اٹھائے سب سے نگاہیں بچائے اس کے پاس آئی تھی۔۔۔

شازمینہ کی آنکھوں میں آنسوؤں کی شدت مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

وہ کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔کلثوم اس کے ہاتھ پر مرہم لگاتی افسردہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتی رہی تھی۔۔۔

"یہ کامل میرانی نے کس سے شادی کی ہے؟؟کیا انہوں نے واقعی ایک طوائف سے شادی کی ہے۔۔۔؟؟وہ ایسا کیوں کریں گے۔۔ میرال جیسی لڑکی کو ٹھکرا کر طوائف سے شادی۔۔۔"

شازمینہ کو یہ سن کر بہت حیرت ہوئی تھی۔۔۔ صبح سے اس گھر میں اسی بات کا طوفان برپا تھا۔۔۔ اس کے سوال پر کلثوم نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"میں اور تو کچھ نہیں جانتی۔۔۔ بس اتنا پتا ہے کہ وہ کوٹھے سے ہی لے کر آئے ہیں کسی کو۔۔۔"

کلثوم کو جتنی خبر تھی اس نے بتا دیا تھا۔۔۔

"بڑے لوگ ہیں بی بی جی۔۔۔ ہو سکتا وقت گزاری کے لیے کی ہو شادی۔۔۔ ورنہ میر ال میں تو کوئی کمی نہیں ہے۔۔۔ وہ اچھی لڑکی ہے۔۔۔ محبت بھی بہت کرتی ہے ان سے۔۔۔"

میرال کی دیوانگی سے اس گھر کے سبھی افراد واقف تھے۔۔

"بی بی جی اگر وقت گزاری ہوتی تو کوٹھے پر کر آتے۔۔۔انہوں نے بہت بڑی محفل میں عزت بنایا ہے اس لڑکی کو۔۔۔جس کوٹھے میں وہ رہتی تھی اسے گرا دیا گیا ہے۔۔۔۔اور وہاں اس لڑکی کے حوالے سے اب کوئی ثبوت نہیں بچے۔۔۔وہ کون تھی۔۔۔کیسی تھی۔۔۔کوئی نہیں جانتا اس کے بارے میں۔۔۔

سنا ہے وہاں طوائف نہیں تھی وہ۔۔۔بس پناہ گزیں تھی۔۔۔"

کلثوم نے اسے ساری بات بتائی تھی۔۔۔جو سن کر شازمینہ نے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔

"بی بی وہ۔۔۔واصف صاحب کہہ رہے ہیں کہ چائے بنا کر میرے کمرے میں لائیں۔۔۔"

ملازمہ نے دروازہ بجا کر اسے پیغام دیا تھا۔۔۔اس گھر میں اتنے سارے ملازمین تھے۔۔۔ مگر یہ لوگ اسے ذلیل کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔۔۔

شازمینہ کے چہرے پر گھبراہٹ بھرے تاثرات آن ٹھہرے تھے۔۔۔

"بی بی جی آپ پیر صاحب کو بتا دیں ان سب کی زیادتیوں اور واصف صاحب کی بری نظر کے بارے میں۔۔ بہت ہو گیا۔۔۔ اتنا ہراساں کرتے ہیں آپ کو۔۔۔"

کلثوم کو اس بات بے ضرر لڑکی سے بہت زیادہ ہمدردی تھی۔۔

"کیا ہو گا اس کے بعد۔۔۔ پیر صاحب میری شادی کروا دیں گے اس درندے سے۔۔۔۔"

وہ روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔ کلثوم نے لب بھینچ لیے تھے۔۔۔ کچھ دیر بعد کلثوم اٹھ کر چلی گئی تھی۔۔

جب شازمینہ نے تکیے کے نیچے سے کپڑے میں چھپا کر رکھی ایک تصویر نکالی تھی۔۔۔

جس پر ہاتھ پھیرتے اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔ اس کی اذیت سوا ہوئی تھی۔۔۔ بہت سارے مناظر تھے جو آنکھوں کے سامنے گھوم گئے تھے۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

گاڑیاں تیز رفتاری سے سید پیلس میں داخل ہوئی تھیں۔۔۔ جہاں پہلے سے ہی پورچ میں بہت ساری گاڑیاں کھڑی تھیں۔۔۔

وہ دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ اس وقت اندر کون موجود ہے۔۔۔

وزیر کے دروازہ کھولنے پر وہ باہر نکلا تھا۔۔۔ سفید کلف لگے لباس پر اس نے سیاہ کوٹ پہن رکھا تھا۔۔ جس میں اس کا وجیہہ سراپا مزید نمایاں لگ رہا تھا۔۔

آنکھوں پر عادت کے مطابق سیاہ رنگ کے گوگلز پہن رکھے تھے۔۔۔۔ وہ شاہانہ چال چلتا اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

اس کو دیکھ کے سارے دروازے کھول دیے گئے تھے۔۔۔ اور ساتھ کھڑے گارڈز سر جھکا کر اسے سلام کر رہے تھے۔۔۔۔ وہ سر کی جنبش سے جواب دیتا اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

سامنے ہی بڑے سے ہال میں اس وقت پیر صاحب کے ساتھ صداقت صاحب اور گھر کے باقی سبھی مرد ارت خواتین بیٹھے دکھائی دیئے تھے۔۔

پیر صاحب کے دوسری جانب ان کی زوجہ حرمت بیگم بیٹھی تھیں۔۔۔ سفید رنگ کی شال میں باوقار سی وہ ہاتھ میں تسبیح پکڑے ہوئے تھیں۔۔۔

کامل میرانی جیسے کی اندر داخل ہوا سب کی نگاہیں اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔ اسے اکیلا دیکھ سب کی نگاہیں واپس لوٹ آئی تھیں۔۔۔ صداقت صاحب نے ایک نظر پوتے کو دیکھا تھا۔۔۔

انہیں تو لگا تھا کہ وہ پیر صاحب کی پرواہ کیے بغیر اپنی بیوی کو بھی یہاں لے آئے گا۔۔۔

"السلام و علیکم۔۔۔"

اس نے سب کو با آواز بلند سلام کیا تھا۔۔۔ اس کی بھاری گھمبیر آواز ہال کی خاموشی میں خلل پیدا کر گئی تھی۔۔

اس نے پیر صاحب کی جانب ہاتھ نہیں بڑھایا تھا۔۔۔ جو پہلے سے ہی یہ سوچ کر بیٹھے تھے کہ وہ آج اس کا ہاتھ جھٹک دیں گے۔۔۔ مگر وہ ہمیشہ ان سے دو قدم آگے رہتا تھا۔۔۔

اس نے ہاتھ ملانے کی زحمت نہیں کی تھی۔۔ہاں مگر وہ حرمت بیگم کے آگے ضرور جھکا تھا۔۔۔ جنہوں نے محبت سے اس کے کندھے پر ہاتھ پھیرا تھا۔۔

"سلامت رہو۔۔۔ اللہ عمر دراز کرے۔۔۔ پریشانیوں اور بلاؤں سے دور رکھے۔۔"

انہوں نے ہمیشہ کی طرح سے ڈھیروں دعائیں دی تھیں۔۔کامل میرانی مسکرایا تھا۔۔۔

جبکہ پیر صاحب اپنی ہی زوجہ محترمہ کی اس انسان سے اتنی محبت پر پہلو بدل کر رہ گئے تھے۔۔۔ جو ہمیشہ ان کی حکم عدولی کرتا تھا۔۔۔ مگر وہ باقی سب کو چہیتا تھا۔۔

"سید کامل میرانی۔۔۔ مبارک ہو۔۔۔ سنا ہے شادی کرلی ہے آپ نے۔۔۔"

انہوں نے طنزیہ انداز میں بات کی شروعات کی تھی۔۔ شجاع صاحب نے پریشان نظروں سے بیٹے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اب پتا نہیں اس کے اس عمل کی پیر صاحب کیا سزا سنانے والے تھے۔۔۔

"خیر مبارک۔۔ آپ کو بھی انوائیٹ کیا گیا تھا۔۔ مگر آپ نے شرکت نہیں کی۔۔۔ آپ کی کمی کو میں نے بہت محسوس کیا۔۔"

آنکھوں سے گلاسز اتارتے اس نے بہت ہی خوشگوار موڈ میں ان کو جواب دیا تھا۔۔۔ زہرا بیگم نے خوشگوار نگاہوں سے بیٹے کی جانب دیکھا تھا۔۔ باقی سب بھی اس کو دیکھ رہے تھے۔۔۔وہ سالوں بعد ایسا نظر آرہا تھا انہیں۔۔۔

اسکی مقناطیسی آنکھوں میں آسودگی اور خوشی واضح طور پر دیکھی جاسکتی تھی۔۔

زہرا بیگم نے دل ہی دل میں اپنے بیٹے کی اس خوشی کو ہمیشہ سلامت رہنے کی دعا کی تھی۔۔

"کس لڑکی سے شادی کی ہے آپ نے۔۔؟؟ کونسے خاندان تعلق ہے اس کا۔۔۔ ہماری برادری سے ہے یا باہر سے۔۔۔"

وہ اپنا غصہ دباتے اس سے سوال کر رہے تھے۔۔ مگر پھر بھی ان کے الفاظ سے غصہ ظاہر ہو رہا تھا۔۔۔

"حورلمہ کامل میرانی نام ہے اس کا۔۔۔ میری بیوی ہے اور محبت بھی ہے میری۔۔۔ اس کے تعارف کے لیے اتنا کافی ہے میرے خیال میں۔۔"

اس کے انداز میں اس لڑکی کے لیے بے پناہ محبت تھی۔۔جو دیکھ

پیر صاحب کا پارہ چڑھ گیا تھا۔۔۔

"طوائف کو اپنا نام دے کر معتبر کرنے کا اچھا طریقہ ہے۔۔۔

کتنے دنوں کے لیے چلے گا یہ تماشا۔۔۔؟؟"

اپنے غصے پر قابو پاتے وہ سخت الفاظ استعمال کر گئے تھے۔۔۔

کامل میرانی کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اب تک پیر صاحب اسے اپنے

پیروں میں گرا کے معافیاں مانگنے پر مجبور کر چکے ہوتے۔۔یا بلکہ

کسی اور کی جانب سے ایسے نوبت نہیں آنی تھی۔۔

مگر یہ جو سامنے شخص بیٹھا تھا۔۔۔اس کا دماغ بہت الگ چلتا تھا۔۔

وہ جھکنے والا نہیں جھکانے والوں میں سے تھا۔۔۔

یہی وہ انسان تھا جس نے مستقبل میں ان کی جگہ پر آنا تھا۔۔۔اور

یہ طے تھا۔۔

کامل میرانی سے بات کرتے وقت انہیں احتیاط برتنی پڑتی

تھی۔۔۔۔

"طوائف نہیں ہے وہ۔۔۔میں اپنی بیوی کے متعلق یہ الفاظ

دوبارہ نہیں سنوں گا۔۔وہ سید گھرانے میں رہنے والی پردہ دار

عورتوں سے زیادہ پاکیزہ اور باکردار ہے۔۔ اور یہ شادی میری آخری سانس تک چلے گی۔۔۔"

وہ مضبوط لہجے میں بولا تھا۔۔ حورلمہ کے بارے میں بات کرتے اس کے چہرے پر ایک ان چھوئی سی نرم مسکان تھی۔۔ جو وہاں موجود سبھی افراد نے نوٹ کی۔۔۔ صداقت صاحب نے بہت ہی محبت بھری فخریہ نگاہوں سے پوتے کی جانب دیکھا تھا۔۔

شجاع صاحب کو گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔۔۔

"بیٹا دیکھ لو۔۔ اس خاندان میں اگر محبت کی شادی کرنی ہے تو دلیری ایسی ہونی چاہیے۔۔۔"

ولید نے ہشام کے کان میں جھکتے کہا تھا۔۔۔

"محبت تو ہو گئی ہے یار۔۔۔پر اتنی دلیری نہیں آ رہی۔۔۔"

ہشام بچارگی سے بولا تھا۔۔۔ولید نے شا کی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"اب تجھے کس سے محبت ہو گئی ہے۔۔"

ولید کے لبوں سے چیخ کی صورت نکلا تھا۔۔۔

"دستگیر شاہ کی بھتیجی شازمینہ شاہ سے۔۔۔"

ہشام کی بات سنتے ولید کی آنکھیں مزید پھیل گئی تھیں۔۔۔

"کامل میرانی آپ یہ سب کرتے ہوئے یہ بات کیوں بھول گئے کہ

ایک لڑکی سالوں سے آپ کے نام سے منسوب بیٹھی ہے۔۔۔

آپ کی منتظر۔۔۔۔اس پر آپ کے نام کی مہر لگائی گئی ہے۔۔۔

آپ کے علاوہ اس کی شادی کسی مرد سے نہیں ہو سکتی۔۔

اس کے ساتھ آپ ایسی ناانصافی کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔۔ آپ نے

یہ سب کرتے اس کے بارے میں ایک بار بھی نہیں سوچا۔۔۔

زمہ داری ہے وہ آپ کی۔۔۔"

پیر صاحب اب اپنا آپا کھو چکے تھے۔۔۔وہ غصے سے قدرے اونچی

آواز میں بولے تھے۔۔۔

مگر سامنے بیٹھے کامل میرانی کے اطمینان میں زرا برابر بھی تبدیلی نہیں آئی تھی۔۔۔

"میں نے سالوں پہلے ہی آپ کو اور باقی سب کو بھی یہ بات بتا دی تھی کہ میں وہ رشتہ ختم کر رہا ہوں۔۔۔ میرا امیرال شاہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔ میری زمہ داری نہیں ہے وہ۔۔۔ نہ میرے نام سے منسوب ہے اب۔۔۔

اس کی شادی کسی سے ہو سکتی ہے یا نہیں یہ فیصلہ اس کا اور اس کے ماں باپ کا ہو گا۔۔۔

میں کچھ نہیں جانتا اس بارے میں۔۔۔"

وہ بھی ان کے رعب میں آئے بغیر بولا تھا۔۔۔اس کے انداز میں بھی کسی قسم کی لچک نہیں تھی۔۔۔

حرمت بیگم خاموشی سے اس کا یہ انداز دیکھ رہی تھیں۔۔۔اس لڑکی کے لیے کامل میرانی کی چاہت واضح کر رہی تھی کہ وہ بہت خاص تھی اس کے لیے۔۔۔۔

"صداقت آپ کا پوتا ہماری نافرمانی کا خطاوار ہو رہا ہے۔۔۔انجام کے زمہ دار آپ سب لوگ ہونگے۔۔جو یوں خاموش بیٹھ کر اسے مزید شے دے رہے ہیں۔۔۔"

پیر صاحب غصے سے لال پیلے ہو رہے تھے۔۔۔

"آپ بلاوجہ غصہ کر رہے ہیں۔۔۔بات اتنی بڑی نہیں ہے۔۔۔۔ ہر انسان اس بات کا حق رکھتا ہے کہ وہ اپنا جیون ساتھی اپنی مرضی سے چن سکے۔۔۔میری زندگی میں حورلمہ نہ بھی ہوتی میں تب بھی میرال شاہ سے شادی نہ کرتا۔۔۔"

وہ ان کا غصہ کم کرنے کی بجائے اسے مزید ہوا دے گیا تھا۔۔۔ شجاع صاحب نے بیٹے کو گھورا تھا۔۔۔جو ان کی جانب دیکھ ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

"کیوں۔۔۔کیا برائی ہے اس بچی میں۔۔۔۔؟؟ کیا گناہ کر دیا ہے اس نے ایسا کے وہ آپ کی بیوی نہیں بن سکتی۔۔۔؟"

پیر صاحب کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسے آنکھوں سے ہی نگل جائیں۔۔۔

اس شخص کا اطمینان اگلے کو ویسے ہی غصہ دلا دیتا تھا۔۔۔

"میں نہیں جانتا اس لڑکی کو۔۔۔اس لیے یہ نہیں بتا سکتا کیا کمی ہے اور کیا گناہ ہوا ہے۔۔۔بس مجھے وہ پسند نہیں ہے۔۔۔۔"

وہ عام سے لہجے میں بولا تھا۔۔۔ جیسے اس لڑکی کا ذکر اس کے لیے اہم ہی نہیں تھا۔۔۔ حرمت بیگم جب آج پہلی بار اپنے شوہر کے آگے کسی کو ایسے بولتے دیکھا تھا۔۔۔وہ بہت متاثر ہوئی تھیں اس سے۔۔۔

"وجہ پسند یا ناپسند نہیں بلکہ وجہ ہمارے فیصلے سے بغاوت کرنا ہے۔۔۔ مگر ہماری بات سن لیں آپ۔۔۔ ہم اس برادری کے سربراہ ہیں۔۔۔ میراث ہے یہ ہماری۔۔۔ آپ اگر اس کے اگلے جانشین ہیں تو یہ مت سمجھیں آپ کو سب کچھ کرنے کا پرمٹ مل گیا ہے۔۔۔ ہم یہ گدی آپ سے چھین بھی سکتے ہیں۔۔۔

اور رہی بات میرال شاہ کی تو شادی تو آپ کو اس سے کرنی پڑے گی۔۔۔ کسی بھی قیمت پر۔۔۔ آپ کی خاندانی بیوی وہی بنے گی۔۔۔ اس گھر میں آپ کی بیوی اور میرانی خاندان کی بہو بن کر میرال شاہ ہی آئے گی۔۔۔

کیونکہ یہ ہمارا فیصلہ ہے۔۔۔۔وہ لڑکی باہر والی ہی رہے گی۔۔۔

یہاں نہیں آنے دیں گے ہم اسے۔۔۔"

پیر صاحب اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔۔ان کے اٹھنے

پر احترا ما سب اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔۔۔

کامل میرانی بھی اٹھا تھا۔۔۔عزت تو وہ اب بھی کرتا تھا ان

کی۔۔۔

"مجھے اس سب کی چاہ نہیں ہے پیر صاحب۔۔۔۔آپ کسی اور کو

بھی اپنا جانشین بنا سکتے ہیں۔۔۔اور رہی بات میری حورلمہ کی تو

اسے یہاں نہ لانے کی وجہ یہ نہیں ہے کہ وہ یہاں آنے کے قابل نہیں ہے۔۔ بلکہ یہ ہے کہ وہ بہت نازک اور معصوم ہے۔۔

اس سب کو جھیل نہیں پائے گی۔۔ وہ ہی ہے اور وہ ہی رہے گی میری زندگی میں۔۔۔۔ میری خاندانی بیوی بھی اور میرانی خاندان کی بہو بھی۔۔"

اس نے مسکرا کر کہا تھا۔۔ پیر صاحب نے قہر آلود نگاہوں سے اسے دیکھا تھا اور وہاں سے نکل گئے تھے۔۔۔

حرمت بیگم بھی اس نے پیچھے نکلی تھیں۔۔۔ کامل کے پاس سے گزرتے وہ رک گئی تھیں۔۔

"ماشاءاللہ بہت خوش قسمت لڑکی ہے وہ۔۔جو بھی ہے۔۔۔

ہمارے لیے معتبر ہے۔۔۔کیونکہ وہ مسز کامل میرانی ہے۔۔۔"

اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے انہوں نے محبت سے کہا تھا۔۔

کامل ان کی بات پر نرمی سے مسکرایا تھا۔۔۔وہ بھی مسکراتی ہوئی

باہر نکل گئی تھیں۔۔۔

"کامل اب اس لڑکی کی خاطر تم اتنی بڑی سعادت کو ٹھکرا رہے

ہو۔۔۔"

شجاع صاحب اس پر چڑھ دوڑے تھے۔۔۔وہ بہت مضبوط

اعصاب کا مالک تھا۔۔۔اس لیے اس کو آزمایا بھی زیادہ جاتا تھا۔۔

وہ ابھی ایک جنگ سے فارغ ہوا تھا کہ اب وہ شروع ہونے کو

تھے۔۔

"مجھے اللہ کے ہاں اپنی بیوی کے حقوق کے بارے میں سوال کیا

جائے گا۔۔۔نہ کہ اس عہدے کے حوالے سے۔۔۔ جس میں

انصاف تو کیا ہی نہیں جاتا۔۔ فرسودہ روایات کے علاوہ اور کیا کیا

جارہا ہے۔۔

مجھ سے پوچھے بغیر مجھے کیونکر کسی سے بھی منسوب کر دیا گیا۔۔"

وہ غصے سے بولا تھا۔۔۔

"بس کرو شجاع۔۔۔ میرے پوتے کی جانب چھوڑ دو اب۔۔۔

کامل ہماری بہو کیسی ہے۔۔۔ لے کر کیوں نہیں آئے۔۔۔"

صداقت صاحب ہمیشہ کی طرح بیٹے کو ٹوک گئے تھے۔۔۔ اور نرم لہجے میں پوتے کو مخاطب کیا تھا۔۔۔

حورلمہ کے ذکر پر کامل میرانی کے چہرے پر نرم مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

"آپ کی بہو پہلے ہی بہت مشکل سے مانی ہے۔۔۔ اگر ان حالات میں یہاں لے آؤں تو میرے معاملات مزید بگڑ جانے ہیں۔۔۔"

اس نے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔اس کا یہ انداز سب کو ہی بہت اچھا لگا تھا۔۔۔بہت عرصے بعد وہ ایسے مسکرا رہا تھا۔۔۔

زہرا بیگم نے دل ہی دل میں اس کی نظر اتاری تھی۔۔۔اس ایک لڑکی کے آنے سے ان کے بیٹے کے چہرے کی رونق واپس لوٹ آئی تھی۔۔۔انہیں اور کیا چاہیے تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"بی بی کہاں ہیں تمہاری۔۔۔۔؟؟"

وہ بے چینی کے عالم میں باہر آیا تھا۔۔۔وہ کمرے میں نہیں تھی۔۔۔۔کامل میرانی کے چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا۔۔۔۔

"صاحب جی وہ اندر اپنے کمرے میں ہی ہیں۔۔۔"

نگینہ نے اس کو دیکھتے حیرانی سے کہا تھا۔۔۔ اسے اپنے کام نبٹاتے نبٹاتے دیر ہو گئی تھی۔۔۔ وہ ابھی دس بجے گھر پہنچا تھا۔۔۔ صبح کا نکلا ہوا تھا۔۔۔ اس نے کئی بار ملازمہ کے نمبر پر کال کر کے اس کی خیریت دریافت کی تھی۔۔۔

اس نے حورلمہ کو موبائل فون نہیں دیا تھا۔۔۔ پورے فارم ہاؤس سے سارے فونز ہٹوا دیئے تھے۔۔۔ صرف ایک اس کی خاص ملازمہ کے پاس فون تھا۔۔۔ جس پر اسے پورا بھروسہ تھا۔۔۔

فارم ہاؤس کے چاروں جانب سیکورٹی کا بہت سخت انتظام کیا گیا تھا۔۔نہ کسی کا اندر آنا ممکن تھا اور نہ ہی باہر نکلنا۔۔۔

"اندر نہیں ہے وہ۔۔۔میں نے دیکھا ہے۔۔۔"

وہ غصے سے دھاڑا تھا۔۔ سبھی ملازمین وہیں جمع ہو گئے تھے۔۔۔اور سب کے چہروں پر پریشانی بھرے تاثرات چھائے ہوئے تھے۔۔۔

"سر سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا وہ باہر گئی ہوں۔۔۔"

اس کے سیکورٹی انچارج نے پورے یقین سے کہا تھا۔۔۔کامل میرانی کی حالت اس وقت ایسی تھی جیسے اس کے دل پر کسی نے پیر رکھ دیا ہو۔۔

اسی لمحے اس کا موبائل بجا تھا۔۔۔

انجان نمبر دیکھ اس نے کال پک کی تھی۔۔۔جب دوسری جانب سے سسکیوں کی آواز گونجی تھیں۔۔۔اس کے ماتھے پر شکنوں کا جال بن گیا تھا۔۔۔

"میں مر جاؤں گی آپ کے بغیر۔۔۔بہت محبت کرتی ہوں آپ سے۔۔۔یہ زیادتی مت کریں۔۔۔میں ساری زندگی آپ کی

باندی بن کر رہوں گی۔۔۔ آپ کی پہلی بیوی کو بھی قبول کر لوں گی۔۔۔

مجھے اپنی زندگی کا حصہ بنا لیں۔۔۔"

وہ لڑکی سسکتے ہوئے اسے کہہ رہی تھی۔۔ کامل میرانی لب بھینچ گیا تھا۔۔

اسی لمحے اس کی نظر سیڑھیوں کی جانب اٹھی تھی۔۔۔ وہ پری پیکر بلیک کلر کے بہت ہی خوبصورت ریشمی لباس میں ملبوس۔۔۔ جس کے اوپر سلور کلر کی خوبصورت ایمبرائیڈری کی گئی تھی۔۔۔

دوپٹہ کندھے پر پھیلا رکھا تھا۔۔ سیاہ دراز زلفیں چٹیا میں مقید کمر پر لہرا رہی تھیں۔۔

وہ فون کان سے لگائے مبہوت سا اسے تکے گیا تھا۔۔۔ ملازمین سارے پہلے ہی اس کے اشارے پر باہر جا چکے تھے۔۔۔

میرال شاہ دوسری جانب سے کیا کہہ رہی تھی وہ سن ہی نہیں پایا۔۔ اس کی نظریں تو بس سامنے سے آتی اس حسین دوشیزہ سے الجھ کر رہ گئی تھیں۔۔

"کامل آپ سن رہے ہیں میری بات۔۔۔ کامل۔۔۔ میں بہت محبت کرتی ہوں آپ سے۔۔۔"

وہ دیوانوں کی طرح بول رہی تھی۔۔۔

"میں ایک شادی شدہ مرد ہوں اور اپنی بیوی سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔مجھے دوبارہ کال مت کرنا۔۔"

اس نے سرد لہجے میں کہتے کال کاٹ دی تھی۔۔۔اور دوسری جانب میرال تو جیسے انگاروں پر لوٹ گئی تھی۔۔۔

وہ شخص بھلا کسی اور سے محبت کیسے کر سکتا تھا۔۔۔جس کا اس نے ساری زندگی انتظار کیا تھا۔۔۔جو صرف اس کے نام سے منسوب تھا۔۔۔

میرال شاہ کو یہ سوچ پاگل کر گئی تھی۔۔۔اس نے فون اٹھا کر دیوار پر دے مارا تھا۔۔۔جو کئی ٹکڑوں میں بٹ گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"کہاں تھی تم۔۔۔؟؟میں تمہیں نیچے ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔۔"

اس کی جانب بڑھتے وہ قدرے خفگی سے بولا تھا۔۔۔اس لڑکی نے اس کی جان نکال دی تھی۔۔۔

حورلمہ نے اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے ایسے ظاہر کیا تھا جیسے وہ وہاں موجود ہی نہ ہو۔۔۔وہ اس کے سامنے سے گزرتی

کمرے میں جانب بڑھنے لگی تھی۔۔۔جب کامل نے اس کی کلائی اپنی گرفت میں جکڑتا اسے اپنی جانب کھینچ گیا تھا۔۔

حورلمہ اس کے کہ ہلکے سے جھٹکے کے باعث سیدھی اس کے سینے سے جالگی تھی۔۔۔

"تم مجھے اگنور نہیں کر سکتی۔۔۔۔"

اس کی نازک کمر میں بازو حمائل کرتے وہ اس کی ٹھوڑی اٹھاتا اس کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑھ گیا تھا۔۔۔

حورلمہ اس کی اس جارحانہ کارروائی پر کانپ گئی تھی۔۔۔اس کی گرم سانسیں حورمہ کے چہرے کو جھلسانے لگی تھیں۔۔۔۔

"آپ چھوڑیں مجھے۔۔۔آپ نے اچھا نہیں کیا میرے ساتھ۔۔۔۔"

حورلمہ اس میں گرفت سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی اور وہ شخص اتنا زیادہ اسے خود سے قریب کھینچ لیتا تھا۔۔۔وہ اس لمحے چوڑے مضبوط وجود کے سامنے بالکل دھان پان سی نازک گڑیا ہی لگ رہی تھی۔۔۔

جو اپنی مرضی سے ہل بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔۔

"کیا کیا ہے میں۔۔؟؟"

اتنی شرافت اور معصومیت سے اپنا قصور پوچھا گیا تھا کہ حورلمہ اس کو ٹھیک سے گھور بھی نہیں سکی تھی۔۔۔

اس کی بھاری پلکیں حیا کے بوجھ سے بھاری ہوئی تھیں۔۔۔ دل بہت زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

"آپ نے۔۔۔۔ آپ اپنی بات سے پلٹ گئے ہیں۔۔۔۔ آپ نے کہا تھا آپ مجھے جانے دیں گے۔۔۔"

حورلمہ نگاہیں چراتے بہت مشکل سے بولی تھی۔۔۔ورنہ اس شخص کی بے باک نگاہیں حورلمہ کی حالت غیر کر گئی تھیں۔۔۔

وہ اسے ایسی دیوانہ وار نگاہوں سے دیکھتا تھا۔۔ جیسے اس کی زندگی کی کل جمع پونجی یہ لڑکی ہی ہو۔۔۔۔روٹھی، گھبرائی، خوفزدہ سی۔۔۔

جیسے کسی انجانے خوف میں مبتلا ہو۔۔۔اچانک سے کچھ ہو جانے کا خوف۔۔۔

وہ اس کے اس خوف کی وجہ جاننا چاہتا تھا۔۔۔ اسے کم کرنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر یہ لڑکی درمیان میں حائل اس دیوار کو گرانے کو تیار ہی نہیں تھی۔۔

"تم یہاں سے ایک ہی صورت میں جا سکتی ہو۔۔۔ بس دعا کرو پھر وہ ہو جائے۔۔۔ پھر تمہیں کوئی نہیں روکے گا۔۔۔"

اس کے گداز ہونٹوں کی نرماہٹوں کو انگلی سے محسوس کرتے وہ سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"کیا۔۔۔؟؟؟"

حورلمہ نے لرزتی پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"میرے مرنے کی دعا۔۔۔ میرے مرنے کے بعد ہی تمہیں چھٹکارا مل سکتا ہے۔۔۔ اس کے علاوہ کوئی حل نہیں ہے۔۔۔"

اس کے گال کو نرمی سے تھپتھپاتا وہ اس کو اپنی گرفت سے آزاد کر گیا تھا۔۔۔۔ یہ لڑکی اس وقت بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔ اس پر کامل میرانی کی محبت کا بہت حسین روپ آیا تھا۔۔ جس نے اس کے حسن کی دو آتشی کو بڑھا دیا تھا۔۔۔ اس لیے کامل زیادہ دیر اس کے پاس رکا نہیں تھا۔۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اس لڑکی کے آگے پھر سے بہک جائے گا۔۔۔

دوسری عورتوں کی جانب نگاہ اٹھا کر دیکھتا تک نہیں تھا وہ۔۔۔

جب کوئی بھی سامنے آجاتی تھی تو وہ نگاہیں پھیر لیتا تھا۔۔ اور اپنی

اس پسندیدہ عورت کے سامنے وہ ایک الگ ہی انسان بن جاتا

تھا۔۔

جس کا خود پر کوئی اختیار نہیں تھا۔۔ وہ روم میں جاچکا تھا۔۔ اور

حورلمہ تو اسکے الفاظ پر جیسے سن ہوئی تھی۔۔۔

یہ شخص بھلا اتنی سفاک بات کیسے بول سکتا تھا۔۔۔ اس پر تو جانا

قربان کرسکتی تھی وہ۔۔ اس کے آگے خود کو سونپنا تو نظر چھوٹی

بات تھی۔۔۔ اس کا تو پور پور کامل میرانی کے لیے تھا۔۔۔

اب تو وہ شخص اس پر اپنے نام کی گہری مہر بھی ثبت کر چکا تھا۔۔۔

اس کے وجود کے کر حصے پر کامل میرانی نے اپنے نشان چھوڑے

تھے۔۔۔ اسے باور کروایا تھا کہ وہ اس کی تھی صرف اس کی۔۔۔

گزری رات کو تصور کرتے وہ لرز گئی تھی۔۔۔۔ اس شخص کی

بھاری بوجھل سرگوشیاں اس کی سماعتوں سے ٹکراتی تھیں۔۔۔

دل زور زور سے دھڑکنے لگتا تھا۔۔۔

چہرے کی رنگت شرم سے گلنار ہو جاتی تھی۔۔۔

"تم میری ہو صرف میری۔۔۔ تمہاری روح۔۔۔۔ اور تمہارے

وجود پر صرف کامل میرانی کو حق ہے۔۔۔ تمہارے اتنے قریب

صرف میں آسکتا ہوں۔۔۔ تم صرف میری ہو۔۔۔۔۔ صرف کامل میرانی کی۔۔۔"

یہ سرگوشیاں پوری رات سنی تھیں اس نے۔۔ اور اس شخص کی شوخی بھری بے باک گستاخیاں بھی۔۔۔ ابھی بھی ان کے تصور سے کی حورلمہ کی رنگت خطرناک حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔

وہ کمرے میں جاچکا تھا۔۔۔ اور اس کی اس خیال سے ہی جان نکل رہی تھی۔۔

مگر مرتے کیا نہ کرتے کے مصداق اسے اندر جانا پڑا تھا۔۔۔۔ اگر اس کی زندگی میں وہ ایک تاریک سایہ نہ ہوتا تو اس وقت اس

شخص کی سنگت میں وہ خود کو دنیا کی خوش قسمت ترین لڑکی محسوس کرتی۔۔۔

یہ لمحے یہ قربت اور اس شخص کی یہ توجہ۔۔۔یہ سب کسی خواب سے کم نہیں تھا۔۔۔وہ خواب جو اس کی آنکھیں سوتے جاگتے دونوں وقتوں میں دیکھتی تھیں۔۔۔

وہ جھجھکتے ہوئے اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

وہ صوفے پر بیٹھا انگلیوں میں سیگریٹ دبائے فون کان سے لگائے کسی پر غصے سے دھاڑ رہا تھا۔۔۔

"اگر وہ ایک گولی چلاتے ہیں تو تم دس چلاؤ۔۔۔وہ ہماری زمین ہے۔۔۔جس پر بدمعاشی کرنے والوں کو ان کی اوقات دکھاؤ۔۔۔مجھے اب دوبارہ اسے وقت کال کرنا جب وہ جگہ خالی کروالو۔۔۔"

غصے سے کہتا وہ کال کاٹ گیا تھا۔۔۔اور موبائل دور پھینک دیا تھا۔۔

حورلمہ ایک جانب صوفے پر بیٹھی کن اکھیوں سے اس شخص کو غصے سے ابلتے دیکھ رہی تھی۔۔۔جو ایک کے بعد اب دوسرا

سیگریٹ سلگھا رہا تھا۔۔۔ اور اس کو ایسے دیکھ حورلمہ کا دل رکنے لگا

تھا۔۔۔

"پپ۔پلیز۔۔۔اس کو منہ مت لگائیں۔۔۔ چھوڑ دیں۔۔۔یہ

صحت کے لیے بہت نقصان دہ ہے۔۔۔"

وہ اس کی جانب دیکھتے بے چینی کے عالم میں بول گئی تھی۔۔۔

کامل نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔ اور آدھ جلا

سیگریٹ ایش ٹرے میں مسل گیا تھا۔۔۔

اس شخص کی اس سعادت مندی پر حورلمہ کا دل بہت زور سے

دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

"جو شے صحت کے لیے فایدہ مند ہے وہ بھی تو منہ نہیں لگانے دیتی۔۔۔۔اس نشے کو کہیں سے تو پورا کرنا ہے نا۔۔۔"

اس کے گلابی رسیلے ہونٹوں کو تکتا وہ شخص بے باک گفتگو کرتا حورمہ کے کاموں سے دھوئیں نکال گیا تھا۔۔۔۔اس کی نگاہیں حورلمہ کے ہونٹوں کو بار بار بے قراری بھرے انداز میں دیکھتے واپس لوٹ آتی تھیں۔۔۔۔

اس نے دوبارہ سیگریٹ کو بھی ہاتھ نہیں لگایا تھا۔۔۔حورمہ کو محسوس ہو رہا تھا کہ یہ شخص اسے پاگل کر دے گا۔۔۔وہ اس قابل نہیں تھی جتنا وہ اسے عزت دے رہا تھا۔۔۔۔۔

اس پر جان وار رہا تھا۔۔۔اس کی خاطر دنیا سے لڑ رہا تھا۔۔۔

"میرال شاہ کون ہے۔۔۔؟؟"

وہ اپنی جگہ سے اٹھ رہا تھا۔۔جب اس سوال پر اس کے قدم ساکت ہوئے تھے۔۔۔

اس نے پلٹ کر سوالیہ نگاہوں سے حورلمہ کی جانب دیکھا تھا۔۔

"تم یہ نام کیسے جانتی ہو۔۔؟؟"

وہ اس کی جانب آتے سرخ آنکھوں سے اس گھورتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"آپ کی منگیتر ہے۔۔۔ کل عورتیں باتیں کر رہی تھیں کہ آپ نے میری وجہ سے اسے ٹھکرا دیا۔۔۔ اور وہ آپ کی بیوی بننے کی حقدار ہے۔۔۔"

حورلمہ بول رہی تھی اور وہ خاموش نگاہوں سے اس کی بے چینی دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس کے قریب بیٹھنے پر حورلمہ دور ہوئی تھی۔۔۔ مگر اس کی یہ حرکت کامل میرانی کو پسند نہیں آئی تھی۔۔۔ وہ اس کی پنڈلیوں کو اپنی گرفت میں لیتا ایک جھٹکے سے اسے اپنی جانب کھینچ گیا تھا۔۔۔

حورلمہ اس شخص کی بے باکی پر لرز گئی تھی۔۔اسکی دودھیا پیر اور نازک پنڈلیاں اس شخص کی گرفت میں تھیں۔۔۔اور وہ اس کی آغوش کا حصہ بن چکی تھی۔۔۔

"تمہارا یہ گریز مجھے مزید پاگل کر دیتا ہے۔۔۔۔اس لیے میرے سامنے یہ حرکتیں زرا سنبھل کر کیا کرو۔۔۔۔"

اس کی گردن میں بازو حمائل کرتا وہ اس کے چہرے کو اپنے قریب ترکرتا اس کی سانسوں کی مہک کو محسوس کرتا حورمہ کی جان نکال گیا تھا۔۔۔وہ گھبرا کر کسمسائی تھی۔۔۔

مگر اس شخص نے اسے کبھی بھی بولنے یا مزاحمت کا موقع نہیں دیا تھا۔۔۔ اس کے بالوں کی گدی میں اپنی انگلیاں پھنساتا وہ اس کی گداز پنکھڑیوں کو اپنی گرفت میں لے گیا تھا۔۔

اس شخص نے آنکھیں موندلی تھیں اور اب کی بار پوری شدت سے اس کی سانسوں میں اپنی سانسیں اتارتا اس نازک جان پر آج رحم کھانے کے موڈ میں بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔

"میرال شاہ میری زندگی میں کچھ بھی نہیں ہے۔۔ ایک بڑوں کا طے کیا گیا فیصلہ ہے۔۔ جس میں میری کوئی رضامندی شامل نہیں

تھی۔۔۔اور جب میں نے ہوش سنبھالے تو میں نے اس رشتے کو توڑ دیا۔۔۔"

اس کے چہرے کی نرماہٹوں کو اپنے چہرے سے محسوس کرتا وہ اسے صاف گوئی سے ساری بات بتا گیا تھا۔۔۔اس کی جان لیوا قربت حورلمہ کے اوسان خطا کر گئی تھی۔

اس نے دور ہونے کی کوشش کی تھی۔۔۔مگر کامل میرانی نے اس کی اجازت نہیں دی تھی۔۔۔۔

حورلمہ کا دل دھڑک رہا تھا۔۔۔اس کی گھنیری مونچھیں بہت بے رحمی دکھاتی تھیں۔۔۔اس کے ہونٹ ابھی بھی جل رہے تھے۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا جب اس کا فون بجا تھا۔۔۔نمبر ضروری تھا۔۔۔اس نے فوراً کال پک کی تھی۔۔۔

دوسری جانب سے کوئی ایسی خبر دی گئی تھی کہ کامل میرانی کے چہرے کے تاثرات بگڑ گئے تھے۔۔۔وہ ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"کیا بکواس ہے یہ۔۔۔؟؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ بابا جان کو کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔"

اس کا چہرا خطرناک حد تک سرخ ہوا تھا۔۔۔ لب سختی سے بھینچ رکھے سے اس نے۔۔۔۔ آنکھوں سے جیسے آگ نکل رہی تھی۔۔۔

حورلمہ بھی اسے دیکھ کر پریشان ہوئی تھی۔۔

"میں بس پہنچ رہا ہوں۔۔"

وہ فون بند کرتا اس کی جانب مڑا تھا۔۔۔

"بابا جان کا بہت برا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔۔۔وہ آئی سی یو میں ہیں۔۔۔مجھے ابھی جانا ہو گا۔۔۔تم اپنا خیال رکھنا۔۔۔"

وہ بہت زیادہ پریشان نظر آ رہا تھا۔۔۔اس کے قریب آتے اس نے حورلمہ کی پیشانی چومی تھی اور اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا۔۔۔اسے چھوڑ کر جاتے ایک انجانہ خوف اس پل اس شخص کو اپنی لپیٹ میں لے گیا تھا۔۔۔

حورلمہ نے نگاہیں اٹھا کر اس کو تکا تھا۔۔۔جو اس وقت بہت زیادہ پریشان لگ رہا تھا۔۔۔اس کی کنپٹی کی رگیں ابھری ہوئی تھیں۔۔

"میں بھی ساتھ آ جاؤں۔۔۔؟؟"

اس نے بے ساختگی کے عالم میں پوچھا تھا۔۔۔کامل جو باہر کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس لڑکی کو چھوڑ کر جانے کو دل اس کا بھی نہیں چاہ رہا تھا۔۔۔

"آجاؤ۔۔۔میں باہر انتظار کر رہا ہوں۔۔"

اس نے جلدی سے کہا تھا اور باہر نکل گیا تھا۔۔اس شخص کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ اس وقت کتنی تکلیف کا شکار تھا۔۔۔

حورلمہ کو بے ساختہ کسی کی سفاک دھمکیاں یاد آئی تھیں۔۔۔اس کا دل ڈوب گیا تھا۔۔۔کیا یہ اسی دھمکی کا نتیجہ تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

آئی سی یو کے باہر اس وقت بہت سارے لوگ جمع تھے۔۔۔ جن میں میرانی خاندان کے ساتھ ساتھ شاہ خاندان کے لوگ بھی شامل تھے۔۔۔ شجاع صاحب کو ایکسیڈنٹ کے فوراً بعد ہاسپٹل پہنچانے والا دستگیر شاہ کا بیٹا اسامہ شاہ تھا۔۔۔

جس کی اطلاع پر باقی سب وہاں پہنچے تھے۔۔۔ اگر وہ شجاع صاحب کو فوری ہاسپٹل نہ پہنچاتا تو ڈاکٹرز کا کہنا تھا کہ کچھ بھی ہو سکتا تھا۔۔

اس وقت وہاں دستگیر شاہ، فہمیدہ بیگم، واصف شاہ اور میرال شاہ بھی آئی ہوئی تھی۔۔۔ وہ خاص طور پر وہاں آئے تھے۔۔۔ اس مشکل گھڑی میں ان کا ساتھ دینے کے لیے۔۔۔

میرال شاہ کی متلاشی نگاہیں دروازے کی جانب اٹھتے واپس لوٹ آتی تھی۔۔۔وہ نجانے کیوں ابھی تک نہیں پہنچا تھا۔۔۔اس کی آمد کی منتظر وہ تو جیسے پاگل ہو رہی تھی۔۔۔

جب کچھ دیر بعد وہ آتا دکھائی دیا تھا۔۔۔مگر وہ اکیلا نہیں تھا۔۔۔ساتھ سیاہ چادر میں لپٹی وہ لڑکی بھی تھی۔۔۔جس کو دیکھ میرال کی آنکھوں میں خون اترا تھا۔۔۔

"اس نے میرے کامل کو مجھ سے چھینا ہے۔۔۔میں جان سے مار دوں گی اسے۔۔۔"

اس نے مٹھیاں بھینچتے کہا تھا۔۔۔ مگر فہمیدہ بیگم نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا۔۔

"ابھی کچھ مت کرنا۔۔۔۔ کامل میرانی چھوڑے گا نہیں تمہیں۔۔۔۔"

فہمیدہ بیگم نے بیٹی کو دھیرے سے ٹوکا تھا۔۔۔ جو یہ منظر دیکھ خود پر کیسے ضبط کیے بیٹھی تھی یہ وہی جانتی تھی۔۔۔

"اور میں اس لڑکی کو نہیں چھوڑوں گی۔۔۔ جان سے مار دوں گی میں اسے۔۔۔"

میرال کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ زہرا بیگم کے پاس آن بیٹھتی حورلمہ کو آنکھوں سے ہی بھسم کر ڈالے۔۔۔۔ کسی احساس کے تحت حورلمہ نے بھی نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

اس پر نظر پڑتے وہ اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی۔۔۔۔ جس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔۔۔ حورلمہ کی گھبراہٹ بڑھ گئی تھی۔۔۔۔ اس کی سانس گھٹنے لگی تھی۔۔۔۔ اس کے ہاتھ بالکل ٹھنڈے پڑ چکے تھے۔۔۔

اس کی نظر وہاں موجود شاہ خاندان کے باقی لوگوں کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔۔ وہ سب وہاں موجود تھے۔۔۔ دستگیر صاحب کی جانب دیکھتے اس کی سانس جیسے بند ہوئی تھی۔۔

آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔

"آپ کو کیا ہوا ہے۔۔۔؟ آپ ٹھیک ہیں بھابھی۔۔۔۔"

زینب نے اس کی زرد پڑتی رنگت دیکھ پوچھا تھا۔۔۔۔ زینب کی آواز ڈاکٹر سے بات کرتے کامل میرانی نے بھی سنی تھی۔۔۔ اس نے پلٹ کر حورلمہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ سیاہ چادر کے ہالے میں لپٹا وہ معصوم چہرا اس وقت بہت زیادہ حسین لگ رہا تھا۔۔۔

وہاں موجود سبھی نگاہوں کا مرکز وہی تھی۔۔۔کامل تشویش زدہ انداز میں اس کے پاس آیا تھا۔۔۔

"کیا ہوا۔۔؟؟"

اس کی آنکھوں میں نمی اور ہاتھوں میں لرزش دیکھ اس نے حورلمہ کے دونوں ہاتھوں کو تھامتے پوچھا تھا۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔مم میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

حورلمہ سب کے سامنے اس کی ایسے فکر جتانے پر گھبرا سی گئی تھی۔۔۔

جبکہ شاہ خاندان کے افراد جل بھن گئے تھے۔۔۔ اسی لمحے پیر صاحب نے بھی وہاں قدم رکھا تھا۔۔ اور یہ منظر ان کی نگاہوں میں بھی آن ٹھہرا تھا۔۔ انہوں نے ناگواری بھرے انداز میں نگاہیں پھیر لی تھیں۔۔۔

"شجاع کی حالت کے بارے میں ڈاکٹرز کیا کہتے ہیں۔۔"

پیر صاحب کی آواز پر حور لمہ نے ان کی جانب دیکھا تھا۔ جن کی آنکھوں میں اسے اپنے لیے ناگواری اور ناپسندیدگی کے علاؤہ کچھ بھی نظر نہیں آیا تھا۔۔

"بہتر ہیں وہ۔۔۔ تھوڑی دیر میں ہوش آجائے گا۔۔"

کامل نے ہی پلٹ کر جواب دیا تھا۔۔۔ سب کی عجیب نگاہوں پر حورملہ پزل ہو رہی تھی۔۔۔ اسی وجہ سے کامل نے اس کا نازک ہاتھ اپنی گرفت میں مضبوطی سے جکڑ رکھا تھا۔۔

حورملہ نے آزاد کروانے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر کامل نے اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنساتے گرفت مزید مضبوط کر دی تھی۔۔۔

وہ سب کی نگاہیں نوٹ کر رہا تھا اور حورملہ کی کیفیت بھی۔۔

اس کے اپنے لب سختی سے بھینچ رکھے تھے۔۔۔ جیسے خود پر ضبط کر رہا ہو۔۔۔ اس کی آنکھوں کی رنگت بھی انتہائی سرخ تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد شجاع صاحب کو خون دینے کے لیے بلوایا گیا تھا۔۔۔ کامل اور ہشام دونوں ہی انہیں خون دے سکتے تھے۔۔ وہ اندر کی جانب بڑھ گئے تھے۔۔۔ کامل کے جاتے ہی حورلمہ کو ایسے لگا تھا کہ گھنی چھاؤں سے ایکدم وہ تپتی دھوپ میں آن ٹھہری ہو۔۔۔

"مجھے بات کرنی ہیں تم سے۔۔۔ میرے ساتھ آؤ۔۔۔"

میرال اپنی جگہ سے اٹھتے اس کے پاس آئی تھی۔۔۔ حورلمہ نے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"حورلمہ مجھے بات کرنی ہے تم سے۔۔۔۔ اگر تم نہیں آئی تو انجام کی زمہ دار تم خود ہو گی۔۔۔"

میرال لب بھینچتے سنگین دھمکی دے گی تھی۔۔۔حورلمہ نے

اسے دیکھا تھا اور اس کے ساتھ چل دی تھی۔۔۔

وہ دونوں باہر لان میں آگئی تھیں۔۔۔ہاسپٹل کی پچھلی

جانب۔۔۔۔

"میں نے تم سے کہا تھا کامل میرانی سے دور رہنا۔۔۔وہ صرف

میرے ہیں۔۔۔تمہیں میری بات سمجھ ہی نہیں آئی۔۔۔"

میرال شاہ اس کو خون آلود نگاہوں سے دیکھتے کہہ رہی تھی۔۔اور

حورلمہ اس کے آگے ایسے کھڑی تھی۔۔۔جیسے اس کی ملازمہ

ہو۔۔

"میں نے بہت کوشش کی۔۔۔ اتنا وقت بھاگتی رہی ان سے۔۔۔ مگر وہ کامل میرانی ہے۔۔۔ میں کب تک بھاگ سکتی تھی۔۔۔ میں نے بہت انکار کیا۔۔ مگر انہوں نے میری بات سنی ہی نہیں۔۔"

اس نے نادم لہجے میں کہا تھا۔۔ بیوی وہ تھی مگر کامل میرانی پر حق میرال شاہ جتا رہی تھی۔۔۔

"لگتا ہے تمہیں زندگی عزیز نہیں ہے اپنے پیاروں کی۔۔۔ ایک شخص کی محبت میں تم باقی دو لوگوں کی زندگی اجیرن کر رہی ہو۔۔۔ اور کامل میرانی۔۔۔ میں محبت تو کرتی ہوں ان

سے۔۔۔لیکن وہ انسان مسلسل ٹھکرا کر مجھے اپنے خلاف کر رہا

ہے۔۔۔۔آج شجاع میرانی کی جگہ وہ بھی ہو سکتا تھا۔۔۔"

میرال شاہ کی بات پر حورلمہ نے نگاہیں اٹھاتے شاکی نگاہوں سے

اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔شجاع میرانی کا ایکسیڈنٹ حادثہ نہیں

بلکہ سازش تھی۔۔۔

حورلمہ کو کچھ دردناک لمحے یاد آئے تھے۔۔۔اس نے اپنی

آنکھیں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔اس کا خوف دیکھ میرال مسکرائی

تھی۔۔۔

"مجھے کیا کرنا ہوگا۔۔۔۔؟؟"

حورلمہ نے اس کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔ یہ لڑکی چہرے سے جتنی حسین تھی۔۔۔ دل سے اتنی ہی مکروہ تھی۔۔۔

"کامل میرانی کو مجھ سے شادی کرنے پر مجبور کرنا ہوگا۔۔۔"

میرال کی بات پر حورلمہ نے ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ یہ لڑکی کیا سمجھ رہی تھی کہ کامل میرانی اس کی ہر بات مانتا تھا۔۔۔ وہ شخص اب تک اس سے صرف اپنی منواتا آیا تھا۔۔۔ انداز الگ ہوتا تھا۔۔۔ مگر مرضی اسی کی چلتی تھی۔۔۔

"وہ میری کوئی بات نہیں مانتے۔۔۔ اگر مانتے ہوتے تو میں اس وقت ان کی بیوی نہ ہوتی۔۔۔"

وہ بچارگی سے بولی تھی۔۔۔ جبکہ میرال شاہ کی شرط سن کر اس کا دل ویسے ہی مضطرب ہو گیا تھا۔ وہ شخص۔۔۔ وہ اس شخص کو بھلا کسی اور کے ساتھ کیسے دیکھ سکتی تھی۔۔۔

اس کے سامنے لاکھ انکار اور احتجاج کرنے کے باوجود سچ یہی تھا کہ وہ اس کی قربت میں جو سکون محسوس کرتی تھی۔۔ وہ اسے دنیا کے کسی کونے میں نہیں مل سکتا تھا۔۔

"اچھا۔۔ تمہیں لگتا ہے میں تمہاری بات پر یقین کر لوں گی۔۔۔ پوری دنیا جان گئی ہے کہ وہ پاگل ہے تمہارے پیچھے۔۔۔۔ پیر صاحب تک سے تعلقات خراب کر دیئے ہیں۔۔۔"

میرال اس وقت اس سے جتنی مہذب بن کر بات کر رہی تھی وہ اتنی تھی بالکل بھی نہیں۔۔۔

اگر اس وقت اسے کامل میرانی کو خوف نہ ہوتا اور وہ یہاں ہاسپٹل میں اتنے لوگوں کے بیچ نہ کھڑی ہوتی تو اس کا سلوک حورلمہ کے ساتھ غیر انسانی ہونا تھا۔۔

وہ بہت کچھ جھیل چکی تھی۔۔۔ حورلمہ ایک دردناک ماضی رکھتی تھی۔۔ جس میں شاہ خاندان کا گہرا عمل دخل تھا۔۔۔

اس نے ایک درد بھری آہ خارج کی تھی۔۔۔ اور ماضی میں لوٹ آئی تھی۔۔ اس میں اب حوصلہ نہیں تھا کسی کو بھی کھونے

کا۔۔۔ آنکھوں میں آن ٹھہری نمی کو اندر دھکیلتے اس نے میرال شاہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ پہلے سے بھی کہیں زیادہ حسین ہو گئی تھی۔۔۔ اس کے چہرے پر حورلمہ جیسا مرجھایا پن نہیں تھا۔۔۔ ایک خوشحال اور بھرپور زندگی کی خوشی اور رونق تھی اس چہرے پر۔۔

"میں تمہاری بات ماننے کو تیار ہوں۔۔۔ تم پلیز کسی کے ساتھ کچھ غلط مت کرنا۔۔ تم مجھے جو کہو گی میں کروں گی۔۔۔"

حورلمہ مجبور تھی۔۔اس کے پاس کوئی راستہ نہیں تھا۔۔۔وہ بغاوت کر چکی تھی ایک بار۔۔۔۔جس کا انجام بہت دردناک تھا اس کے لیے۔۔

وہ سوچ کر آج بھی ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔۔۔اپنی آنکھوں کے سامنے اس نے اپنے باپ کو جلتے دیکھا تھا۔۔۔اس نے اپنی ماں کو خون میں لت پت پڑے دیکھا تھا۔۔۔

اس کا بھائی اتنے سالوں سے شاہ حویلی کے در و دیوار میں زنجیروں سے جکڑا ہوا تھا۔۔۔اس کی بہن۔۔۔اس کی بہن شازمینہ شاہ ہوں کی ملازمہ کے طور پر وہاں نظر بند کر گئی تھی۔۔

اس کا گھرانہ ختم کر دیا گیا تھا۔۔۔ ظلم کی انتہا کر دی گئی تھی ان پر۔۔۔

صرف اس کے باپ کے ایک انکار پر ان کا سب کچھ برباد کر دیا گیا تھا۔۔۔ وہ نقصان اٹھانے کے ہمت نہیں تھی اس میں دوبارہ۔۔۔

وہ دردناک لمحات سوچتے اس کی روح کانپ جاتی تھی۔۔۔ وجود لرزنے لگنے لگتا تھا۔۔

دو سال پہلے یہ قہر ٹوٹا تھا اس پر۔۔۔

اس کے بابا غفار شاہ کوئی چھوٹے آدمی نہیں تھے۔۔۔وہ دستگیر شاہ کے سوتیلے بھائی تھے۔۔۔ان کی دوسری ماں امینہ شاہ کے بیٹے۔۔۔دستگیر شاہ سالوں سے پوری وراثت پر اکیلے قبضہ کیے ہوئے تھے۔۔۔

غفار شاہ ملک سے باہر رہتے تھے۔۔ان کے تین بچے تھے اسجد شاہ ،حورلمہ شاہ اور شازمینہ شاہ۔۔۔ان کی بیوی شہلا جس سے وہ بے پناہ محبت کرتے تھے۔۔۔بد قسمتی سے ان کا تعلق ایک کوٹھے سے تھا۔۔غفار شاہ اپنی جوانی کے دنوں میں ان سے محبت کے بیٹھے

تھے۔۔اور پھر اپنے گھر والوں سے چھپا کر اس سے نکاح کر لیا

تھا۔۔۔

وہ انہیں اپنی بیوی بنا کر خاندان والوں کے سامنے لانا چاہتے

تھے۔۔۔مگر ان کی ماں جانتی تھیں کہ اگر یہ خبر خاندان والوں کو

پتا چلی تو ان کو خاندان سے ہی بے دخل کر دیا جائے گا۔۔اسی

خاطر انہوں نے غفار شاہ اور شہلا کو ملک سے باہر بھجوایا دیا

تھا۔۔۔

اور بعد میں یہ خبر پر طرف پھیلا دی تھی کہ غفار شاہ نے وہاں کسی

لڑکی سے شادی کر لی ہے۔۔۔جس بات پر اتنا خاص کسی ایکشن

نہیں لیا گیا تھا۔۔۔ کیونکہ دستگیر شاہ یہی چاہتے تھے کہ وہ وہیں رہیں اور یہاں سورج جائیداد کے مالک دستگیر شاہ خود بن جائیں۔۔۔

ہوا بھی یہی تھا۔۔۔ غفار شاہ نے کبھی بھی ان سے ایک روپیہ تک نہیں مانگا تھا۔۔۔ نہ جائیداد کے حوالے سے کوئی بات کی تھی۔۔۔ امریکہ میں رہتے انہیں بائیس سال گزر گئے تھے۔۔۔

جس دوران ان کی ماں کا بھی انتقال ہو گیا تھا۔۔۔ وہ چاہ کر بھی پاکستان نہیں آ سکے تھے۔۔۔ کیونکہ انہیں خبر بہت دیر سے دی گئی تھی۔۔۔ مقصد ہی یہی تھا کہ وہ پاکستان نہ آ سکے۔۔۔

مگر ان کی اولاد ان سے اکثر ضد کرنے لگی تھی کہ وہ بھی اپنے ملک واپس جانا چاہتے تھے۔۔۔ اپنے رشتہ داروں اپنے لوگوں سے ملنا چاہتے تھے۔۔۔

غفار شاہ کا اپنا بھی بہت دل چاہتا تھا۔۔۔ اپنے بھائی اور اپنے خاندان والوں سے ملنے کا۔۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ ان کا یہ فیصلہ ان کی زندگی کا سب سے غلط فیصلہ ثابت ہو گا۔۔۔۔

وہ اپنی بھی بچوں کے ساتھ شاہ حویلی واپس لوٹے تھے۔۔۔ جہاں ان کو دیکھ کر کسی کے چہرے پر خوشی کا ایک تاثر بھی نہیں آیا

تھا۔۔۔ دستگیر شاہ کو یہی لگا تھا کہ وہ اپنی جائیداد کے لیے آئے

ہیں۔۔

غفار شاہ کا ارادہ بھی تھا اس حوالے سے۔۔۔ اتنے سال گزر گئے

تھے انہوں نے زمینوں کے حوالے سے ایک روپیہ تک نہیں مانگا

تھا۔۔ مگر اپنے حق سے دستبردار ہونا آسان نہیں تھا۔۔۔

انہوں نے اس بارے میں بات کی تھی۔۔ جو سن کر ان کو بھائی

غصے سے بھڑک اٹھا تھا۔۔۔ اس کا یہی کہنا تھا کہ وہ ایک روپیہ بھی

نہیں دے گا غفار شاہ کو۔۔۔

غفار شاہ میں بھی وہی خون دوڑتا تھا جو دستگیر شاہ کی رگوں میں دوڑتا تھا۔۔۔وہ بھی اسی ضد میں آ گئے تھے کہ وہ اب ہر قیمت پر حویلی اور جائیداد کا آدھا حصہ لے کر رہیں گے۔۔۔

ان نے دستگیر شاہ کے خلاف کیس کر دیا تھا۔۔۔ دستگیر شاہ عدالت کا نوٹس دیکھ غصے سے پاگل ہو گئے تھے۔۔۔انہیں دنوں کچھ معلومات لینے پر انہیں غفار شاہ کی بیوی کی اصلیت بھی پتا چل گئی تھی۔۔

جس کا فایدہ اٹھاتے انہوں نے پیر صاحب کو سب بتا دیا تھا۔۔۔ کی غفار شاہ کسی بھی طرح کی جائیداد کا حقدار نہیں ہے۔۔۔ انہیں لگا تھا کہ پیر صاحب ان کے حق میں فیصلہ دیں گے مگر۔۔۔

پیر صاحب نے انصاف کرنے کی کوشش کرتے جائیداد سے بالکل بے دخل کرنے کے بجائے دستگیر شاہ کو تیس فیصد اپنے چھوٹے بھائی کو دینے کو کہا تھا۔۔۔ خاندان کی روایات کو پامال کرنے والے کا انجام یہی ہوتا تھا۔۔۔

مگر دستگیر شاہ تو اس کے حق میں بھی نہیں تھے۔۔۔ان کے سر پر لالچ کا ایسا نشہ تھا کہ وہ اپنی زمین کا ایک ٹکڑا بھی بھائی کو دینے کو تیار نہیں تھے۔۔۔

غفار شاہ کو ان کے بیوی بچے یہی کہتے تھے کہ وہ واپس چلیں۔۔۔ انہیں یہاں سے کچھ نہیں چاہیے۔۔۔وہ یہ دشمنی مول نہیں لینا چاہتے۔۔۔

مگر غفار شاہ بھی پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں تھے۔۔۔وہ قانونی طریقے سے اپنا حصہ لینے کا ارادہ رکھتے تھے۔۔۔ مگر وہ یہ نہیں جانتے تھے

کہ جسے وہ ہمیشہ سے اپنا بڑا بھائی مانتے تھے۔۔۔ وہ درندہ نکلے گا۔۔۔

وہ حویلی کے اس حصے میں رات کو گہری نیند سو رہے تھے۔۔۔ جب اچانک سے ہر طرف بہت بری طرح سے آگ بھڑک اٹھی تھی۔۔ وہ سب بوکھلا گئے تھے۔۔۔

غفار شاہ اور شہلا بیگم بھاگتے ہوئے اپنے بچوں کے کمروں میں گئے تھے۔۔۔ اسجد اپنے کمرے سے باہر بھاگا تھا۔۔ پورے حصے میں آگ تیزی سے پھیل گئی تھی۔۔ حورلمہ اور شازمینہ آگ میں پھنس گئی تھیں۔۔۔

جنہیں نکالتے ہوئے غفار شاہ خود بری طرح سے پھنس گئے

تھے۔۔۔وہ اپنے بچوں کو تو بچا گئے تھے۔۔۔ مگر خود اس آگ کی

لپیٹ میں آتے جھلس گئے تھے۔۔۔ان کو ہاسپٹل لے جاتے ان کا

راستے میں ہی انتقال ہو گیا تھا۔۔۔

ان کے بیوی بچے تو گہرے شاک میں گھر گئے تھے۔۔۔انہوں نے

اپنے باپ کی بغیر جینا سیکھا ہی نہیں تھا۔۔۔وہ نہیں جانتے تھے

ظالم دنیا کا مقابلہ کیسے کرنا ہے۔۔۔

حورلمہ سب سے بڑی تھی۔۔۔اس کے بعد شازمینہ اور اسجد

جڑواں تھے۔۔۔اس سے تین سال چھوٹے۔۔۔حورلمہ اپنے

تایا کی نیت سے واقف تھی۔۔ وہ سب جانتے تھے کہ یہ آگ خود نہیں بھڑکی تھی۔۔۔ بلکہ بھڑکائی گئی تھی۔۔۔

دستگیر شاہ کو لگا تھا کہ وہ سب جھلس کر مر جائیں گے مگر ان کا لالچ ختم نہیں ہوا تھا۔۔۔ انہوں نے اسجد کو اپنی حویلی کے تہہ خانے میں قید کروا دیا تھا۔۔ سب کو یہی بتایا گیا تھا کہ وہ کہیں لاپتہ ہو گیا ہے۔۔۔ ان تینوں ماں بیٹیوں کے سر سے مرد کا سایہ بالکل ہٹ گیا تھا۔۔۔

شازمینہ کا نکاح زبردستی گن پوائنٹ پر واصف سے کروا دیا گیا تھا۔۔۔ اور حور لمہ کا نکاح وہ ایسے ہی زبردستی فہمیدہ بیگم کے آوارہ

بھائی سے کروانا چاہتے تھے۔۔۔ جس سے پہلے ہی شہلا بیگم نے ایک فیصلہ کیا تھا۔۔۔ اپنی بیٹی کو ان درندوں سے بچانے کا فیصلہ۔۔۔ وہ جانتی تھیں کہ ان کی بیٹی کی زندگی پر داغ لگ جائے گا۔۔

مگر وہ بدتر ہونے سے بچ سکتی تھی۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ رات کی تاریکی میں وہ اسے لے کر حویلی سے فرار ہو گئی تھیں۔۔۔ اندر سے اذیت سے مرتے وہ اسے وہاں لے گئی تھیں۔۔۔ جہاں سے کبھی ان کے شوہر نے عزت کی چادر اوڑھا کر انہیں نکالا تھا۔۔۔

وہاں ان کی بہن تھی۔۔۔جو کینسر کی مریض تھی۔۔۔اور آخری سٹیج پر تھی۔۔۔۔وہ کوٹھا وہی چلا رہی تھی۔۔۔اس کی بیٹی ماہ جبین حورلمہ کو وہاں دیکھ خوش تو نہیں ہوئی تھی۔۔۔مگر اپنی ماں کے کہنے پر اس نے حورلمہ کو قبول کر لیا تھا۔۔۔

شہلا بیگم واپس جانے کا ارادہ رکھتی تھیں۔۔۔مگر انہیں دنوں میرال شاہ پر ایک اور حقیقت کھلی تھی۔۔۔۔جو انسان اس کا منگیتر اس کی دیوانوں کے حد تک چھوتی محبت تھی۔۔۔

وہ حور لمہ کی محبت میں گرفتار تھا۔۔۔یہ بات اسے حور لمہ کا موبائل دیکھ کر پتا چلی تھی۔۔۔جو وہیں حویلی میں ہی رہ گیا تھا اس کا۔۔

اس میں کامل میرانی کا نمبر اور چیٹ دیکھ وہ غصے سے ابل پڑی تھی۔۔۔

اس لڑکی کو پاکستان آئے چار مہینے نہیں ہوئے تھے اور وہ اس کے محبوب کو اپنا بنا گئی تھی۔۔حور لمہ اس کی منگنی سے واقف نہیں تھی۔۔۔اس کی کامل میرانی سے ایک ٹرپ پر مری میں حادثاتی

طور پر ملاقات ہوئی تھی۔۔۔ جس کے بعد وہ شخص کئی بار اس سے ٹکرایا تھا۔۔۔

کامل میرانی اس سے پہلی نظر کی محبت میں ایسا گرفتار ہوا تھا کہ اس کو وہ لڑکی اپنی زندگی میں چاہیے تھی۔۔۔ پوری شدت کے ساتھ۔۔ اس نے کئی بار حورلمہ سے کہا تھا کہ وہ اس سے شادی کرنا چاہتا ہے۔۔۔ وہ اس کے پیرنٹس سے ملنا چاہتا ہے۔۔۔

مگر حورلمہ نے اسے اپنے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔ اس کے خاندان کے جو حالات چل رہے تھے۔۔۔ اس کے گھر والے جس ذہنی اذیت کا شکار تھے۔۔۔ وہ یہ بات نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

یہ سچ تھا کہ کامل میرانی اسے بھی پہلی نظر میں بہت اچھا لگا تھا۔۔۔

وہ جس طرح سے اس کی جانب دیکھتا تھا۔۔۔ اس کا مسکرانا۔۔۔

اس کا اہمیت دینا۔۔

حورلمہ کے دل میں وہ کب اپنی جگہ بناتا چلا گیا تھا اسے خبر نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔ حورلمہ نے اسے اپنے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔ اور اسے یہ بھی وعدہ لیا تھا کہ وہ جب تک نہیں چاہے گی کامل میرانی اس کے بارے میں کوئی معلومات نہیں لے گا۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ یہ شخص اتنی پہنچ تو رکھتا تھا کہ اس کے بارے میں سب کچھ پتا لگوا سکتا تھا۔۔۔۔

وہ اس سے ملنے کبھی نہیں گئی تھی۔۔ نہ کامل نے کبھی ایسی کوئی ڈیمانڈ رکھی تھی۔۔۔ بس جند اتفاقاً کی ملاقات کے علاوہ وہ کبھی نہیں ملے تھے۔۔۔ ہاں وہ شخص اسے روز کال ضرور کرتا تھا۔۔۔ جس میں مدت بہت کم وقت کے لیے ہوتی تھی۔۔۔ مگر وہ اس کی آواز سن لیتا تھا۔۔۔۔

جس دن حورلمہ کے فادر کی ڈیتھ ہوئی تھی۔۔۔ اس سے اگلے دن وہاں کے حالات دیکھتے اس نے کامل میرانی کو کچھ بھی اور بتائے بغیر ایک میسج کیا تھا کہ وہ اس سے نکاح کرنا چاہتی ہے۔۔۔

جس کے جواب میں بنا کوئی سوال کیے کامل میرانی نے فوراً حامی بھری تھی۔۔۔۔ حورلمہ نے اسے کہا تھا کہ وہ نہیں آئے گا۔۔۔ حورلمہ خود اس کے پاس جائے گی۔۔۔

لیکن اسی رات اس نے کامل میرانی کو حویلی میں اپنے تایا کے ساتھ دیکھا تھا۔۔ جو دیکھ وہ سکتے میں آگئی تھی۔۔ اسے یقین نہیں آیا تھا کہ کامل میرانی اس کے تایا کا جاننے والا تھا۔۔۔ اس کی آخری امید بھی ٹوٹ گئی تھی۔۔۔ اسے یہی لگا تھا کہ یہ انسان اس کی مدد نہیں کرے گا۔۔۔۔

اسی رات جب شازمینہ کا زبردستی نکاح کیا گیا تھا تو شہلا بیگم اسے لے کر وہاں سے نکل آئی تھیں۔۔ حورلمہ کی اذیت بڑھ گئی تھی یہ جان کر کہ کامل میرانی اس کے تایا کا قریبی تھا۔۔۔

اس انسان کا قریبی جس نے اسکا گھر بردبار کر دیا تھا۔۔ کیونکہ اس کے تایا جس طرح سے کامل میرانی کو اہمیت دے رہے تھے وہ کوئی چھوٹی بات نہیں تھی۔۔۔

اس کا دل ٹوٹ گیا تھا۔۔۔ آخری آس بھی چھوٹ گئی تھی۔۔ بنا اس سے بات کیے وہ بدگمان ہوتی وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔ مگر وہ

یہ نہیں جانتی تھی کہ اس کی یہ محبت اس کے لیے گناہ بنا دی جائے گی۔۔۔

میرال شاہ یہ جان کر پاگل ہو گئی تھی کہ کامل میرانی حورلمہ سے محبت کرتا ہے۔۔ اس نے اپنے باپ اور بھائی سے کہلوا کر فوری طور پر شہلا بیگم اور حورلمہ کا پتا لگوایا تھا۔۔۔ اور اس کوٹھے پر جا پہنچی تھی۔۔۔

اس کا ارادہ حورلمہ کو جان سے مروانے کا تھا۔۔۔ مگر شہلا بیگم بیچ میں آگئی تھیں اور حورلمہ کی جگہ ان کو خنجروں سے وار کر کے حورلمہ کی آنکھوں کے سامنے قتل کر دیا گیا تھا۔۔

"میرا ارادہ تمہیں مارنے کا تھا۔۔۔ مگر تم نے میری محبت کو پانے کا جو گناہ کیا ہے۔۔۔ اس کی معافی ایسے تو نہیں مل سکتی۔۔۔ تم اب ساری زندگی اس کوٹھے پر رہ کر غیر مردوں کے ہاتھوں استعمال ہو گی۔۔۔ تم ساری عمر اسی اذیت میں گزارو گی کہ تمہاری محبت تمہاری ہی جان لے گئی۔۔۔

اب کبھی دوبارہ کامل میرانی کا خیال بھی اپنے دل میں مت لانا حورلمہ۔۔۔ ورنہ وہ بھی ایسے ہی برباد ہو جاہے گا جیسے تمہارا باپ ایک طوائف کی محبت کی خاطر برباد ہو گیا۔۔

پہلی بات تو کامل میرانی کو جب پتا چلے گا کہ تم کوٹھے پر ہو۔۔۔تو وہ تم پر تھوکنا بھی پسند نہیں کرے گا۔۔۔اور اگر کبھی غلطی سے بھی اس نے تمہیں اپنانے کا سوچا بھی تو اسے اپنے قریب مت آنے دینا حورلمہ۔۔۔

برباد ہو جائے گا وہ۔۔اس کے ساتھ بھی بہت برا ہو گا۔۔۔چاہے وہ میری محبت ہے۔۔۔مگر میں چھوڑوں گی نہیں اسے بھی۔۔۔بتا رہی ہوں میں تمہیں۔۔۔کبھی غلطی سے بھی اس کے سامنے مت آنا۔۔۔"

میرال شاہ نے اسے اس کی ماں کی موت پر رونے کا بھی موقع نہیں دیا تھا۔۔۔وہ اس کی ماں کی باڈی کو گھسیٹتے ہوئے وہاں سے لے گئے تھے۔۔۔یہ سب کچھ کوٹھے کے پچھلے حصے میں ہوا تھا۔۔۔کوٹھے کی عورتیں اور ماہ جبین اس سے واقف نہیں تھے۔۔۔

بعد میں ایک خبر پھیلا دی تھی کہ کسی قسم کا فراڈ کرنے پر کوٹھے کی طوائف کا قتل کر دیا گیا ہے۔۔شہلا کے نام سے لوگ واقف نہیں تھے۔۔۔اس لیے نیلم کی کینسر سے ہوئی موت کو قتل کا نام دے دیا گیا تھا۔۔

حورلمہ کو نیلم بائی کی بیٹی ہی مانا جاتا تھا۔۔۔ حورلمہ نے اپنی ماں کا نام اس گند میں نہ لینے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔ وہ بالکل خاموش ہو گئی تھی۔۔۔

اس کا درد بیان سے باہر تھا۔۔۔ وہ اکیلے روتی سسکتی رہتی تھی۔۔

وہ بہت زیادہ اذیت کا شکار تھی۔۔۔ اس کی محبت کی وجہ سے اس کی ماں کو مار دیا گیا تھا۔۔ اس کے چھوٹے بہن بھائی ان ظالموں کے قبضے میں تھے۔۔ وہ چاہ کر بھی کامل میرانی سے رابطہ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

اور اسے یہ بھی امید نہیں تھی کہ وہ شخص اس سے محبت کرتا بھی ہو گا یا نہیں۔۔۔۔

اس بات سے انجان کے دو سال گزر جانے کے بعد بھی کامل میرانی اسے نہیں بھولا تھا۔۔۔اس شخص کی محبت کی شدت کا اندازہ ہی نہیں تھا اسے۔۔

مگر اس دن جب وہ سامنے آیا تھا۔۔۔اور نقاب سے بھی اسے پہچان گیا تھا۔۔۔۔اس دن اس کی آنکھوں میں جو شدت دیکھ وہ بری طرح سے گھبرا گئی تھی۔۔۔

اسے لگا تھا کہ وہ نفرت کا اظہار کر کے اسے چھوڑ جائے گا۔۔ مگر ایسا نہیں ہوا تھا۔۔۔

وہ تو اس کے ٹھکرانے دھتکارنے کے باوجود اس کو اس گندگی بھری جگہ سے نکال کر لے گیا تھا۔۔۔اس سے نکاح کر کے عزت دی تھی پوری دنیا کے سامنے۔۔۔

اسے پرواہ نہیں تھی کہ لوگ کیا سوچتے ہیں اس کے بارے میں۔۔۔۔اس شخص نے صرف محبت نہیں کی تھی۔۔۔بلکہ نبھانا اس سے زیادہ اچھی طرح سے جانتا تھا۔۔۔

مگر حورلمہ نے اپنی زندگی میں جو کچھ دیکھا تھا۔۔۔اپنی آنکھوں کے سامنے ماں باپ کو کھویا تھا۔۔۔دو سال ہو گئے تھے اپنے بہن بھائی کی صورت نہیں دیکھی تھی۔۔۔وہ اس شخص کا ساتھ ملنے اور اس اتنی بڑی خوشی کو ٹھیک سے انجوائے بھی نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔اس کا دل و دماغ وسوسوں اور خوف سے بھرا ہوا تھا۔۔۔

کامل میرانی کے بابا کا ایکسیڈنٹ اس کی وجہ سے ہوا تھا۔۔۔اگر انہیں کچھ ہو گیا تو۔۔۔وہ کیا نگاہیں ملا پائے گی اس شخص سے۔۔۔

حورلمہ کا دل اس پل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔اس نے ایک درد بھری نگاہ میراں شاہ پر ڈالی تھی۔۔۔جو اسے نفرت بھرے انداز میں دیکھ رہی تھی۔۔۔

"کامل میرانی کو خود سے نفرت کرنے پر مجبور کرو۔۔۔۔اور اسے میرا ہونے میں مدد کرو۔۔۔۔سب ٹھیک ہو جایے گا۔۔۔۔تم اپنے بہن بھائی کو لے کر واپس امریکہ لوٹ جانا۔۔۔میں وعدہ کرتی ہوں اس میں مدد کروں گی میں تمہاری۔۔۔

اگر غلطی سے بھی کامل میرانی کو کچھ بتانے کی کوشش کی تو یاد رکھنا تباہ و برباد ہو جاؤ گی تم بھی اور وہ انسان بھی۔۔۔تمہیں میرے

جنون کا اندازہ بھی نہیں ہے حورلمہ۔۔۔ اگر کامل میرانی میرا نہ ہوا

تو میں اسے تمہارا بھی نہیں رہنے دوں گی۔۔۔ ابھی تم صرف

اپنی ماں کی موت پر پچھتا رہی ہو۔۔۔

اگر زرا سی غلطی بھی کی تو تمہیں بہت سارے لوگوں کی زندگیوں

پر پچھتانا پڑے گا۔۔۔

خالی ہاتھ رہ جاؤ گی بالکل۔۔۔"

میرال شاہ اس کے مقابل کھڑی اسے سنگین دھمکی دے گئی

تھی۔۔۔ اور حورلمہ بہتی آنکھوں کے ساتھ اسے تکے گئی

تھی۔۔۔

کامل میرانی کے کسی اور کے ہونے کا تصور ہی جان لیوا تھا۔۔۔

مگر اس کے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔۔

"میں تمہاری ہر بات مانوں گی۔۔۔ مگر اب مزید کسی کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچنا چاہیے میرال۔۔۔ پلیز میں کامل کو کچھ نہیں بتاؤں گی۔۔۔"

حورلمہ نے اس سے التجا کی تھی۔۔۔

"اپنے شوہر کو میرے حوالے کر کے اس سے دستبردار ہو جاؤ گی۔۔۔"

وہ پوچھ رہی تھی اور حورلمہ کا دل جیسے اس پل لہولہان ہوا تھا۔۔۔

اس سے بولا نہیں گیا تھا۔۔۔اس نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

میرال شاہ کے لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔اسی لمحے حورلمہ کی نظریں دائیں جانب اٹھی تھیں اور وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے سامنے کھڑے شخص کو تکے گئی تھی۔۔۔۔

شاہ جہاں خان اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔۔لبوں پر عجیب سی مسکراہٹ سجائے وہ اس کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

"کیسی ہیں حورلمہ۔۔۔؟؟ آپ تو میری سوچ سے بھی زیادہ

خوبصورت ہیں۔۔۔ہائے بڑی ظالم بھی ہیں۔۔۔۔اتنا وقت یہ

حسن چھپا کر رکھا مجھ سے۔۔۔۔"

وہ چلتا ہوا قریب آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔حورمہ کو لگا تھا جیسے وہ ہل

بھی نہیں پائے گی۔۔۔

"پہچانا نہیں۔۔۔تمہیں شاہ جہاں خان ہیں۔۔۔کامل میرانی کو

خود سے بدگمان کرنے کے لیے یہ تمہارا ساتھ دیں گے۔۔۔۔

تمہاری وجہ سے ان کا گھر برباد ہوا ہے۔۔۔

اب تمہارا گھر برباد کرنے میں یہ ساتھ دیں گے تمہارا۔۔۔"

میرال شاہ کی آنکھوں میں ایک انوکھی چمک تھی۔۔۔ حورمہ کا دل لرز اٹھا تھا۔۔۔ یہ لڑکی کس حد تک گر سکتی تھی۔۔۔

"میں اندر جا رہی ہوں۔۔۔ تم دونوں بات کرو۔۔۔ اور شاہ جی کو بور مت ہونے دینا حورمہ۔۔۔۔ بڑا انتظار کیا ہے انہوں نے تمہارا۔۔۔"

میرال نے ایک نظر اس کی موہنی صورت پر ڈالی تھی اور پھر مسکراتی ہوئی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔ اس کے چہرے پر ایک عجیب سی مسکراہٹ تھی۔۔۔

کامل میرانی کو حورمہ سے چھین کر اپنا بنانے کی خوشی۔۔۔

وہ اپنے دھیان میں اندر کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔جب اسی لمحے

کامل عجلت بھرے انداز میں سامنے آگیا تھا۔۔۔میرال اپنا

توازن برقرار نہ رکھ پاتے گرنے کو تھی جب اس نے کامل کا بازو

پکڑ لیا تھا۔۔

کامل نے بھی اسے گرنے سے بچانے کے لیے اپنی بانہوں میں

تھام لیا تھا۔۔۔

میرال کا دل تو جیسے وہیں ٹھہر گیا تھا۔۔۔کامل میرانی اس لمحے

اس کے بے پناہ قریب تھا۔۔۔وہ یک ٹک سی اسے تکے گئی

تھی۔۔۔

کامل نے اسے تھام کر سیدھا کیا تھا۔۔

"آئم سوری میں نے آپ کو دیکھا نہیں۔۔۔"

وہ نرم لہجے میں بولی تھی۔۔۔ جبکہ نگاہیں اس کے خوبرو مغرور نقوش سے سجے چہرے پر تھیں۔۔

بہت جلد یہ انسان اس کا مقدر بننے والا تھا۔۔۔

"اٹس اوکے۔۔۔"

اس نے عجلت میں کہتے قدم آگے بڑھا دیئے تھے۔۔۔

"آپ کسی کو ڈھونڈ رہے ہیں کیا۔۔۔؟؟"

اس کا بے چینی بھرا انداز دیکھ میرال نے اندر سے جلتے پوچھا تھا۔۔۔

"ہاں۔۔ اپنی وائف کو۔۔۔۔"

میرال نے نوٹ کیا تھا کہ وہ اس کی جانب دیکھتا بھی نہیں تھا۔۔۔ اس شخص کے حواسوں پر بس ایک وہ لڑکی سوار تھی۔۔۔ میرال نے شدت سے خواہش کی تھی کہ وہ ایسی ہی دیوانگی سے اسے چاہے۔۔۔

"ان کو ابھی تھوڑی دیر پہلے باہر جاتے دیکھا میں نے۔۔۔۔ عجلت میں تھیں۔۔۔ جیسے کسی سے ملنے جا رہی ہوں۔۔۔"

میرال کے لبوں پر دھیمی مسکان سجائے اسے بتایا تھا۔۔اپنی بات کے جواب میں اس نے کامل میرانی کی کشادہ پیشانی پر شکنوں کا جال بنتے دیکھا تھا۔۔۔

وہ بنا کچھ بولے تیز قدموں سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔وزیر بھی اس کے پیچھے گیا تھا۔۔۔میرال نے چادر کا پلو درست کرتے مسکراتی نگاہوں سے اسے جاتے دیکھا تھا۔۔

"آپ کو میرا ہونا ہو گا۔۔اس لڑکی سے نفرت کرنی ہو گی۔۔'

میرال شاہ کے قدم بھی اسی جانب بڑھ گئے تھے۔۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں پر۔۔۔؟؟"

حورلمہ کو شاہ جہاں کے ساتھ کھڑا دیکھ وہ غصے سے ابلتا ان کے سر پر جا پہنچا تھا۔۔ حورلمہ نے خوف سے آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔؟؟"

کامل نے شاہ جہاں کا گریبان پکڑتے ایک زوردار طمانچہ اس کے منہ پر مارا تھا۔۔۔

حورلمہ دہل گئی تھی۔۔۔ اس نے آگے بڑھ کر کامل کا بازو پکڑنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ جو غصے سے بپھر اچکا تھا یہ منظر دیکھ کر۔۔۔

"یہ یہاں کیا کر رہا ہے۔۔ اسکو کہا تھا میں نے۔۔۔ میری حورلمہ سے دور رہے یہ۔۔۔"

اس نے شاہ جہاں کا ہونٹ زخمی کر دیا تھا۔۔۔ میرال شاہ دور کھڑی یہ منظر دیکھ رہی تھی۔۔

"مم میں نے بلایا ہے۔۔۔ میں نے بلایا ہے شاہ جہاں کو یہاں پر۔۔۔"

حورلمہ نے کانپتے لہجے میں کہا تھا۔۔۔ کامل کے ہاتھ وہیں ساکت ہوئے تھے۔۔ اس نے پلٹ کر شاکی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ہاں میں نے بلایا ہے شاہ جہاں کو۔۔۔میں نے آپ کو بتایا تھا میں نہیں رہنا چاہتی آپ کے ساتھ۔۔۔ آپ خود کو مجھ پر زبردستی مسلط نہیں کر سکتے۔۔۔ آپ مجھے اپنے گھر میں قید کر کے رکھے ہوئے تھے۔۔

آپ کو کیا لگتا ہے میں اس طرح سے آپ کے ساتھ رہنے پر راضی ہو جاؤں گی۔۔"

حورلمہ نے اپنے آنسوؤں کو ضبط کرتے بہت مشکل سے یہ الفاظ ادا کیے تھے۔۔اس نے اپنی مٹھیاں سختی سے میچ رکھی تھیں۔۔۔

کامل نے حیرت و بے یقینی کے عالم میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

اس کی ڈھیلی پڑتی گرفت سے شاہ جہان نے اپنا گریبان چھڑوالیا تھا۔۔

"یہ کیا بول رہی ہو تم۔۔؟؟ کیا اس شخص نے تمہیں بلیک میل کیا ہے۔۔۔ کوئی دھمکی دی ہے۔۔۔؟؟"

وہ ماننے کو تیار ہی نہیں تھا کہ اس کی حورملہ یہ سب بول سکتی تھی اب۔۔۔

دور کھڑی میرال اس کے ایسے یقین پر جل بھن کر رہ گئی تھی۔۔

حورملہ اسے وہاں کھڑا دیکھ چکی تھی۔۔۔ کامل میرانی کے چہرے پر

بھی بے یقینی اور صدمے کی کیفیت دیکھ حورلمہ کا دل جیسے بے جان ہونے لگا تھا۔۔

وہ اس شخص کو اذیت نہیں دینا چاہتی تھی۔۔

"نہیں۔۔مجھے کوئی دھمکی نہیں دی گئی۔۔میں نے خود ہاسپٹل کے فون سے شاہ جہان سے رابطہ کیا ہے۔۔۔آپ کو میری بات کیوں نہیں سمجھ آتی۔۔میں نہیں رہنا چاہتی آپ کے ساتھ۔۔۔مجھے جب بھی موقع ملے گا۔۔

میں بھاگنے کی کوشش کروں گی۔۔۔ابھی بھی باہر گیٹ پر اگر آپ کی گارڈز نہ کھڑے ہوتے تو میں یہاں سے نکل چکی ہوتی۔۔۔"

حورلمہ سانس روکے بولی جارہی تھی۔۔۔دل پر جیسے خنجر آن چبھا تھا۔۔۔

کامل نے مٹھیاں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔اس کی آنکھوں کی سطح جلنے لگی تھی۔۔۔

"جب حورلمہ آپ کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو کیوں زبردستی کر رہے ہیں اس کے ساتھ۔۔۔جانے دیں۔۔۔"

شاہ جہاں نے اپنے ہونٹ سے خون صاف کرتے کہا تھا۔۔۔

میرال شاہ کے چہرے کی مسکراہٹ بڑھ رہی تھی۔۔

"طلاق دے دیں اسے۔۔ پلیز۔۔۔"

اس کا دل دہائیاں دے رہا تھا۔۔۔ مگر اگلے ہی پل ساری خوش فہمی مٹی میں مل گئی تھی۔۔۔

جب کامل نے حورلمہ کا بازو پکڑا تھا اور اسے لیے تیز قدموں سے باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔ میرال نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔

"سید کامل میرانی۔۔۔۔ نفرت تو کرنی پڑے گی تمہیں اس لڑکی

سے۔۔۔۔ اسے چھوڑنا پڑے گا۔۔ بہت جلد ایسا ہو گا۔۔۔"

میرال نے خود سے عزم کیا تھا۔۔۔

وہ واپس پلٹتی فہمیدہ بیگم کے پاس آئی تھی۔۔۔

"مجھے کچھ وقت کے لیے میرانی پیلس میں رہنا ہے۔۔۔ کچھ کریں

آپ۔۔۔"

اس نے ضدی لہجے میں ماں کو کہا تھا۔۔۔ جو اس کو دیکھ کر رہ گئی تھیں۔۔۔ باپ اور بھائیوں کے پیار نے اسے بگاڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔

"میرال وہ شادی کر چکا ہے اب۔۔۔ پیر صاحب بھی اس معاملے میں کچھ نہیں کر پا رہے۔۔۔ اس کے گھر والے قبول کر چکے ہیں اس حورلمہ کو۔۔۔ چھوڑ دو اس معاملے کو۔۔۔

اگر حورلمہ نے منہ کھول دیا تو لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔۔"

فہمیدہ بیگم نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔۔جب وہ اٹھ کر اپنی دادی کے پاس جا بیٹھی تھی۔۔۔جو اس کی بات سمجھتے مان گئی تھیں۔۔۔شاہ خاندان نے پہل کی تھی۔۔

اور دونوں خاندان کے درمیان سارے اختلافات ختم کر دیئے گئے تھے۔۔۔پیر صاحب اس صلح پر سکون میں آئے تھے۔۔۔

"میری پوتی بہت بڑے دل کی مالک ہے۔۔۔اس نے خود کو ٹھکرایا جانا بھی قبول کر لیا۔۔۔اللہ اس کے نصیب اچھے کرے۔۔۔اور کوئی بہترین جوڑ نصیب کرے اسے۔۔۔"

خدیجہ بیگم نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔

صداقت صاحب نے خاموش نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ کبھی یہ عورت ان کی محبت ہوا کرتی تھی۔۔۔ مگر یہ کہانی بھی ادھوری رہ گئی تھی۔۔۔

وہ محبت بہت پیچھے دفن ہو گئی تھی۔۔۔ اور وقت لمبا سفر طے کر آگے آگیا تھا۔۔۔

"سلامت رہو بچے۔۔۔ اللہ خوشیاں نصیب کرے۔۔"

انہوں نے محبت سے میرال کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔بیڈ پر لیٹے

شجاع صاحب کو بھی اس بچی کے اس ظرف نے متاثر کیا تھا۔۔۔

پوری برداری کے سامنے ٹھکرائی گی تھی وہ۔۔

پھر بھی دشمنی نہیں چاہتی تھی۔۔

"میرال بیٹا ہم نکلتے ہیں پھر۔۔ آپ کو بھی ہاسٹل چھوڑنا ہو گا۔۔۔"

فہمیدہ بیگم نے جان بوجھ کر یہ کہا تھا۔۔۔

"ہاسٹل کیوں۔۔۔؟؟؟"

زہرا بیگم نے پوچھا تھا۔۔۔ جس پر فہمیدہ بیگم نے اس کے کسی

کورس کا بتایا تھا۔۔۔

"ہاسٹل میں کیوں رہے گی اکیلے۔۔۔ جب گھر ہے تو۔۔۔ آپ کو

جتنا وقت بھی رہنا ہے آپ میرا نی پیلس رہ سکتی ہیں۔۔۔"

شجاع صاحب بیڈ پر تکیوں کے سہارے نیم دراز تھے۔۔۔ ان کی

بات پر زہرا بیگم بظاہر مسکرائی تھیں۔۔ مگر اندر سے اُنہیں سے

بات ٹھیک نہیں لگی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"وہ شخص وہاں کیوں آیا تھا۔۔۔؟؟"

کامل اسے فارم ہاؤس کی بجائے میرانی پیلس لے آیا تھا۔۔۔ اپنے بیڈروم میں لاتے اس نے حورلمہ کا بازو چھوڑتے سرخ آنکھوں سے اسے گھورا تھا۔۔۔

سیاہ چادر کے ہالے میں مقید اس کا چہرا بے انتہا سرخ ہو چکا تھا۔۔۔ وہ اس کے خوف سے ہولے ہولے کانپ رہی تھی۔۔۔

"مم میں نے بلایا تھا۔۔۔۔"

انگلیوں کو مروڑتے اس نے جواب دیا تھا۔۔۔ اس جواب پر اس شخص نے اس کی جانب پیش قدمی کی تھی۔۔۔ حورلمہ الٹے

قدموں پیچھے کی جانب جاتے اس کے غصے سے خائف ہوئی تھی۔۔۔

"وجہ۔۔۔؟؟"

لب بھینچتے وہ ہلکی آواز کی دھاڑا تھا۔۔۔ حورلمہ پیچھے کو ہوتی بیڈ کی پائنتی سے ٹکرا گئی تھی۔۔۔ وہ اس کے سر پر آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"مم مجھے اچھا لگتا ہے وہ۔۔۔ مم میں اس کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔۔۔"

حورلمہ ابھی مزید بھی کچھ بولنے والی تھی۔۔۔جب کامل نے اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اسے ایک جھٹکے سے اپنے قریب کیا تھا۔۔۔وہ سیدھی اس کے سینے سے آن لگی تھی۔۔۔

حورلمہ نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ان غضبناک آنکھوں میں زیادہ دیر نہیں دیکھ پائی تھی وہ۔۔۔۔اس نے فوراً سے نگاہیں چرا لی تھیں۔۔۔

"تو اس کا مطلب واقعی نفرت کرتی ہو تم مجھ سے۔۔۔؟؟اس دن جو تم نے کہا تھا وہ سچ تھا۔۔۔"

اس کا چہرا اپنی گرفت میں لیتے وہ پوچھ رہا تھا۔۔

حورلمہ نے آنسو پیتے اثبات میں سر ہلاتے کہا تھا۔

"ایسے نہیں۔۔۔میری آنکھوں میں دیکھو اور جواب دو مجھے۔۔۔"

سنگین لہجے میں اسے آنکھوں میں دیکھنے کا حکم دیا گیا تھا۔۔

"ہاں میں بہت زیادہ نفرت کرتی ہوں آپ سے۔۔۔"

حورلمہ نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے جواب دیا تھا۔۔۔ حلق میں آنسوؤں کا گولہ پھنس گیا تھا۔۔۔اس شخص کی جانب دیکھتے دل چاہا تھا چیخ چیخ کر بتائے وہ بے انتہا محبت کرتی تھی اس سے۔۔

اپنی ہر سانس اس کی قربت میں لینا چاہتی تھی۔۔۔

"یہ رشتہ توڑنا چاہتی ہو۔۔۔؟"

اس کی آنکھیں لہو رنگ تھیں۔۔۔۔ حورلمہ کا دل کانپ گیا تھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔ توڑنا چاہتی ہوں۔۔۔ نہیں رہنا آپ کے ساتھ۔۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں دیکھتے حورلمہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلا تھا۔۔۔ اور کامل میرانی کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

"پھر رو کیوں رہی ہو۔۔۔؟؟ خوشی خوشی بولو۔۔۔۔"

کامل نے اس کی دونوں کلائیاں کمر پر باندھ دی تھیں۔۔ جس کے باعث وہ اس کے مزید قریب ہو گیا تھا۔۔۔ کامل کی گرم سانسیں اس کی سانسوں سے الجھنے لگی تھیں۔۔

حورلمہ کا دل بہت زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

"میں خوش ہوں۔۔۔ آنسو بس ڈر۔۔۔ آپ کے ڈر کی وجہ سے نکل آئے۔۔۔"

کانپتے لہجے میں اس وقت آنسوؤں کی یہی وضاحت دے پائی تھی وہ۔۔ اس کے بولنے پر گداز پنکھڑیاں کامل میرانی کے ہونٹوں سے ٹکرا گئی تھیں۔۔

ان نرماہٹوں پر وہ مدہوش ہوا تھا۔۔۔اس نے حورلمہ کی گردن میں اپنی مضبوط ہتھیلی رکھتے اس کے ہونٹوں کو نرمی سے اپنی گرفت میں لے لیا تھا۔۔۔ حورلمہ اس وقت اس شخص سے ایسی گستاخی کی امید نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

وہ.جی جان سے کانپ اٹھی تھی۔۔۔۔

وہ شخص اس وقت اس کی سانسوں سے کھیلتا اس کو اپنی گرفت میں ہلنے بھی نہیں دے رہا تھا۔۔۔اس کے انداز میں ایک عجیب سی شدت تھی۔۔۔جو پہلے محسوس نہیں ہوئی تھی اسے۔۔۔

"کبھی نہیں چھوڑوں گا۔۔۔ تم چاہے کچھ بھی کر لو۔۔۔ تم میری ہو اور میری ہی رہو گی۔۔۔ تم کرو نفرت۔۔۔ جتنی کر سکتی ہو۔۔۔ اس رشتے کے لیے میری محبت کافی ہے۔۔۔

اب قید کر کے نہیں رکھوں گا۔۔۔ جو کرنا ہے کرو۔۔ جہاں جانا ہے جاؤ۔۔۔"

اس کی گردن پر اپنے سلگتے لب رکھتا وہ شخص اس کے پورے وجود پر کپکپی طاری کر گیا تھا۔۔ بوجھل سرگوشیانہ لہجے میں ایک وارننگ تھی۔۔۔

اس کے لہجے میں ایک الگ ہی جنون ہوتا تھا جب وہ کہتا تھا کہ تم صرف میری ہو اور میری ہی رہو گی۔۔۔

حورلمہ کی روح تک یہ احساس اتر جاتا تھا۔۔۔ اس شخص کی قربت میں وہ خود پر سے اختیار کھو دیتی تھی۔۔۔ دل کی دھڑکنیں پاگل ہو جاتی تھیں۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔"

اس ستمگر کی بڑھتی جسارتوں پر وہ کانپ رہی تھی۔۔۔ اس نے بمشکل کہا تھا۔۔

کامل نے اسے آزاد کر دیا تھا۔۔۔وہ لڑکھڑا کر پیچھے بیڈ پر جا گری تھی۔۔۔

اس کی شال کندھوں سے بھی نیچے پھسل گئی تھی۔۔۔کامل سامنے صوفے پر جا کر بیٹھتا اسے کو گہری تپش زدہ نگاہوں سے تکنے لگا تھا۔۔۔اس کا پیر اضطراری کیفیت میں ہل رہا تھا۔۔

حورلمہ اسکی یہ بے چینی نوٹ کرتی نگاہیں چرا گئی تھیں۔۔۔اس نے شال کو اپنے اوپر درست کیا تھا۔۔۔

کامل نے سیگریٹ نکالتے سلگھایا تھا۔۔۔حورلمہ نے بے چینی سے پہلو بدلا تھا۔۔۔وہ اس شخص کو کیسے خود سے نفرت کرنے پر مجبور کر سکتی تھی۔۔۔

"جو انسان دوسروں کے ساتھ زیادتی کرتا ہے۔۔۔تو پھر اسے بھی اپنے حصے کی خوشیاں کبھی نصیب نہیں ہوتیں۔۔۔"

وہ ابھی بھی کانپ رہی تھی۔۔۔ہونٹوں پر ابھی بھی اس کا جلتا لمس محسوس ہو رہا تھا۔۔۔وہ دور بیٹھا تھا۔۔۔مگر دل کی دھڑکنیں اس کی موجودگی پر ہی پاگل ہو رہی تھیں۔۔۔

اس شخص کی سحر انگیزی اور بارعب شخصیت دل کو گھائل کر دینے کی صلاحیت رکھتی تھی۔۔

"کس کے ساتھ زیادتی کی ہے میں نے۔۔۔"

ابرو اٹھا کر اسے گھورتے اسنے پوچھا تھا۔۔۔ جبکہ ایک سیگریٹ ایش ٹرے میں مسلتا وہ اب دوسرا سلگھا گیا تھا۔۔۔ حورلمہ کا دل تڑپنے لگا تھا۔۔۔ یہ شخص اسے کچھ نہیں کہہ رہا تھا۔۔۔ مگر خود کو نقصان پہنچا رہا تھا۔۔۔

جو بات حورلمہ کے لیے زیادہ اذیت کا باعث تھی۔۔۔

"میرال شاہ کے ساتھ۔۔۔اسے کیوں ٹھکرایا۔۔۔؟؟ اتنی حسین اور اچھی ہے وہ۔۔۔ آپ کے ساتھ جچتی بھی ہے۔۔۔۔خاندانی بھی ہے اور آپ سے محبت بھی کرتی ہے۔۔۔ میری طرح نفرت نہیں کرتی۔۔۔"

اس نے لہجے کو سر سری سا رکھتے کہا تھا۔۔۔کامل کی آنکھوں کی سرخی بڑھ گئی تھی۔۔۔

"مجھے محبت نہیں نفرت کرنے والی چاہیے۔۔۔"

اس کو گھورتے جواب دیا گیا تھا۔۔۔۔

"میں سنجیدہ ہوں۔۔۔"

حورلمہ اس شخص کو پٹڑی پر لانا چاہتی تھی۔۔

"اگر میں اس معاملے میں سنجیدہ ہو گیا تو تم نے پچھتانا ہے۔۔۔"

وہ سرد لہجے میں بولا تھا۔۔۔ حورلمہ اس کی نگاہوں سے پزل ہو رہی تھی۔۔۔اس شخص کی اٹھتی ایک نگاہ ہی اس کے اوسان خطا کر دیتی تھی۔۔۔سانسیں منتشر ہونے لگتی تھی۔۔

اس دشمنِ جاں کی والہانہ نگاہوں کا سامنا کرنا آسان نہیں تھا۔۔۔

"کک کیا مطلب۔۔۔؟؟ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ آپ جو مرضی کریں۔۔۔"

حورلمہ نے انگلیوں کو مروڑتے کہا تھا۔۔۔

"جو مرضی سے کیا مراد ہے۔۔۔؟؟"

وہ اس لڑکی کی الجھن سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔

"آپ اگر میرال شاہ سے دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں۔۔۔ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔"

وہ مضبوط لہجے میں بول رہی تھی۔۔۔ مگر اس کی آواز لرز گئی تھی۔۔۔

کامل نے سیگریٹ کا گہرا کش لیتے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"تمہیں فرق نہیں پڑتا میں کسی دوسری لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کروں۔۔۔"

وہ اس نے سیگریٹ کا بہت گہرا کش لیا تھا۔۔۔ اس شخص کی آنکھیں آہستہ آہستہ سرخی مائل ہو رہی تھیں۔۔۔

"نہیں۔۔۔مجھے جب آپ سے محبت ہی نہیں ہے تو فرق کیوں پڑے گا۔۔۔"

وہ اس کے دل پر وار پر وار کر رہی تھی۔۔۔ جب اسی لمحے کامل کے ہاتھ جلا سیگریٹ اپنی مٹھی میں مسل دیا تھا۔۔۔حورلمہ کانپ گئی تھی۔۔۔۔اس کی دہشت دیکھ۔۔۔۔

وہ صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔حورلمہ کو اسکے غصے سے خوف آنے لگا تھا۔۔

"اتنی وکالت اس لڑکی کی۔۔۔؟؟ جسے آج پہلی بار دیکھا تم نے۔۔۔۔؟"

اس کے سامنے آن کھڑے ہوتے وہ پوچھ رہا تھا۔۔۔

حورلمہ نے نظریں جھکالی تھیں۔۔۔

"وہ بہت محبت کرتی ہے آپ سے۔۔۔ آپ ایسی ہی محبت ڈیزرو کرتے ہیں۔۔۔"

حورلمہ کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گود میں گر گیا تھا۔۔۔۔

جب اسی لمحے وہ گھٹنوں کے بل اس کے سامنے آن بیٹھا تھا۔۔۔

حورلمہ اپنی جگہ سن ہوئی تھی۔۔

اس نے حورلمہ کا ہاتھ پکڑا تھا اور اس کی پشت پر اپنے دہکتے لب رکھ دیئے تھے۔۔۔ حورلمہ کے سینے میں دھڑکنوں کا شور بلند ہوا تھا۔۔۔

کیا یہ شخص اسے خود سے عشق کرنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔۔۔

"میرے معاملے میں بہت بے رحم ہو تم۔۔ مگر میں اتنے ہی مضبوط اعصاب کا مالک ہوں۔۔ تمہیں جتنے وار کرنے ہیں تم کرو۔۔۔ میرا سینہ پر وار سہنے کو تیار ہے۔۔۔"

اس کے ہاتھ کو اپنے چہرے سے لگاتا وہ اس کی نرماہٹیں محسوس کرتے مخمور لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔ پھر نظریں اس کی گداز پنڈلیوں پر جا ٹھہری تھیں۔۔۔۔

کچھ یاد آنے پر اس نے اپنی پاکٹ سے ایک بہت ہی خوبصورت پائل نکالی تھی اور اس کے پیر میں پہنا دی تھی۔۔۔ اپنے پیر پر اس کے ہاتھوں کی گرمائش محسوس کرتے وہ خود میں سمٹ گئی تھی۔۔۔۔

"اپنے سارے غم مجھے سونپ دو جاناں۔۔۔۔ کامل میرانی پر طوفان سے ٹکرانے کا حوصلہ رکھتا ہے۔۔۔"

اس کی جانب جھکتے اس نے حورلمہ کے گال پر اپنے دہکتے لب رکھے تھے۔۔۔

اس کی گھنیری مونچھوں کی چبھن حورلمہ کی لبوں سے سسکاری نکال گئی تھی۔۔۔اس کا گال بالکل سرخ ہو گیا تھا۔۔۔کامل نے ایک بھرپور نگاہیں اس معصوم پیکر پر ڈالی تھی۔۔۔اور پھر باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

میرال شاہ بہت ہوشیاری کے ساتھ میرانی پیلس آچکی تھی۔۔۔آہستہ آہستہ اس نے سب کو اپنا گرویدہ بنالیا تھا۔۔۔

حورلمہ جہاں گم صُم سی رہتی تھی۔۔۔وہیں وہ ہنستی مسکراتی سب لوگوں میں بالکل گھل مل گئی تھی۔۔۔جیسے وہ ہمیشہ سے یہی رہتی ہو۔۔وہ کامل سے بھی نارمل انداز میں بات کرنے کی کوشش کرتی تھی۔۔

اور اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہوتا تھا جب کامل اس کی بات کا جواب پہلے کی طرح روڈ ہو کر نہیں دیتا تھا۔۔۔

"اچھا کام کر رہی ہو۔۔۔؟بہت جلد تمہاری جان اس سب سے چھوٹ جائے گی۔۔۔"

میرال سب کے سامنے اس کے ساتھ بہت اچھے سے پیش آتی تھی۔۔۔۔

حورمہ کے ساتھ گھر کے باقی سب لوگوں کا رویہ بھی بہت اچھا تھا۔۔۔وہ تو کامل میرانی کی بیوی تھی۔۔۔اسے کوشش کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی تھی۔۔۔سب اسے خود ہی اہمیت دیتے تھے۔۔۔

جو دیکھ میرال شاہ جل بھن جاتی تھی۔۔۔یہ جگہ اس کی تھی۔۔۔ اس نے چھین کر رہنی تھی۔۔۔۔

کامل کا رویہ اس کے ساتھ پہلے جیسا ہی تھا۔۔۔ مگر وہ جب بھی حورلمہ کے قریب آنے کی کوشش کرتا تھا حورلمہ میرال کے حوالے سے بات کر کے اس کا موڈ آف کر دیتی تھی۔۔۔

وہ باہر سب کے سامنے اسے سیدھے منہ جواب بھی نہیں دیتی تھی۔۔۔ اسی کے رویے کی وجہ سے کچھ دنوں سے ان کے بیچ سرد مہری چل رہی تھی۔۔۔

اس نے کبھی بھی کامل کو خود سے مخاطب نہیں کیا تھا۔۔۔ وہ ہی کرتا تھا۔۔۔ اگر وہ بات نہ کرے تو پھر دن گزر جاتے تھے بات

نہیں ہوتی تھی۔۔۔ حورلمہ کی طبیعت آج تھوڑی بوجھل سی تھی۔۔۔

وہ ٹیرس پر بیٹھی تھی۔۔۔ جب زینب چائے لیے اس کے پاس آن بیٹھی تھی۔۔۔

زینب کی غلطی کو بھی اب بہت حد تک معاف کر دیا گیا تھا۔۔۔ راحم اس سے محبت کرتا تھا۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ جب اس کے شوہر نے اسے قبول کر لیا تھا تو باقی کسی کے اعتراض کی وجہ نہیں بچی تھی۔۔۔

زینب اس کی دل سے قدر کرتی تھی۔۔۔اور اب اس شخص کے لیے دل میں جذبات پیدا ہونے لگے تھے۔۔۔

"بہت اچھی چائے بناتی ہو تم۔۔۔"

حورمہ نے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔جب اسی لمحے باہر کا گیٹ کھلا تھا اور ایک گاڑی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

کامل کی گاڑی دیکھ حورلمہ کی نظریں اس پر ساکت ہوئی تھیں۔۔۔ کیونکہ فرنٹ سیٹ پر اس کے ساتھ میرال بیٹھی نظر آئی تھی۔۔۔

حورمہ کی دھڑکنیں بوجھل ہوئی تھیں۔۔۔وہ مسکراتی ہوئی گاڑی سے نکل رہی تھی۔۔۔

"کیا مجھے کی صرف ایسا لگتا ہے۔۔۔یا آپ نے بھی نوٹ کیا ہے۔۔۔یہ میرال بھائی سے فری ہونے کی بہت کوشش کرتی ہے۔۔۔"

زینب کو میرال سے ابھی وائبز نہیں آتی تھیں۔۔۔اس کا اتنے کم وقت میں سب کے اتنے قریب آجانا۔۔۔

"نہیں مجھے تو ایسا کبھی نہیں لگا۔۔۔"

حورلمہ نے سرسری سے انداز میں کہا تھا۔۔۔

"لگنا چاہیے بھابھی کیونکہ کچھ تو چل رہا ہے۔۔۔ اور ویسے بھی جس کا کامل میرانی جیسا ہینڈسم اور ڈیشنگ شوہر ہو۔۔۔ اس بیوی کو تو ہر طرف سے کان اور آنکھیں کھلی رکھنی چاہیے۔۔۔"

زینب نے اسے کو مشورہ دیا تھا۔۔۔ جبکہ وہ پلک جھپکتے اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو اندر دھکیل گئی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد زینب اٹھ کر چلی گئی تھی۔۔۔۔ اتنی دیر گزر جانے کے باوجود وہ اوپر نہیں آیا تھا۔۔ حورلمہ کے دل کی بے قراری بڑھنے لگی تھی۔۔۔ وہ کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔۔

نیچے آتے وہ ڈرائینگ روم کے دروازے پر رک گئی تھی۔۔۔ سامنے ہی میرال کامل میرانی کے پہلو میں بیٹھی مسکرا رہی تھی۔۔۔۔ حورلمہ کی آنکھوں میں زہر گھلنے لگا تھا۔۔۔

"حورلمہ بیٹا آپ وہاں کیوں کھڑی ہو۔۔۔ اندر آؤ بچے۔۔۔"

صداقت صاحب کی نظر اس پر پڑی تھی۔۔۔ جس پر باقی سب کے ساتھ ساتھ کامل میرانی نے بھی اس جانب دیکھا تھا۔۔۔ اور پھر اگلے ہی لمحے وہ نگاہیں پھیر گیا تھا۔۔۔

حورلمہ کو اپنی دنیا تاریک ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔وہ یہی تو چاہ رہی تھی۔۔۔پھر اس شخص کی یہ زرا سی بے رخی بھی برداشت کیوں نہیں ہو پائی تھی اس سے۔۔۔

اس کا دل ڈوبنے لگا تھا۔۔۔وہ آگے بڑھتی صداقت صاحب کے پاس آن بیٹھی تھی۔۔۔اس پورے گھر میں اگر اسکی زیادہ دوستی کسی سے ہوئی تھی تو وہ وہی تھے۔۔۔جیسے کامل ان کا لاڈلہ پوتا تھا۔۔۔

ویسے ہی حورلمہ ان کی لاڈلی بہو تھی۔۔۔

"کوئی ناراضگی چل رہی ہے کامل سے۔۔۔"

انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے پوچھا تھا۔۔۔ حورلمہ کے ساتھ کامل کا بدلہ رویہ سب نے نوٹ کیا تھا۔۔۔

"نہیں تو۔۔۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔ مگر آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔ صداقت صاحب نے اس کے چہرے کو غور سے دیکھا تھا اور پھر نظریں کامل پر جا ٹھہری تھیں۔۔۔

"کامل ہماری بہو کو کہیں باہر لے کر جاؤ۔۔۔ وہ بچاری گھر رہ رہ کر تنگ آجاتی ہوگی۔۔۔"

انہوں نے کامل کو مخاطب کیا تھا۔۔۔ان کی بات پر کامل کے نظریں اٹھا کر حورملہ کو گھورا تھا۔۔۔

"میں نے کئی بار کہا ہے۔۔ مگر آپ کی بہو خود نہیں جانا چاہتیں میرے ساتھ۔۔۔"

اس نے صاف گوئی سے کہا تھا۔۔۔اس کے انداز کی سرد مہری اور ٹھنڈے پن پر سب نے ہی حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ زہرا بیگم کئی دنوں سے اس کا ایسا رویہ نوٹ کر رہی تھیں۔۔۔

حورلمہ نے نظریں جھکالی تھیں۔۔۔کامل نے دوبارہ اس کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔حورلمہ نے کتنی مشکل سے اپنے آنسو روکے تھے وہی جانتی تھی۔۔۔۔

دل جیسے رکنے لگا تھا۔۔۔وہ برداشت نہیں کرپارہی تھی یہ سب۔۔۔

اس شخص کی محبت کی عادت ہوگئی تھی۔۔۔میرال دل ہی دل میں مسکرادی تھی۔۔۔۔

"داداجان وہ دراصل ہم دونوں آج مری کے لیے نکل رہے ہیں۔۔۔کامل کی کوئی بہت اہم میٹنگ تھی اور مجھے ایک

ڈاکومنٹری کے سلسلے میں وہاں جانا تھا۔۔ شکر ہے انہوں نے بتایا

کہ یہ جارہے ہیں۔۔

ورنہ میں تو اکیلے جانے کی وجہ سے بہت پریشان تھی۔۔۔"

میرال کی بات پر ہشام نے آنکھیں بڑی کرتے ولید کو دیکھا

تھا۔۔۔وہ بھی اپنی جگہ حیران تھا۔۔۔

کامل نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔ پھر حورلمہ کو بھی ساتھ لے جاؤ

کامل۔۔۔وہ بھی گھوم پھر آئے گی۔۔۔"

صداقت صاحب نے کامل سے کہا تھا۔۔۔ حورلمہ کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔۔۔

"میں وہاں گھومنے نہیں جارہا دادا جان۔۔۔ میٹنگ کے سلسلے میں جارہا ہوں۔۔۔ یہ یہاں خوش ہیں۔۔۔ یہیں رہیں۔۔۔"

وہ سخت لہجے میں کہتا وہاں سے اٹھ گیا تھا۔۔۔ سب نے ہونقوں کی طرح اس کا یہ انداز دیکھا تھا۔۔۔ حورلمہ کے چہرے کی رنگت زرد ہوئی تھی۔۔۔

جبکہ میرال نے فاتحانہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

حورلمہ کا دل اس پل رو رہا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

"یہ کیا ہو رہا ہے بھابھی۔۔۔ آپ مانیں میری بات۔۔۔ یہ میرال بھائی کی برین واشنگ کر رہی ہیں۔۔۔"

وہ اپنے کمرے میں جانے کی بجائے زینب کے کمرے میں آگئی تھی۔۔۔ خود اس شخص کو اس راہ پر لگانے والی اس وقت اس سے بہت سخت خفا تھی۔۔۔

ابھی کچھ دن پہلے تو وہ اس کے لیے اس کا سب کچھ تھی۔۔۔ ابھی اتنی جلدی دل بدل گیا تھا۔۔۔

"تمہارا بھائی اتنا کوئی معصوم بچا ہے کہ باتوں میں آگیا۔۔۔"

حورلمہ اس کی بات پر چڑھ کر بولی تھی۔۔۔اس کو پہلی بار غصے میں دیکھ زینب مسکرائی تھی۔۔۔وہ غصے میں بہت زیادہ کیوٹ لگ رہی تھی۔۔۔

"بی بی جی صاحب کی آپ کو کمرے میں بلا رہے ہیں۔۔۔ کہہ رہے ہیں ان کی پیکنگ کر دیں۔۔۔"

ملازمہ نے آکر پیغام دیا تھا۔۔۔

"ان سے کہو۔۔ جسے ساتھ لے کر جا رہے ہیں اس سے کروا لیں۔۔۔ میں سونے لگی ہوں۔۔۔"

وہ خفگی سے بولی تھی۔۔۔ ملازمہ نے حیرت سے اسکا یہ انداز دیکھا تھا۔۔۔ زینب کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔۔

یہ لڑکی شیرنی باقیوں کے سامنے ہی بنتی تھی۔۔۔ کامل میرانی کے سامنے آتے ہی وہ سہمی ہرنی بن جاتی تھی۔۔۔

ملازمہ جاچکی تھی۔۔۔ زینب راحم کے ساتھ واپس اپنے گھر کے لیے نکل گئی تھی۔۔۔۔

حور لمہ اس کے بیڈ پر سو رہی تھی۔۔۔ جب دروازہ زور دار آواز کے ساتھ کھلا تھا۔۔۔ حور لمہ کانپ گئی تھی۔۔۔

"میں نے بلوایا تھا تمہیں۔۔۔"

اس کی دھاڑ سنائی دی تھی۔۔۔ حور لمہ نے کمبل کو اپنی مٹھیوں میں جکڑ لیا تھا۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے وہ ایک جھٹکے سے اس کے اوپر سے کمبل ہٹاتا جھک کر اس کو اپنی بانہوں میں اٹھا گیا تھا۔۔

حور لمہ اس کی اس جارحانہ کارروائی پر لرز گئی تھی۔۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔"

وہ کانپتے لہجے میں بولی تھی۔۔۔ مگر اس کی مزاحمت ہمیشہ کی طرح ان مضبوط بانہوں میں دم توڑ گئی تھی۔۔۔ وہ اسے اٹھائے اپنے کمرے میں آ گیا تھا۔۔۔ دروازہ پوری قوت سے بند کرتے اس نے حورلمہ کو بیڈ پر پٹخ دیا تھا۔۔۔

حورلمہ کا دوپٹہ وہیں رہ گیا تھا۔۔۔ گھنے بالوں کی چٹیا اس کے سینے پر پڑی تھی۔۔۔

اس شخص کی نگاہوں سے گھبراتے اس نے بیڈ کی دوسری جانب سرکنا چاہا تھا۔۔۔ مگر وہ اس کی دونوں کلائیوں کو اپنی گرفت میں لیتا اس پر جھکا تھا۔۔۔

حورلمہ نے اپنی سانسیں روک لی تھیں۔۔

"کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟؟جو تم چاہتی ہو۔۔۔وہی تو کر رہا ہوں۔۔۔

اس لڑکی کو جو تکلیف دی ہے۔۔۔اس کا ازالہ کرنے کی کوشش

کر رہا ہوں۔۔۔پھر یہ ناراضگی کیسی۔۔۔۔"

اس کے سرخ ہوتے گالوں پر اپنے دہکتے لب رکھتا وہ اس کی

سانسوں کی رفتار بڑھا گیا تھا۔۔۔

"میں نے کب کہا میں ناراض ہوں۔۔۔آپ کا جو دل چاہے وہ

کریں۔۔۔میں نہیں روکوں گی۔۔۔"

حورلمہ کی آنکھوں سے آنسو پھسل کر تکیے میں جذب ہوئے تھے۔۔۔کامل میرانی کو وہ آنسو اپنے دل پر گرتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔

"جو کرنا چاہوں وہ کرسکتا ہوں۔۔۔۔"

اس کے انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنساتا وہ پوچھ رہا تھا۔۔۔

حورلمہ نے اپنے آنسو ضبط کرتے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

"اب روکنے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔۔۔"

اسکے فرار کی ساری راہیں مسدود کرتے وہ مخمور لہجے میں بولا

تھا۔۔۔

حورلمہ اس وقت اپنے دکھ میں مبتلا اس کے تاثرات نہیں دیکھ پائی

تھی۔۔۔

"میں نہیں روکوں گی۔۔۔۔"

وہ اپنے لہجے کو مضبوط بناتے بولی تھی۔۔۔

جب اگلے ہی لمحے اس کا دل سینے میں بہت زور و شور سے دھڑک

اٹھا تھا۔۔۔وہ شخص اس کے ہاتھوں پر اپنی گرفت مضبوط کرتا

دوسرے ہاتھ سے اس کی چٹیا کے بل کھولنے لگا تھا۔۔اس کے عنابی ہونٹ حورمہ کی دھڑکنوں پر ٹھہر گئے تھے۔۔۔حورمہ لرز گئی تھی۔۔۔اس سے بولنا محال ہوا تھا۔۔

"آپ کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟؟"

اس نے خفت سے سرخ پڑتے چہرے اور بوجھل آواز میں پوچھا تھا۔۔

"پیار۔۔۔"

اس کے بالوں کو کھولتا وہ ان مہکتی زلفوں میں چہرا چھپاتے تشنگی بھرے لہجے میں بولا تھا۔۔۔ حورمہ کو اپنی دھڑکنیں کانوں میں گونجتی سنائی دی تھیں۔۔۔

وہ اس کی گردن پر جا بجا اپنے لبوں کا لمس چھوڑ رہا تھا۔۔۔ حورمہ کی جان نکلنے لگی تھی۔۔۔۔

آگ جیسی تپش تھی اس کے لمس میں۔۔۔ اسے لگا تھا جیسے اسکی گردن کوئلوں کی لپیٹ میں آگئی ہو۔۔

"کامل۔۔۔"

اس کے لبوں سے اتنا ہی نکلا تھا۔۔۔جب وہ دیوانگی بھرے انداز میں اس کے لبوں پر جھک گیا تھا۔۔۔

"تم مجھے خود سے دور رکھ کر کیا ظاہر کر رہی ہو۔۔۔؟ تمہیں کہا تھا میں نے۔۔۔میری محبت ہم دونوں کے لیے کافی ہے۔۔۔"

وہ غصے میں لگا تھا اسے۔۔۔حورلمہ کی جان نکل رہی تھی اس کے دہکتے لمس سے۔۔۔۔اس کے ہونٹ گردن سے ہوتے حدود پار گر گئے تھے۔۔۔

اس کا گستاخی کرتا ہاتھ حورلمہ کو اپنے پہلو پر محسوس ہوا تھا۔۔۔

اس کے بال پوری طرح سے بکھیر چکا تھا وہ شخص۔۔۔ حورمہ کے پیر میں پہنی پائل بہت نرمی سے اتار دی تھی اس نے۔۔۔ اس کی پائل سی الگ ہی دیوانگی تھی اس شخص کو۔۔

حورلمہ کو لگا تھا آج اس شخص کی شدتوں کے آگے اس کے دل کو کچھ ہو جائے گا۔۔

وہ اس کے وجود کو اپنی شدتوں سے سلگھا رہا تھا۔۔ جب اسی لمحے اس کا فون بجا تھا۔۔ ساتھ ہی دروازہ بھی ناک ہوا تھا۔۔۔

ان حسین لمحات کا طلسم ٹوٹا تھا۔۔۔ حورمہ آنکھیں میچ رکھی تھیں۔۔۔اس کی سانسیں بہت تیز تیز چل رہی تھیں۔۔۔

ہونٹ بری طرح سے لرز رہے تھے۔۔۔کامل میرانی اس کو

گہری نگاہوں سے دیکھتا اس پل اس پری پیکر پر دل و جان سے نثار

ہوا تھا۔۔

اس نے موبائل کی جانب دیکھا تھا۔۔جو نمبر جگمگا رہا تھا۔۔

اسے وہ اگنور نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ورنہ دل نہیں چاہا تھا اس لڑکی

سے دور جانے کو۔۔۔

"میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں حور لمہ۔۔۔مگر مجھ سے دور

جانے کے لیے کوئی ایسی حرکت مت کرنا کہ یہ محبت ختم ہونے کا

سبب بن جائے وہ غلطی۔۔۔۔۔۔"

اس کی پیشانی پر لب رکھتا وہ اس کے اوپر سے اٹھ گیا تھا۔۔۔ جبکہ اسکی سرگوشی ہیں عجیب سی بے چینی تھی۔۔۔۔

کامل فون کان سے لگاتا عجلت میں باہر نکلا تھا۔۔۔۔۔

دوسری جانب سے سسکیوں میں ڈوبی نسوانی آواز سنتے اس کے مغرور نقوش تن گئے تھے۔۔۔۔

دروازہ بند ہونے کی آواز پر حورلمہ نے آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔ اس کی رنگت خطرناک حد تک سرخ تھی۔۔۔۔ وہ جو سمجھ رہی تھی کہ اس شخص کا دل اس کی جانب سے بدل گیا تھا۔۔۔

اس وقت اس کی شدتوں اور بڑھتی دیوانگی کو محسوس کرتے وہ شرم وحیا سے خود میں سمٹ گئی تھی۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی اب آگے کیا ہونے والا تھا۔۔۔ مگر میرال شاہ کا مقصد اگر پورا نہ ہوا تو وہ اس کے بہن بھائی کو نہیں چھوڑے گی۔۔۔ اور نہ کامل اور اسکے گھر والوں کو۔۔۔

وہ لوگ انسان کے روپ میں بھیڑیئے تھے۔۔۔ وہ جب بھی اس ستمگر کی سنگت پر خوش ہونے کی کوشش کرتی تھی۔۔۔ یہ سب یاد آتے اس کا دل بند ہونے لگتا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"کامل کے ایک فیصلے سے برادری کے باقی خاندانوں میں بہت مسائل شروع ہو چکے ہیں۔۔۔ منگنی توڑی جا رہی ہیں۔۔۔ ہماری روایات کو پامال کیا جا رہا ہے۔۔۔ ہمارے فیصلے کی کوئی وقعت نہیں رہی۔۔۔

سب کا یہی کہنا ہے کہ جب کامل میرانی کو اس کی اجازت دی گئی ہے تو ہم بھی ایسا ہی کریں گے۔۔۔ ہماری برداری کی عزت نفس مجروح کی جا رہی ہے۔۔۔ ہم اب مزید یہ برداشت نہیں کر سکتے۔۔۔

کامل آپ کو بہت مہلت دینے کی کوشش کی ہم نے۔۔۔اب مزید نہیں۔۔۔"

پیر صاحب آج پھر وہاں موجود تھے۔۔۔۔اس بار وہ پہلے سے زیادہ سنگین اداروں کے ساتھ وہاں آئے تھے۔۔۔۔

آج وہ کچھ بھی سننے کو تیار نہیں تھے۔۔۔میرال کی نظریں کامل پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔اس کا دل دھڑک رہا تھا۔۔۔۔اس نے اپنا امیج کامل کے سامنے بہت اچھا کر لیا تھا۔۔۔

حورلمہ کو بھی کامل کی نگاہوں میں گرانے کی پوری کوشش کی تھی۔۔۔کامل میرانی کے پورے خاندان نے یہ بات نوٹ کی تھی کہ کامل کی دلچسپی حورلمہ سے بالکل ختم ہو چکی تھی۔۔۔

اس کا سارا دھیان میرال شاہ کی جانب ہوتا تھا۔۔۔وہ بھری محفل میں حورلمہ کو نظر انداز کر دیتا تھا۔۔۔حورلمہ بھی اس شخص کے دو بالکل متضاد رویوں کو سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔

یہ شخص کر کیا رہا تھا۔۔۔بیڈروم میں وہ بالکل الگ انسان ہوتا تھا۔۔۔اور سب کے سامنے بالکل مختلف۔۔۔

مری ایک دن کے لیے جانا تھا اور وہ آج پورے ایک ہفتے بعد لوٹا تھا۔۔۔اس پورے وقت میں میرال اس کے ساتھ تھی۔۔۔۔

آج جب وہ واپس لوٹے تھے تو میرال کا چہرا جگمگا رہا تھا۔۔۔

وہ بات بے بات مسکرا رہی تھی۔۔۔اس ایک ہفتے میں کامل نے حورلمہ سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔ایک فون کال تک نہیں کیا تھا۔۔۔حورلمہ کو لگا رہا تھا کہ میرال نے اپنے حسن کا جادو چلا کر کامل میرانی کو اپنا بنا لیا تھا۔۔۔

وہ شخص میرال کو نہیں اسے بے وقوف بنا رہا تھا۔۔۔وہ شاید اس کی ضد ہی تھی۔۔۔اس کا دل بھرنے لگا تھا اب۔۔۔

حورلمہ نے اپنا پاسپورٹ تیار کروالیا تھا۔۔۔۔وہ اب یہاں سے بہت جلد جانے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔مگر ایسا سوچتے ہوئے اس کے دل کی نگری اندھیر ہونے لگتی تھی۔۔۔

"میں نے اپنا فیصلہ بدل لیا ہے۔۔۔۔میں میرال سے شادی کرنے کے لیے تیار ہوں۔۔۔۔مگر میں یہ نکاح سادگی سے کرنا چاہتا ہوں۔۔۔"

کامل میرانی نے بہت سکون کے ساتھ ان سب کے سروں پر بم پھوڑا تھا۔۔۔۔حورلمہ نے آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔

دل کا درد بڑھ گیا تھا۔۔۔

"کامل۔۔۔"

زہرا بیگم اور صداقت صاحب نے ایک ساتھ بے یقینی سے اسے پکارا تھا۔۔۔

میرال کی تو خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔۔۔

"مجھے آپ سے یہی امید تھی۔۔۔ کل یہاں میرانی پیلس میں ہی یہ نکاح ہو گا۔۔ میں پوری برادری میں اس کا اعلان کروانے لگا ہوں۔۔۔"

پیر صاحب اس کے فیصلے سے بہت خوش تھے۔۔۔کامل نے نگاہیں اٹھاکر حورلمہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ پہلے سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔نگاہوں کا تصادم جاندار تھا۔۔۔

کامل میرانی کی آنکھوں میں اس وقت غصہ،ناراضگی،بے اعتباری اور بہت کچھ ایسا تھا۔۔۔

شاید نفرت بھی۔۔۔کہ حورلمہ اپنی جگہ ہل کر رہ گئ تھی۔۔۔ ان کی آخری ملاقات تو بہت خوشگوار تھی۔۔۔پھر ایسا کیا ہوا تھا کہ یہ شخص اتنا بدل گیا تھا۔۔۔

حورلمہ نے جن آنکھوں میں اپنے لیے صرف دیوانگی اور محبت دیکھی تھی۔۔ وہ یہ نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔ اس نے گھبرا کر نگاہیں پھیر لی تھیں۔۔۔

اسے اب کوئی بات نہیں کرنی تھی اس شخص سے۔۔۔ وہ بنا کسی کی طرف دیکھے وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

"آپ دونوں دادا پوتے کا کہنا ہے میں نے محبت نہیں کی۔۔ اس لیے اسے سمجھ بھی نہیں سکتا۔۔۔ کیا یہ ہے محبت کا معیار۔۔۔ آپ نے بھی بہت ساری مجبوریوں کو وجہ بنا کر اپنی محبت کو چھوڑ دیا تھا۔۔۔

اور اب آپ کو پوتا۔۔۔ جس لڑکی کی خاطر سب سے لڑ گیا۔۔۔ اب اس کے نزدیک اسی لڑکی کی کوئی اہمیت ہی نہیں رہی۔۔۔ اگر یہی کرنا تھا تو اس معصوم بچی کی زندگی خراب کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔"

شجاع صاحب جو ہمیشہ اس رشتے کی خلاف تھے۔۔۔۔ ان گزرے دنوں میں حورلمہ نے اپنی معصومیت اور سادگی سے انہیں بھی اپنا گرویدہ کر لیا تھا۔۔

وہ جیسا سمجھ رہے تھے وہ ویسی نہیں تھی۔۔۔ شرم وحیا والی کسی اچھے خاندان کی لگتی تھی وہ۔۔۔۔

انہیں وہ بیٹیوں کی طرح پیاری ہو گئی تھی۔۔۔ اور اب ان کا بیٹا جو ناانصافی کرنے لگا تھا۔۔۔ وہ ان سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

"تمہارا بیٹا کیا کر رہا ہے۔۔۔ مجھے خود سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔"

صداقت صاحب بھی پریشان تھے۔۔۔۔

"کامل۔۔۔ یہ سب کیا ہے۔۔۔؟؟ مانا کہ میرال اچھی لڑکی ہے۔۔۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں آپ اس لڑکی پر سوتن لے کر آئو۔۔۔ وہ معصوم اگر کچھ بول نہیں رہی تو آپ ایسا کریں گے۔۔۔ مجھے یہ امید بالکل بھی نہیں تھی آپ سے۔۔۔"

زہرا بیگم نے اسے کوریڈور میں ہی روک لیا تھا۔۔کامل کی نظر سیڑھیوں سے اوپر آتی حورمہ پر پڑ چکی تھیں۔۔۔مگر میرال کو نہیں دیکھا تھا۔۔جو دروازے کی اوٹ میں کھڑی اس کے جواب کا دل وجان سے انتظار کر رہی تھی۔۔۔

"ماما میرال صرف اچھی نہیں بہت اچھی ہے۔۔۔مجھے حیرت ہوتی ہے میں نے اسے کیوں ٹھکرایا۔۔مگر اب مجھے بہت پسند ہے وہ۔۔۔میں اس سے کسی بھی قیمت پر شادی کروں گا۔۔۔

پہلے سنا تھا مگر اب جانا ہے کہ اکثر جو نظر آرہا ہوتا ہے۔۔۔ ضروری نہیں اس کی حقیقت بھی وہی ہو۔۔۔۔ کبھی کبھی بہت

گہرے دھوکے ملتے ہیں۔۔۔ جن کے درد کو کم کرنے کے لیے

ایسے فیصلے لینے پڑتے ہیں۔۔۔

ورنہ دم بھی گھٹ سکتا ہے۔۔۔۔"

اس کے انداز میں عجیب سی سفاکیت تھی۔۔۔۔ حورلمہ اپنی جگہ

لرز گئی تھی۔۔۔۔

اتنا غصہ۔۔۔ اتنی بے رحمی۔۔۔۔ اس کا دماغ ماؤف ہوا تھا۔۔۔۔

جب سے وہ واپس لوٹا تھا۔۔۔ اس نے بمشکل ایک دو بار ہی نظریں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ مگر وہ نظر بالکل اجنبی تھی۔۔۔

حورلمہ سمجھ گئی تھی کہ میرال شاہ پھر سے کچھ کر چکی ہے۔۔۔

لیکن کیا اس شخص کا اس پر اعتبار اتنا ہی کمزور تھا کہ اتنی آسانی سے ٹوٹ گیا تھا۔۔۔

حورمہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

تو آخر وہ دردناک وقت آن پہنچا تھا۔۔۔ جس کی خوف سے اس کی سانسیں رکنے لگتی تھیں۔۔۔

"خیر آپ کی پہلی بہو کو اگر کوئی مسئلہ نہیں ہے تو وہ رہ سکتی ہے یہاں۔۔۔ اگر کوئی مسئلہ ہے تو وہ یہ گھر چھوڑ کر جا سکتی ہے۔۔۔۔ مجھے نہیں لگتا مجھے چھوڑ کر جانے میں اسے کوئی پرابلم ہو گی۔۔۔ اس پر تو ویسے بھی یہ رشتہ میری جانب سے مسلط کردہ تھا۔۔۔ وہ خوشی خوشی جانے کو تیار ہو جاہے گی۔۔"

اس کا اندازہ سنجیدگی بھرا اور دوٹوک تھا۔ اجنبیت اور بے رحمی نمایاں تھی۔۔۔ حورلمہ کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

اس کے سیڑھیوں کی ریلنگ کو مضبوطی سے جکڑ لیا تھا۔۔۔ جبکہ اندر کھڑی میرال تو خوشی سے جھوم اٹھی تھی۔۔۔

آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا تھا کہ اس نے جو چاہا وہ پایا نہ ہو۔۔۔۔ کامل میرانی اس کا تھا۔۔۔ تو پھر وہ اسے کسی اور کا کیسے ہونے دے سکتی تھی۔۔۔

گھر کے سبھی افراد حورلمہ کو تکلیف میں دیکھ خود بھی اداس تھے۔۔۔ ان میں سے کسی کو بھی کامل سے اس بات کی توقع نہیں تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"کیسی ہو کزن۔۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟ یہ کومل سی صورت مرجھا کیوں گئی ہے۔۔۔۔ کامل میرانی کی محبت کا غرور ختم ہو گیا۔۔۔ چچچچ۔۔۔"

میرال نے اسے اپنے کمرے میں بلایا تھا۔۔۔ دروازہ اچھے سے لاک کرتے وہ اس کے مقابل آئی تھی۔۔۔

حورلمہ کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔۔

"خود کو بہت بڑی حسینہ سمجھتی تھی۔۔۔ اب کیا ہوا۔۔۔؟ مگر وہ کیا ہے نا۔۔ عورت جتنی بھی خوبصورت کیوں نہ ہو۔۔۔ اگر وہ

بدکردار ہو تو مرد اس کو کبھی قبول نہیں کرتا۔۔۔پھر وہ تو کامل

میرانی ہے۔۔۔۔

وہ کیسے آنکھوں دیکھی مکھی نکل جاتا۔۔۔۔"

میرال کی بات پر حورلمہ نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا

تھا۔۔۔۔

کیا کیا تھا اس لڑکی نے۔۔۔۔؟؟؟

اس کے پوچھنے سے پہلے ہی میرال نے موبائل کھولتے ایک ویڈیو حورلمہ کے سامنے کر دی تھی۔۔۔ جس کو دیکھتے حورلمہ کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔

"یہ۔۔۔یہ۔۔۔یہ میں نہیں ہوں۔۔۔ جھوٹ ہے یہ۔۔۔۔"

حورلمہ نفی میں سر ہلاتے اس ویڈیو کو دیکھتے چیخ پڑی تھی۔۔۔۔

جبکہ اس کی یہ چیخیں میرال کو سکون پہنچانے لگی تھیں۔۔

اس ویڈیو میں شاہ جہاں اور اس کے درمیان ناجائز تعلقات دکھائے گئے تھے۔۔۔ وہ کانپ گئی تھی۔۔۔

وہ آج تک کامل میرانی کے علاوہ کبھی کسی مرد کے قریب نہیں گئی تھی۔۔ یہ تہمت لگائی جارہی تھی اس پر۔۔۔۔

"یہ تم ہی ہو اور یہ تمہارے ساتھ شاہ جہاں خان ہے۔۔۔ کامل کو دکھائی ہے یہ۔۔۔۔ شاہ جہاں نے اس سے دعوا کیا ہے کہ تمہارے اس کے ساتھ اس حد تک گہرے تعلقات ہیں۔۔۔ وہ تمہیں طلاق دے دے۔۔ اور شاہ جہاں کے حوالے کر دے۔۔۔

میرال سفاکیت سے بولتی اس کی سفید پڑتی رنگت اور آنسوؤں سے بھیگا چہرا دیکھ مسکرائی تھی۔

"کہا تھا دور رہو اس شخص سے۔۔۔اب ایسے ذلیل و رسوا ہو کر

نکلنا پڑے گا۔۔۔۔شکر کرو وہ ابھی بھی تمہیں اتنی مہلت دیے

ہوئے ہے۔۔۔دھکے مار کر تمہیں گھر سے نہیں نکالا۔۔۔

ورنہ یہ ویڈیو دیکھ کر کامل جتنے غصے میں تھے۔۔۔اگر تم سامنے

ہوتی تو جان سے مار دیتے۔۔۔۔"

میرال نے موبائل آف کرتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔جو

منہ پر ہاتھ رکھے رو رہی تھی۔۔۔۔

"تم بہت غلط کر رہی ہو۔۔۔ایسے جوڑے گئے تعلق زیادہ وقت

تک نہیں چل پاتے۔۔۔"

حورلمہ نے اسے احساس دلانے کی کوشش کی تھی۔۔

"کون بتائے گا کامل کو۔۔۔ تم بتاؤ گی؟؟ کچھ دنوں میں واصف اور شازمینہ کی رخصتی ہو جانی ہے۔۔۔ تم اپنی بہن کو ساتھ نہیں لے جا پاؤ گی۔۔۔ اور رہی بات تمہارے بھائی کی تو وہ بچارا۔۔۔

اس کا اب ہونا نہ ہونا برابر ہے تمہارے لیے۔۔۔۔ اس زندہ لاش کو لے کر کہاں جاؤ گی۔۔۔ اسلیے ان دونوں کو یہیں رہنے دو۔۔۔ اور خود چپ چاپ امریکہ چلی جاؤ۔۔۔"

میرال اپنی بات سے مکر چکی تھی۔۔۔وہ حورلمہ کو ایسے دونوں کو نہیں لے جانے سے سکتی تھی۔۔اسے ساری زندگی کے لیے بلیک میل کرنے کی خاطر وہ اپنے پاس ہی قید رکھنا چاہتی تھی۔۔۔

"تم ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔تم نے وعدہ کیا تھا۔۔۔"

حورلمہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"وعدہ تو تم نے بھی کیا تھا کہ کامل کے سامنے نہیں آؤ گی۔۔۔

پھر۔۔۔۔پھر کیا ہوا۔۔۔وہ دونوں ابھی بھی زندہ ہیں۔۔۔ان کو زندہ رکھنا ہے آگے مزید یا نہیں۔۔یہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔۔۔

سوچ لو۔۔۔"

میرال اس کا گال تھپتھپاتے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔ حورلمہ آنسوؤں میں بھیگتی وہیں بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔۔ اس کا دل اس وقت خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ کمرے میں داخل ہوئی تھی جہاں وہ پہلے سے ہی بیڈ پر نیم دراز تھا۔۔۔

فون پر کسی سے بات کرتے اس نے حورلمہ کی جانب نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔

حورلمہ بھی خاموشی سے بیڈ کی دوسری سائیڈ پر جاتے وہ اسے کچھ ڈھونڈنے لگی تھی۔۔۔وہ کافی دیر سے رو رہی تھی۔۔۔اسی وجہ سے اس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں۔۔۔

دراز سے اپنی مطلوبہ شے نکلتے وہ واپس پلٹ گئی تھی۔۔۔وہ اس وقت مسٹرڈ کلر کے بہت ہی خوبصورت لباس میں ملبوس تھی۔۔۔۔سیاہ بالوں کی چٹیا نازک کمر پر جھول رہی تھی۔۔۔

دوپٹہ کندھے پر جھول رہا تھا۔۔۔

بالوں کی کچھ لٹیں چہرے کے گرد بکھری ہوئی تھیں۔۔۔۔

دودھیا دلفریب نقوش سب سجے چہرے کو وہ لٹیں بار بار چھو جاتی تھیں۔۔۔اپنی مخروطی انگلیوں سے انہیں چہرے سے ہٹا کر کانوں کے پیچھے اڑستے وہ الماری کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

وہ ایک ایک کر کے اپنے کپڑے نکالنے لگی تھی۔۔۔اسے خود پر نگاہوں کی تپش محسوس ہوئی تھی۔۔۔مگر وہ اپنے کام میں مصروف رہی تھی۔۔۔کچھ دیر بعد نگینہ بی دروازہ ناک کرتی اندر داخل ہوئی تھیں۔۔۔

حورلمہ نے ہی انہیں بلایا تھا۔۔۔

"نگینہ بی کیا ہو رہا ہے یہ۔۔۔؟؟"

اس کامل نے اسے مخاطب کرنا بھی ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔۔

حورلمہ نے لب بھینچتے اپنے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر آنکھوں کی سطح پھر بھی نم ہو چکی تھی۔۔۔

"صاحب جی وہ بی بی جی دوسرے کمرے میں اپنا سامان شفٹ کروا رہی ہیں۔۔۔"

نگینہ بی نے بجھے ہوئے انداز میں جواب دیا تھا۔۔۔ وہ بھی اس سے دل سے خفا تھی۔۔

اتنی محبت اور شدتوں کے ساتھ اس کی بی بی کو یہاں لانے کے بعد وہ ایسا کیوں کر رہے تھے۔۔۔ نگینہ سمجھ نہیں پائی تھیں۔۔۔

"نگینہ بی یہ لے جائیں اس کمرے میں۔۔"

حورلمہ نے کپڑے ان کی جانب بڑھائے تھے۔۔۔کامل نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"نگینہ بی کوئی ضرورت نہیں ہے اس سب کی۔۔۔میرال کا دوسرا کمرا ہو گا۔۔۔"

اس نے سرد لہجے میں ٹوکا تھا۔۔۔

"بی بی۔۔۔۔"

نگینہ بی نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"میں نے آپ سے کھانا لے کر جائیں۔۔۔"

اس کی بات کو نظر انداز کرتے اس نے نگینہ بی سے کہا تھا۔۔۔

"نگینہ بی میں نے آپ سے کہا ہے ضرورت نہیں ہے اس کی۔۔۔"

نگینہ بی واپس مڑنے لگی تھیں جب وہ اب کی بار غصے سے بولا تھا۔۔۔ نگینہ بی نے بچارگی سے ان دونوں کو دیکھا تھا۔۔۔ جو ایک دوسرے سے بات نہیں کر رہے تھے۔۔ مگر ان کی شامت آئی ہوئی تھی۔۔۔

حورلمہ انہیں رکتے دیکھ آگے بڑھی تھی اور ان کے ہاتھ سے

کپڑے لیتی کمرے سے نکل گئی تھی۔۔۔۔ کامل میرانی کے

چہرے کے تاثرات بگڑ گئے تھے۔۔۔

"تمہیں میری بات سمجھ میں نہیں آ رہی۔۔۔"

نگینہ بی کمرے سے نکل گئی تھیں۔۔۔ حورلمہ اپنی باقی کی چیزیں

لینے دوبارہ اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔ کامل بیڈ سے اٹھتے اسے

مخاطب کر گیا تھا۔۔۔

وہ اس کے پیچھے آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔ نظریں اس کی لانبی ناگن چٹیا پر تھیں۔۔۔ جو اس کے ہلنے پر اس کی نازک کمر سے ٹکرا جاتی تھی۔۔۔ بہت دلنشین منظر تھا یہ۔۔۔۔

مگر مقابل کی سرخی مائل آنکھوں میں اس وقت صرف غصہ چھایا ہوا تھا۔۔۔

"میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔۔"

وہ اب کی بار غصے سے دھاڑا تھا۔۔۔

حورلمہ نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اس کی آنکھیں بہت زیادہ سرخ اور سوجی ہوئی تھیں۔۔۔

"مجھے اس کمرے میں نہیں رہنا۔۔۔ اس لیے میں اپنی چیزیں بھی یہاں نہیں رہنے دے سکتی۔۔۔ ایک دو دن تک میں اس گھر سے بھی چلی جاؤں گی۔۔۔"

حورلمہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔ وہ سرد و سپاٹ لہجے میں بول رہی تھی۔۔۔

"کہاں جاؤ گی۔۔۔؟ اب تو تمہارا وہ کوٹھا بھی باقی نہیں رہا۔۔۔"

طنزیہ لہجے میں پوچھا گیا تھا۔۔۔ حورلمہ نے تڑپ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔ مگر وہ ایک سیکنڈ سے زیادہ ان آنکھوں میں نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

عجیب وحشت ناکی اور اذیت چھائی ہوئی تھی۔۔۔

"آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

حورلمہ نے واپس پلٹ کر اپنی چیزیں اٹھائی تھیں۔۔۔ اور کمرے سے نکل گئی تھی۔۔۔ کامل نے سیگریٹ سلگھایا تھا اور ساتھ خود بھی سلگھ اٹھا تھا۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

" آپ بھی آئیں گی بھائی کے نکاح میں۔۔۔۔"

وہ لان میں ٹہل رہی تھی۔۔۔ کل سے گھر میں بہت زیادہ ہلچل مچی ہوئی تھی۔۔۔ تیاریاں ہو رہی تھیں۔۔ صبح صبح مہمان آنا شروع ہو گئے تھے۔۔۔ اس نے کسی سے بھی کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔ نہ کوئی گلا نہ شکوہ۔۔۔

اس ستمگر سے پھر سامنا نہیں ہوا تھا۔۔۔ نہ وہ کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

وہ اتنی ٹھنڈ میں بنا جوتوں کے گیلے گھاس پر چل رہی تھی۔۔۔شاید اپنے اندر کی گھٹن اور جلن کو کم کرنے لیے۔۔اس کے گداز دودھیا پیر بالکل سرخ ہو چکے تھے۔۔۔

مگر اس کو پرواہ نہیں تھی۔۔۔اندر کا درد اس باہر کے درد سے کہیں زیادہ تھا۔۔۔

ہشام اور راحم اس کے پاس آئے تھے۔۔۔۔ان کے انداز میں اس کے لیے فکر تھی۔۔۔حورلمہ نے ان کو دیکھ مسکرانے کی ناکام کوشش کی تھی۔۔

"جی۔۔۔میں بھی شرکت کروں گی۔۔۔"

اس نے دھیرے سے کہا تھا۔۔۔زینب بھی ان دونوں کے پیچھے وہاں آگئی تھی۔۔۔

"چھوڑیں بھابھی۔۔۔۔ہم چاروں کہیں باہر جاتے ہیں۔۔۔ شاپنگ کریں گے۔۔۔ڈنر کریں گے اور پھر رات کو لیٹ واپس آئیں گے۔۔۔"

وہ تینوں اسے اس تکلیف سے گزرتے نہیں دیکھ سکتے تھے۔۔۔ان کی اس محبت پر وہ نم آنکھوں کے ساتھ مسکرادی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔میرا نہ سہی۔۔۔مگر آپ کا ہونا ضروری ہے۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔آپ لوگ فکر مت کریں۔۔۔"

اس نے خود کو مضبوط ظاہر کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر ان نین کٹوروں میں بھرتے آنسوؤں نے سارا راز کھول دیا تھا۔۔۔

اسی لمحے اچانک اس کی نظر ٹیرس کی جانب اٹھی تھی۔۔۔

کامل میرانی وہاں کھڑا تھا۔۔۔ ہاتھ میں سیگریٹ دبا تھا۔۔۔۔

اس کی نگاہوں کے تعاقب میں ان سب نے بھی اوپر دیکھا تھا۔۔۔۔

"بھابھی آجائیں نا۔۔۔ مزا آئے گا۔۔۔ ہماری بھی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے یہاں۔۔۔۔"

زینب کو اس کی زرد پڑتی رنگت سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ یہ لڑکی ابھی سے اتنی تکلیف میں تھی۔۔۔ اپنی آنکھوں کے سامنے وہ سب دیکھ اسے کچھ ہو جانا تھا۔۔۔

وہ لوگ اس کی منتیں کرتے رہے تھے مگر وہ نہیں مانی تھی۔۔۔

وہ بضد تھی کہ وہ وہیں رہے گی۔۔۔۔

ان کو انکار کرتے وہ اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ جب اچانک سے سامنے سے آتی فہمیدہ بیگم کو دیکھ اس کے قدم وہیں رک گئے تھے۔۔۔

"حورلمہ تم ابھی تک یہیں پر ہو۔۔۔گئی نہیں۔۔۔۔"

اس کی جانب دیکھتے وہ طنزیہ لہجے میں بولی تھیں۔۔۔حورلمہ نے ان کو کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔سائیڈ سے ہو کر گزرنے لگی تھی۔۔۔جب انہوں نے انتہائی بے رحمی سے اس کی کلائی اپنی گرفت میں دبوچ لی تھی۔۔۔

کلائی میں پہنی چوڑیاں ٹوٹ کر اس کی جلد میں کھب گئی تھیں۔۔۔۔

"میری بیٹی بہت عرصے بعد اپنی خوشیاں پانے جا رہی ہے۔۔۔ اگر ذرا سی بھی اونچ نیچ کی تو تمہارے ساتھ تمہارے دونوں بہن بھائی کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔۔۔

اپنے ماں باپ کا حال بھولی تو نہیں ہو گی تم۔۔۔ سکون سے نیند تو نہیں آتی ہو گی۔۔۔ ہونہہ۔۔۔ بڑی آئی میری بیٹی کی جگہ لینے والی۔۔۔۔"

فہمیدہ بیگم کی اس بے رحمی پر اس کے لبوں سے سسکی نکلی تھی۔۔۔ اس نے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی تھی۔۔ مگر وہ اس کے اوپر مزید دباؤ ڈالتے اس کی باقی چوڑیاں بھی توڑ گئی تھیں۔۔۔

حورلمہ درد سے بلبلا اٹھی تھی۔۔۔

"کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟؟"

کامل میرانی کی قہر آلود لہجے پر فہمیدہ بیگم کے چہرے کی رنگت بدل گئی تھی۔۔۔انہوں نے حورلمہ کی کلائی چھوڑ دی تھی۔۔۔جو چہرا جھکائے اپنے آنسو چھپا گئی تھی۔۔۔

"کک کچھ نہیں بیٹا۔۔۔بس حال دریافت کر رہی تھی حورلمہ کا۔۔۔۔"

چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجائے انہوں نے پلٹ کامل کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جس کی نظریں حورلمہ کی کلائی پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔

"کیا کیا ہے آپ نے اسکے ساتھ۔۔۔؟؟"

وہ انتہائی غصے سے بولا تھا۔۔۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ حورلمہ کو بازو پکڑتا حورلمہ جلدی سے فاصلے پر ہوئی تھی۔۔۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔"

اس نے اپنے آنسوؤں کو رگڑتے سرخ آنکھوں سے اسکی جانب دیکھا تھا اور پھر تیز قدموں سے سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

"بیٹا ایسے ہی ڈرامے۔۔۔۔۔"

فہمیدہ بیگم نے اس کو حورلمہ کی فکر کرتے دیکھ کچھ بولنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر کامل کی آنکھوں سے جیسے خون نکل رہا تھا۔۔۔

وہ سختی سے اپنی مٹھیاں بھینچ گیا تھا۔۔۔

"اس کو درد دینے کا حق بھی صرف میرے پاس ہے۔۔۔ آپ ہوتی کون ہیں اسے چھونے والی۔۔۔"

وہ آگے بڑھا تھا اور اس نے فہمیدہ بیگم کی کلائی بالکل اسی جگہ سے اپنی مٹھی میں جکڑلی تھی۔۔ جہاں سے انہوں نے حورلمہ کی پکڑی تھی۔۔۔

ان کے ہاتھ کی چوڑیاں ایک جھٹکے سے ٹوٹتیں ان کے ہاتھ میں کھب گئی تھیں۔۔۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔ چھوڑیں میرا بازو ٹوٹ جائے گا۔۔۔"

وہ درد سے دوہری ہو رہی تھیں۔۔۔ مگر کامل میرانی کی آنکھوں میں تو اس وقت اس لڑکی کے آنسو اور درد بھری کراہ گونج رہی تھی۔۔۔

"کامل۔۔۔ کامل چھوڑیں یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟"

زہرا بیگم وہاں سے گزری تھیں۔۔۔ اور یہ منظر دیکھ حیرت زدہ سی قریب آئی تھیں۔۔۔

"اس کو کیسے چھو سکتی ہیں یہ۔۔۔۔ لاوارث سمجھ کیسے اسے۔۔۔۔؟؟"

اس شخص کی آنکھوں میں جنون تھا اس وقت۔۔۔جو دیکھ فہمیدہ بیگم خوف سے کانپ گئی تھیں۔۔۔وہ تو روز شازمینہ کو اس گھر میں ایسے ہی ذلیل کرتی تھیں۔۔۔ آج حورلمہ کو اذیت پہنچانے کا موقع ملا تھا۔۔۔

مگر انہیں اندازہ نہیں تھا کہ ان کا یہ حال ہو جائے گا۔۔۔وہ درد سے بلبلاتی اس کے آگے ہاتھ جوڑ رہی تھیں۔۔۔ان کو لگ رہا تھا کہ ہڈی جیسے چٹخ گی ہو ان کی۔۔۔

اس کی آنکھوں کا جنون دیکھ وہ بھی لرز گئی تھیں۔۔۔خوف سے تھر تھر کانپ رہی تھیں۔۔۔

کامل نے ایک جھٹکے سے آزاد کیا تھا۔۔۔وہ لڑکھڑا کر پیچھے گری تھیں۔۔۔ان کی کمر پر چوٹ آئی تھی۔۔۔۔

"یہ عورت مجھے نکاح کے ٹائم پر نظر نہیں آنی چاہیے۔۔۔بلکہ مجھے کی دوبارہ اس گھر میں نظر نہیں آنی چاہیے۔۔۔ورنہ میں نکاح نہیں کروں گا۔۔۔"

وہ اس وقت بپھرا ہوا زخمی شیر لگ رہا تھا۔۔۔فہمیدہ بیگم نے آج تک صرف دوسروں پر ٹارچر کیا تھا۔۔۔ایوب ٹارچر سے ان کا پہلی بار سامنا ہوا تھا۔۔۔اور ان کو لگ رہا تھا جیسے بازو کے ساتھ ساتھ کمر کی ہڈی بھی ٹوٹ گئی ہو۔۔۔

زہرا بیگم ان کو خوفزدہ دیکھ ان کے قریب گئی تھیں۔۔۔جس پر وہ ان سے بھی خوف کھاتے پیچھے کو کھسک گئی تھیں۔۔۔

"مم میں خود چلی جاؤں گی۔۔۔"

کامل میرانی کا جو روپ انہوں نے دیکھا تھا۔۔۔وہ بری طرح سے خوفزدہ ہو چکی تھیں۔۔۔ابھی تک وہ ٹھیک سے حواسوں میں نہیں لوٹ پا رہی تھیں۔۔۔

"دروازہ کھولو۔۔۔۔"

کامل اسکے کمرے کی باہر کھڑا دروازہ ناک کرتے ہلکی آواز میں غرایا تھا۔۔۔

اندر سے کوئی آواز نہیں آئی تھی۔۔۔

"تمہیں میری بات سمجھ میں نہیں آرہی۔۔۔ دروازہ کھولو گی یا میں توڑ دوں۔۔۔"

رسپانس نہ ملنے پر وہ دھاڑا تھا۔۔۔۔ وہاں ارد گرد کام کرتی ملازمین گھبرا کر وہاں سے ہٹ گئی تھیں۔۔۔۔

ہشام نے ایک نظر اس منظر پر ڈالی تھی اور بھائی کا غصہ دیکھ جھر جھری لیتا وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔

"بھابی نازک سی جان ہے آپ کی۔۔۔اور کس بپھر طوفان سے الجھنے کی کوشش کر رہی ہیں آپ۔۔۔"

زینب بھی زیر لب بڑبڑائی تھی۔۔۔

"جائیں آپ یہاں سے۔۔۔مجھے کوئی بات نہیں کرنی آپ سے۔۔۔نہ ضرورت ہے آپ کی۔۔۔۔"

اسے ڈر تھا کہ وہ دروازہ توڑ دے گا۔۔۔اسی خاطر جواب دیا

تھا۔۔۔

"تم دروازہ نہیں کھولو گی۔۔۔۔"

آواز اس وقت پہلے سے زیادہ قہر پکار رہی تھی۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔جائیں آپ۔۔۔"

وہ اندر سے غصے سے چیخی تھی۔۔۔۔

جب اگلے ہی لمحے وہ خوف سے دہل اٹھی تھی۔۔کامل میرانی نے

ایک ضرب لگائی تھی اور دروازہ کھلتا چلا گیا تھا۔۔۔

حورلمہ جو ایک کونے میں زمین پر بیٹھی تھی۔۔۔گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

"کک کیا ہے۔۔۔وہیں رک جائیں۔۔۔میرے پاس مت آئیے گا۔۔۔"

حورلمہ دیوار سے لگی کانپ رہی تھی۔۔۔وہ آگے بڑھا تھا۔۔۔۔ اور اس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"چپ کرو۔۔۔اگر زرا سی بھی آواز نکالی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔"

کامل اس کے قریب پہنچتا اس کو اپنی باہنوں میں اٹھا گیا تھا۔۔۔

حورلمہ کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔۔۔

اس نے بہتی آنکھوں سے اس ستمگر کو دیکھا تھا۔۔۔جب چھوڑ ہی چکا تھا تو پھر اب یہ کوئی فکر تھی۔۔۔اب پھر سے اسے کس بات کی امید دلانا چاہتا تھا وہ۔۔۔۔

بہت کم احتیاط کے ساتھ اس بیڈ پر لیٹاتے کامل نے اس کی کلائی کو دیکھا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں لہو رنگ ہوئی تھیں۔۔۔

ماتھے پر شکنوں کا جال بن گیا تھا۔۔۔۔

"اس عورت کا منہ کیوں نہیں توڑا تم نے۔۔۔"

حورلمہ کی نازک کلائی کی حالت دیکھ اس کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا ابھی نیچے جا کر اس عورت کو گولیوں سے بھون دے۔۔۔

"آپ کی ہونے والی ساس کی شان میں گستاخی کیسے کر سکتی تھی۔۔۔ آپ کی بیوی کو برا لگے گا۔۔۔"

اس نے کامل کی گرفت سے اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر کامل میرانی کی گرفت مضبوط تھی۔۔۔

ہاں اس کی بات پر سلگتی نگاہوں سے ضرور گھورا گیا تھا اسے۔۔۔۔

اس کی تپش زدہ نگاہوں پر وہ حورلمہ نے نگاہیں جھکالی تھیں۔۔۔

وہ اس کی کلائی سے زخم کو صاف کر رہا تھا۔۔۔ حورلمہ نے مزاحمت نہیں کی تھی۔۔۔ مگر کوئی بات بھی نہیں کی تھی۔۔

دوسری جانب سے بھی کوئی بات نہیں کی گئی تھی۔۔۔ وہ احتیاط سے اس کی بینڈیج کر رہا تھا۔۔۔ حورلمہ نے نظر اٹھا کر اس کی کشادہ پیشانی کو تکا تھا۔۔۔ جس پر اس وقت زیادہ بال بکھرے ہوئے اس شخص کی وجاہت میں مزید اضافہ کر رہے تھے۔۔۔

حورلمہ کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھی۔۔۔اس شخص کی سحر انگیز مہک اس کے حواسوں کو جکڑ رہی تھی۔۔۔

وہ کن انکھیوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔جب اسی لمحے کامل نے بھی نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

حورلمہ گڑبڑا گئی تھی۔۔۔

"آرام کرو یہیں بیٹھ کر۔۔۔۔نیچے آنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔"

کامل نے اس کے وجود میں گرمائش محسوس کی تھی۔۔۔اسے شاید بخار تھا۔۔۔ حورلمہ نے اسے جواب نہیں دیا تھا۔

"میری بات سمجھ آرہی ہے تمہیں۔۔۔۔نیچے نہیں آؤ گی تم۔۔۔

"

کامل نے اس کے اوپر کمبل ڈالتے اس پر جھکتے کہا تھا۔۔۔

"آپ کے حکم کی پابند نہیں ہوں۔۔۔"

سرد لہجے میں جواب دیتے آنکھیں موڑ گئی تھی وہ۔۔۔کامل نے ایک لمحے کے لیے اس روٹھی حسین دوشیزہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔آنکھیں سوجی ہوئی تھیں۔۔۔

بال بکھرے ہوئے تھے۔۔۔گلابی پنکھڑیاں مرجھائی ہوئی تھیں۔۔۔وہ کچھ دیر اسے ایسے دیکھتا رہا تھا پھر وہاں سے پلٹ گیا تھا۔۔۔جاتے ہوئے دروازہ کافی زور سے بند کیا گیا تھا۔۔۔

حورلمہ نے نم آلود آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"ایک بار پوچھ تو لیتے مجھ سے۔۔۔ایسے کی اعتبار کر لیا۔۔۔یہی محبت تھی آپ کی۔۔۔"

اس نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"میں ہمیشہ کے لیے چلی جاؤں گی آپ کی زندگی سے۔۔۔ کبھی واپس لوٹ کر نہیں آؤں گی۔۔"

اس کے بھیگی پلکوں سے اپنے ہاتھ پر کی اس کی بینڈیج کو دیکھا تھا۔۔۔ آنسو اور شدت سے گرنے لگے تھے۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"سید کامل میرانی ولد سید شجاع میرانی باعوض ایک لاکھ حق مہر میرال شاہ ولد دستگیر شاہ کے آپ کے نکاح میں دی جاتی ہیں۔۔۔ کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔۔؟؟"

مولوی صاحب کے الفاظ ہال کمرے میں گونجے تھے۔۔۔

حورلمہ نے اپنی آنکھیں کرب سے میچ لی تھیں۔۔۔کامل میرانی میرال شاہ کے پہلو میں بیٹا تھا اس وقت۔۔۔

وہاں شاہ خاندان اور سید خاندان کے سبھی لوگ موجود تھے۔۔۔ باقی کبھی عزیز و اقارب اور پیر صاحب بھی مسکراتے چہرے کے ساتھ وہاں موجود تھے۔۔۔کچھ مہینے پہلے جس انسان نے ان کے فیصلے سے روگردانی کی تھی۔۔۔

وہ آج اپنی مرضی اور خوشی سے یہ نکاح کر رہا تھا۔۔۔ سرخ عروسی گھونگھٹ میں بیٹھی میرال شاہ کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔۔۔ اس کا برسوں کا انتظار ختم ہوا تھا۔۔

آج اس کو اس کی محبت۔۔۔ اس کا عشق مل رہا تھا۔۔۔ وہ بے انتہا خوش تھی۔۔۔۔ زہرا بیگم نے بیٹے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ انہیں اب بھی امید تھی کہ شاید وہ انکار کر دے۔۔۔ ان کی نظریں حورلمہ کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

وہ وہاں ایک جانب بیٹھی ساکت نگاہوں سے یہ سب دیکھ رہی تھی۔۔۔اس کا محبوب شوہر آج کسی اور کا ہونے جارہا تھا۔۔۔۔یہ وہ انسان تھا جس کی خاطر وہ اپنی جان بھی دے سکتی تھی۔۔۔

"قبول ہے۔۔۔۔۔"

کامل میرانی کے یہ الفاظ اس کی سماعتوں سے ٹکرائے تھے۔۔۔ بھاری گھمبیر آواز پورے ہال میں گونجی تھی۔۔۔

زینب نے حورلمہ کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔۔جو بری طرح سے کانپ رہی تھی۔۔۔

"بھابی آپ ٹھیک ہیں۔۔۔"

اس کی بالکل سفید پڑتی رنگت دیکھ ہشام اس کے قدموں میں آن بیٹھا تھا۔۔۔اسے یہ نازک سی پیاری لڑکی اپنی سگی بہن کے جیسے عزیز تھی۔۔۔وہ اس کو اس حالت میں نہیں دیکھ پا رہا تھا۔۔

اس نے نگاہیں موڑ کر اپنے بھائی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو اسی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔اس کی وحشت ناک نگاہیں حور لمہ پر گڑھ گئی تھیں۔۔۔

"قبول ہے۔۔۔"

اس نے دوسری بار کہا تھا۔۔۔حورلمہ کے لبوں سے سسکی نکلی تھی۔۔۔

شجاع صاحب نے بے چینی سے پہلو بدلہ تھا۔۔۔وہ جو خود پہلے سب سے زیادہ اس رشتے کی حامی تھے۔۔۔آج انہیں یہ رشتہ خوشی نہیں دے رہا تھا۔۔۔مگر ان کے بیٹے نے کبھی کسی کی سنی کہا تھی۔۔۔

وہ ہمیشہ وہی کرتا تھا جو اس کو ٹھیک لگتا تھا۔۔۔

"قبول ہے۔۔۔"

اسنے تیسری بار کہا تھا اور حورمہ کا دل ڈوب گیا تھا۔۔۔ہال میں مبارک سلامت کا شور گونج اٹھا تھا۔۔۔میرال شاہ کو لگا تھا وہ خوشی سے مر جائے گی۔۔۔

حورمہ کو کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔اس کا سر چکرانے لگا تھا۔۔۔

جسم سے جیسے جان نکل رہی ہو۔۔۔

"بھابھی آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟؟"

اس کی برف ہوتے ہاتھوں کو دیکھتے زینب نے اس کو پکڑا تھا۔۔۔

ہشام نے بھی پریشانی بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"حورلمہ بچے۔۔۔"

زہرا بیگم بھی پریشانی کے عالم میں قریب آئی تھیں۔۔کامل کی نظریں اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔۔حورلمہ بے جان ہوتی پیچھے کی جانب لڑھک گئی تھی۔۔۔

"بھابھی۔۔۔حورلمہ۔۔۔"

ایک ساتھ کئی آوازیں اٹھی تھیں۔۔۔ مگر وہ ہوش وحواس سے بیگانہ ہوچکی تھی۔۔۔یہ منظر دیکھتا کامل میرانی ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔میر ال شاہ نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔

کامل تیزی سے اس کی جانب بڑھا تھا اور سب کو سائیڈ پر کیا تھا۔۔۔

"حورلمہ۔۔۔۔"

اس کا گال تھپتھپاتے کامل نے جھک کر اسکے نازک وجود کو اپنی بانہوں میں اٹھایا تھا۔۔۔اور تیزی سے اوپر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔میرال نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔

زینب کے ہونٹوں پر اس پل سکون بھری مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔۔ہشام نے اس وقت سب کے سامنے اسے اکیلے بیٹھے دیکھ ہونٹ دانتوں تلے دبائے تھے۔۔۔

کامل اسے اٹھائے سیدھا اپنے بیڈروم میں آیا تھا۔۔۔جو پوری طرح سے پھولوں سے سجا ہوا تھا۔۔۔یہ سیج میرال شاہ کے لیے

سجائی گئی تھی۔۔۔ حورلمہ کا کمرہ اب دوسرا تھا۔۔۔ مگر اس وقت وہ شخص سب کچھ بھول گیا تھا۔۔۔

اسے بیڈ پر لیٹاتے وہ بے قراری سے اس کے گال تھپتھپا رہا تھا۔۔۔۔

فوری طور پر ڈاکٹر کو بلوایا گیا تھا۔۔۔ زہرا بیگم نے کامل کو باہر بھیج دیا تھا۔۔۔ وہ جانا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

"مبارک ہو۔۔۔ آپ کی بہو ماں بننے والی ہے۔۔۔۔"

ڈاکٹر نے اسکا چیک اپ کرتے خوشی سے بتایا تھا۔۔۔۔زہرا کے چہرے پر بہت ہی خوبصورت مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

"جی میں جانتی ہوں۔۔۔مگر اس بارے میں باہر کسی کو پتا نہیں چلنا چاہیے۔۔۔کامل میرانی کو بالکل بھی نہیں۔۔۔"

ان کی بات پر ڈاکٹر نے حیرت زدہ سا ہو کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"مگر کیوں۔۔۔وہ بچے کے ہونے والے باپ ہیں۔۔۔ان کو یہ خبر جاننے کا حق ہے۔۔۔۔"

ڈاکٹر کو یہ بات عجیب لگی تھی۔۔۔

"جی بالکل جاننے کا حق ہے۔۔۔ مگر یہ خوشخبری سنانے کا حق میری بہو کو ہے۔۔۔ تو وہ خود بتا دے گی۔۔۔"

زہرا بیگم کی بات پر ڈاکٹر ہولے سے مسکراتی وہاں سے نکل گئی تھیں۔۔۔ زہرا بیگم اس کی جانب جھکتے اس کی پیشانی پر لب رکھ گئی تھیں۔۔۔

"ہمیشہ خوش رہو پیاری لڑکی۔۔۔"

ان کے انداز میں ماں جیسی محبت تھی۔۔۔

"کیا ہوا ہے حورلمہ کو۔۔۔؟؟ڈاکٹر نے کچھ بتایا کیوں نہیں ہے۔۔۔۔"

وہ تشویش کا شکار ہوتا اندر آیا تھا۔۔اس کے ہر ہر انداز سے اس کی پریشانی اور فکر جھلک رہی تھی۔۔۔

"ذہنی دباؤ کا شکار ہے۔۔۔اسی وجہ سے ہوا۔۔۔۔دو دن سے ٹھیک سے کچھ کھایا بھی نہیں ہے۔۔۔"

زہرا بیگم نے اسے بتایا تھا۔۔۔حورلمہ ایک ہفتے سے اپنی کنڈیشن سے آگاہ تھی۔۔زہرا بیگم نے بھی اس کا بوجھل پن نوٹ کیا تھا۔۔ان کے پوچھنے پر حورلمہ نے انہیں بتادیا تھا۔۔

اور ان سے وعدہ لیا تھا۔۔۔ کہ وہ کسی کو بھی نہیں بتائیں گی جب

تک وہ نہ چاہے۔۔۔۔

وہ خفا تھی اس شخص سے۔۔۔۔ اور زہرا بیگم کو اسکی اس ناراضگی پر

ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔۔۔ وہ مان گئی تھیں۔۔۔

اور وعدہ کیا تھا کہ کامل کو خبر نہیں ہو گی۔۔۔

"یہ آنکھیں کیوں نہیں کھول رہی۔۔۔۔"

وہ بے چینی سے بولا تھا۔۔۔ کامل نے اس کا ہاتھ پکڑ کر لبوں سے

لگایا تھا۔۔۔۔ اس کا چہرا بالکل کملا گیا تھا۔۔۔۔

کامل کی نگاہیں اس پر سے ہٹ نہیں رہی تھیں۔۔۔وہ اپنی بے قراری اور پریشانی چھپا نہیں پا رہا تھا۔۔۔وہ بھول چکا تھا کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے اس کا میرال شاہ سے نکاح ہوا تھا۔۔۔

اسے اس وقت یاد تھا تو صرف اتنا کہ اگر اس لڑکی نے مزید کچھ دیر کے لیے آنکھیں نہ کھولیں تو اس کا دل رک جائے گا۔۔۔۔

"اگر اتنی فکر ہے تو اتنی تکلیف کیوں دے رہے ہو۔۔۔؟؟؟"

زہرا بیگم بھی اس سے خفا تھیں۔۔۔۔کامل نے ان کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔

وہ سرخ آنکھوں سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔جب اسی لمحے حورلمہ کسمسائی تھی۔۔۔۔

اور آنکھیں کھول دی تھیں۔۔۔اس کو آنکھیں کھولتے دیکھ کامل کی جان میں جان آئی تھی۔۔۔

کامل کو سامنے بیٹھے دیکھ حورلمہ نے گھبراکر زہرا بیگم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جنہوں نے نفی میں سر ہلاتے اشارے سے بتادیا تھا کہ کامل کو اس بارے میں کچھ نہیں پتا۔۔

حورلمہ کی جان میں جان آئی تھی۔۔وہ اس سے اتنی خفا تھی کہ وہ اس شخص کو اتنی بڑی خبر بھی نہیں بتانا چاہتی تھی۔۔

"جب برداشت نہیں کر سکتی تھی تو وہاں بیٹھنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔"

کامل میں اس کو سرد نگاہوں سے گھورا تھا۔۔۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟؟ جائیں یہاں سے۔۔۔"

اس نے کامل کی گرفت سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تھا۔۔۔

زہرا بیگم کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔ کامل سے اس گھر میں ایسے بات کرنے کی جرآت کسی میں نہیں تھی۔۔۔ وہ بڑا سخت مزاج اور مغرور قسم کا انسان تھا۔۔۔

وہ وہاں سے جانے لگی تھیں۔۔ جب حورلمہ نے انہیں روک دیا

تھا۔۔۔

"ماما آپ پلیز رک جائیں۔۔۔"

حورلمہ نے تکیوں کے سہارے سیدھے ہوتے کہا تھا۔۔

جبکہ وہ سامنے بیٹھا اس دھان پان سی لڑکی کو گھور رہا تھا۔۔ جو

اسے بہت زیادہ نخرے اور ایٹیٹوڈ دکھانے لگی تھی۔۔۔

زہرا بیگم وہیں رک گئی تھی۔۔

"میرال کو دوسرے کمرے میں لے جایا گیا ہے۔۔۔۔وہ منتظر ہو گی آپ کی۔۔۔۔"

انہوں نے کامل کی یاد دہانی کروائی تھی کہ اب اس کی ایک عدد اور بیوی بھی تھی۔۔۔۔

حورلمہ کے چہرے پر تاریک سایہ لہرا گیا تھا۔۔۔آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔اسے وہ سب پھر سے یاد آیا تھا۔۔۔

کامل نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔اس کو ایسے تکلیف ہوئی تھی۔۔۔جیسے کسی نے اسکا دل مٹھی میں جکڑ کر مسل دیا ہو۔۔۔

"میں اپنے کمرے میں جاتی ہوں۔۔۔ آپ اس کو یہاں لے آئیں۔۔۔۔"

حورلمہ نے بیڈ سے اٹھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر کامل نے اس کا بازو پکڑ کر واپس پیچھے لٹا دیا تھا۔۔۔

"لیٹی رہو یہیں۔۔۔ میں جا رہا ہوں ادھر۔۔۔۔"

کامل کی آنکھیں بے انتہا سرخ تھیں۔۔۔ حورلمہ نے اسکا ہاتھ اپنے بازو سے ایسے جھٹک دیا تھا۔۔۔ جیسے وہ کوئی اچھوت شے ہو۔۔۔۔

کامل اپنی مٹھی بھینچ گیا تھا۔۔۔

اس وحشت ٹپکاتی نظر اس پر ڈالی تھی اور پھر وہاں سے اٹھ گیا تھا۔۔۔حورلمہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"ماما میں یہ برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔۔وہ میرے ہیں نا۔۔۔پھر انہوں نے کسی اور کو میرا حصہ دار کیوں بنا دیا۔۔۔میری زندگی کب آسان ہو گی۔۔۔کیا میں ساری زندگی ایسے ہی درد میں رہوں گی۔۔۔

وہ اس کے پاس ہیں۔۔۔وہ ان کو ہمیشہ کے لیے اپنا بنا لے گی۔۔۔

"

حورلمہ زہرا بیگم کے گلے لگتی بچوں کی طرح رو دی تھی۔۔۔

"حورلمہ میری جان صبر کرو۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"

زہرا بیگم اس کو سے قدر شدت سے روتا دیکھ گھبرا گئی تھیں۔۔۔ ان کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

"میں ان سے کبھی بات نہیں کروں گی۔۔۔۔ کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔۔ ساری زندگی ایسے ہی خفا ہوں گی۔۔۔ویسے تو اب تک میری کوئی بات نہیں مانی۔۔۔شادی کرنے والی کتنی آسانی سے مان لی۔۔۔۔"

وہ روتے ہوئے اس سے شکوے بھی کر رہی تھی۔۔۔اور زہرا بیگم کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔انہوں نے اس کے نازک وجود کو محبت سے اپنی آغوش میں بھر لیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

میرال شاہ کو دوسرے کمرے میں لایا گیا تھا۔۔۔وہ غصے سے آگ بگولا تھی۔۔۔جس طرح کامل اسے چھوڑ کر حورلمہ کی جانب گیا تھا۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس لڑکی کو دنیا سے نکال کر پھینک دے۔۔۔بہت جلد وہ ایسا کرنے کا ارادہ رکھتی بھی تھی۔۔۔جس

کمرے میں جانے کے خواب دیکھے تھے اس نے۔۔۔اس کمرے میں پھر سے اسی لڑکی کو پہنچا دیا گیا تھا۔۔

" آج بہت اچھا موقع ہے اسکو ہمیشہ سے اپنا بنا لینے کا۔۔۔ایسی محبت اور چاہت دکھانا اور اپنے حسن کا جادو چلانا کہ کامل میرانی کو کل تک اپنی وہ پہلی بیوی کا تصور بھی نہ رہے۔۔۔"

خدیجہ بیگم نے اسے آتے ہوئے نصیحت کی تھی۔۔۔

وہ کمرے میں غصے سے ٹہل رہی تھی۔۔۔وہ کامل میرانی کے بیڈ روم میں جانا چاہتی تھی۔۔۔یہ بات اس کا دماغ خراب کر رہی

تھی۔۔۔اس کی خوشی برباد ہو چکی تھی۔۔۔اسے لگ رہا تھا شاید کامل اس کے پاس آج آئے ہی نہیں۔۔۔

وہ اسے نکاح کے لیے تو رضامند کر چکی تھی۔۔۔مگر اس حورملہ کو اس کے دل و دماغ سے ابھی تک پوری طرح سے نہیں نکال پائی تھی۔۔۔

اچانک دروازے پر آہٹ ہوئی تھی۔۔۔اس کے قدم وہی ساکت ہوئے تھے۔۔۔

وہ اس وقت سرخ رنگ کے عروسی لباس میں ملبوس سر سے پیر تک سجی سنوری اس شخص کی منتظر تھی۔۔۔ جس کو پانے کی خاطر اس نے کیا کچھ نہیں کیا تھا۔۔۔

کامل دروازہ بند کرتا اندر آیا تھا۔۔۔ اور چلتا ہوا اس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔ میرال کا دل بہت زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔۔

اس نے پلکیں اٹھا کر مقابل کو تکا تھا۔۔۔ جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ میرال مسکرائی تھی۔۔۔

"مجھے لگا آپ نہیں آئیں گے۔۔۔۔"

اس نے شکوہ کیا تھا۔۔۔

"مجھے تو آنا ہی تھا۔۔۔بیوی ہو تم اب میری۔۔۔۔"

کامل نے نرم مسکراہٹ سجائے کہا تھا۔۔۔۔میرال کو اپنے آس پاس روشنیاں اترتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔۔

جبکہ کامل کو اچانک اس میں حورلمہ کی جھلک دکھائی دے گئی تھی۔۔۔۔سرخ لباس میں شرمائی گھبرائی۔۔۔۔

اس نے اپنے دماغ کو جھٹکا تھا۔۔۔ میرال بھی اس وقت بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔ مگر وہ کیا کرتا جس کے دل و دماغ سے وہ لڑکی اترتی ہی نہیں تھی۔۔۔

"میں نے بہت انتظار کیا ہے ان لمحوں کا۔۔۔ بہت اذیت محسوس ہوتی تھی۔۔۔ جب آپ مجھے ٹھکراتے تھے۔۔۔۔ کیا آج وجہ جان سکتی ہوں۔۔۔ مجھے کیوں ٹھکرایا تھا آپ نے۔۔۔ کس شے کی کمی تھی مجھ سے۔۔۔"

اس کے سینے پر دونوں ہتھیلیاں رکھتے وہ اسکے قریب تر ہوئی تھی۔۔۔ کامل نے اس کے گرد بازو رکھا تھا۔۔۔

مگر اس کی مٹھی سختی سے بند تھی۔۔۔وہ حصار بہت کمزور تھا۔۔۔جیسے صرف اس کے بھاری دوپٹے کو پکڑ رکھا ہو۔۔۔

اس کی آنکھوں کے سامنے ایک دم سے وہ نازک کمر اور اس پر جھولتی سیاہ گھنی چٹیا لہرا گئی تھی۔۔

کامل کی کنپٹی سلگ اٹھی تھی۔۔۔یقیناً وہ اس وقت اپنے کمرے میں بیٹھی رو رہی ہو گی۔۔۔

اس کے بارے میں سوچتے اس کی دھڑکنیں بے چین ہوئی تھیں۔۔۔

"آپ سن رہے ہیں۔۔۔۔"

میرال کی پکار پر وہ چونک گیا تھا۔۔۔اس وقت ایک حسین ترین لڑکی عروسی لباس میں سجی سنوری اس کی بیوی کے روپ میں اس کی بانہوں میں تھی۔۔۔

مگر اس کے حواسوں پر اس وقت بھی اس ایک لڑکی کا خمار چھایا ہوا تھا۔۔۔

اس لڑکی کو شاید ابھی بھی کامل میرانی کی اپنے لیے اس دیوانگی کا اندازہ نہیں تھا۔۔۔ وہ شخص پاگل تھا اس کے پیچھے۔۔۔

"میں بس اس روایات کو ختم کرنا چاہتا تھا۔۔۔ جس میں بنا پوچھے

کسی سے بھی منسوب کر دیا جاتا ہے۔۔۔ ہر انسان کو حق ہے۔۔

اپنی پسند کے مطابق جیون ساتھی چننے کا۔۔۔

یہ چوائس انہیں دو لوگوں کے پاس ہونی چاہیے جنہوں نے زندگی

گزارنی ہے۔۔۔ نہ کہ فضول کی روایت میں قید ہو کر ساری زندگی

کا پچھتاوا مول لینا۔۔۔"

وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔

"آپ کی پسند کیا ہے۔۔؟؟ میں اس پسند میں پوری طرح سے

ڈھل جاؤں گی۔۔۔"

میرال کی دیوانہ وار نگاہیں اس کے چہرے کو چھو رہی تھی۔۔۔جو اس وقت اسے بالکل غائب دماغ سا لگا تھا۔۔۔۔

وہ خود ہی اس کے قریب ہوئے جا رہی تھی۔۔۔کامل نے اسے قریب نہیں کیا تھا۔۔۔۔

"حورلمہ۔۔۔۔میری پسند حورلمہ ہے۔۔۔۔اس جیسی بن جاؤ۔۔۔"

کامل کے لبوں سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔۔وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ ایسا بول دے گا۔۔۔یہ الفاظ اس کے لیے بھی غیر متوقع تھے۔۔۔جیسے سیدھے دل سے ادا ہوئے ہوں۔۔۔

میرال کی مسکراہٹ سمٹ گئی تھی۔۔۔

"وہ اچھی لڑکی نہیں۔۔۔۔"

میرال کی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی جب باہر دروازہ زور سے بجایا گیا تھا۔۔۔کامل نے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔

میرال اس خلل پر مٹھیاں بھینچ گئی تھی۔۔۔کامل دروازے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

"بھائی۔۔۔بھائی وہ ہشام کا بہت برا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔۔۔اس کی حالت بہت سیریس ہے۔۔۔۔ آپ پلیز جلدی سے آجائیں۔۔۔ہم سب بھی ہاسپٹل جا رہے ہیں۔۔۔"

ولید روتے ہوئے اس کے کندھے سے آن لگا تھا۔۔۔

"اس کا بھی آج ہی ایکسیڈنٹ ہونا تھا۔۔۔ حورلمہ کا چمچہ۔۔۔۔"

میرال مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی تھی۔۔۔جب کامل کو تشویش کے عالم میں واپس پلٹتے دیکھ اس نے چہرے پر پریشانی کے تاثرات سجائے تھے۔۔

"کیا ہوا ہشام کو۔۔۔؟؟میں بھی ساتھ چلتی ہوں۔۔۔"

میرال نے ایسے ظاہر کیا تھا جیسے اسے بہت فکر ہو۔۔۔

"ٹھیک ہے تم آنا چاہتی ہو تو آسکتی ہو۔۔میں نکل رہا ہوں۔۔۔"

کامل اسے سرسری سا کہتا پریشانی کے عالم میں نکل گیا تھا۔۔گھر کے سبھی افراد ہاسپٹل جا چکے تھے۔۔۔۔شاہ خاندان کے بھی کچھ لوگ یہیں رکے ہوئے تھے وہ بھی فکر ظاہر کرتا ہاسپٹل پہنچے تھے۔۔۔۔

حورلمہ کی طبیعت خرابی کے باعث اس اس بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا تھا۔۔۔

جس بات پر میرال بہت خوش تھی۔۔ کہ وہ کامل میرانی کی بیوی بن کر اس کے ساتھ ہاسپٹل میں تھی۔۔۔ مگر یہ اتنی خاص رات ضائع ہو جانے پر وہ دل ہی دل میں ہشام کو کوس رہی تھی۔۔۔

نجانے کب کامل میرانی مکمل طور پر اس کا ہونا تھا۔۔۔ وہ سوچتی کر رہ گئی تھی۔۔۔

اس نے بالکل بھی نہیں سوچا تھا کہ اسے آج رات یہاں ہاسپٹل کے کوریڈور میں گزارنی پڑے گی۔۔۔

"ڈاکٹر صاحب میرا پوتا کیسا ہے۔۔۔"

صداقت صاحب نے تشویش کے عالم میں ڈاکٹر سے پوچھا

تھا۔۔۔

"ابھی کچھ نہیں کہہ سکتے۔۔۔ بس دعا کریں سب۔۔۔ کامل

صاحب آپ ہمارے ساتھ اندر آئیں۔۔۔ ہمیں ابھی فوری طور پر

ایک بہت اہم آپریشن کرنا ہے۔۔۔ جو کے لیے آپ کے سائن

اور وہاں موجودگی ہونا لازم ہے۔۔۔"

ڈاکٹر تیمور نے کامل کو ساتھ آنے کو کہا تھا۔۔۔وہ سر ہلاتا اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔جبکہ باقی سب کچھ تشویش کا شکار ہوئے تھے۔۔۔۔

وہ اندر داخل ہوا تھا۔۔۔جہاں سامنے ہی بیڈ پر ہشام آنکھیں موندے لیٹا تھا۔۔۔اس کے قریب ولید کھڑا تھا۔۔۔۔

"جیسا آپ نے کہا تھا بالکل ویسا ہی کیا ہے۔۔۔"

ڈاکٹر تیمور نے اس کی جانب مسکرا کر دیکھتے کہا تھا۔۔۔کامل میرانی کے لبوں پر بھی مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

"گڈ۔۔۔اب بس ساری رات یہ آپریشن جاری رہنا

چاہیے۔۔۔۔"

کامل کی بات پر ہشام جھٹکے سے بیڈ سے اٹھ بیٹھا تھا۔۔۔

"واہ بھائی مجھے آپ سے اس سب کی امید نہیں تھی۔۔"

ہشام کا ایکسیڈنٹ نہیں ہوا تھا۔۔۔یہ سب کامل میرانی کی پلاننگ

تھی۔۔۔جس میں وہ کامیاب رہا تھا۔۔۔

"محبت میں یہ سب کرنا پڑتا ہے۔۔۔جس دن تم لوگوں کو ہو گی تو

پوچھوں گا۔۔۔"

کامل میرانی جانتا تھا کہ اس پاگل لڑکی نے رورو کر اپنا حشر بگاڑ دینا تھا۔۔۔اس خیال سے کہ وہ میرال شاہ کے ساتھ تھا۔۔۔جو وہ برداشت ہی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔اس نے دادا جان، شجاع صاحب اور زہرا بیگم کے ساتھ ساتھ ان دونوں کو بھی اس پلان میں شامل کیا تھا۔۔۔

باہر والوں کو یہی پتا تھا کہ اندر ہشام کا آپریشن چل رہا ہے۔۔اور کامل اس کے ساتھ ہے اندر۔۔۔

"بھائی میری اداکاری کیسی لگی۔۔۔؟؟"

ولید کے پوچھنے پر کامل نے اسے گھورا تھا۔۔۔

"بہت اوور۔۔۔"

کامل کی بات پر ہشام قہقہہ لگا گیا تھا۔۔۔

"آپ بے فکر ہو کر جائیں ہماری پیاری بھابی کے پاس۔۔۔۔"

ہشام کی بات پر وہ مسکرایا تھا۔۔۔ آنکھوں کی چمک بڑھ گئی تھی۔۔۔ وہ ڈاکٹر تیمور کا شکریہ ادا کرتا دوسرے دروازے سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

باہر موجود گھر والوں کے لیے پرائیوٹ روم کا انتظام کروا دیا تھا اس نے۔۔۔ میرال شاہ بھی انہیں کے بیچ تھی۔۔۔ اس غرور کے

ساتھ کی حورلمہ کو کسی نے اطلاع دینے کی زحمت بھی نہیں کی۔۔

اور وہ وہاں سب کے بیچ خاص کر کامل میرانی کے ساتھ تھی۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ بیڈ پر گھٹنوں میں سر دیئے مسلسل روئے جا رہی تھی۔۔۔دو گھٹنے گزر چکے تھے کامل کو میرال کے کمرے میں گئے۔۔۔اور اس کو لگ رہا تھا جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا۔۔۔اس کی سانسیں مدھم ہو رہی تھیں۔۔

وہ کسی بھی وقت رک سکتی تھیں۔۔

پورا کمرہ سرخ رنگ کے گلابوں سے سجی ہوا تھا۔۔۔ جن کی بھینی بھینی خوشبو چاروں جانب بکھری ہوئی تھی۔۔۔ مگر اس کو اس سب سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔ جو انسان اسے چاہیے تھا وہ اس وقت کسی اور کا ہو چکا تھا۔۔۔۔

وہ ایسے ہی بیٹھی تھی۔۔۔ جب اسے دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز آئی تھی۔۔۔

"نگینہ بی آپ جا کر سو جائیں۔۔۔ مجھے اس وقت اکیلا رہنا ہے پلیز۔۔۔"

بھیگتے لہجے میں کہا گیا تھا۔۔۔وہ لڑکی اس کی سوچ کے عین مطابق رونے کا شغل فرما رہی تھی۔۔۔

"نگینہ بی آپ کو کہا نا میں نے۔۔۔۔"

اس نے خفگی بھرے انداز میں کہتے نگاہیں اوپر اٹھائی تھیں۔۔۔ اسے سامنے کھڑا دیکھ وہ اپنی بات بھی مکمل نہیں کر پائی تھی۔۔۔

یہ شخص یہاں اس وقت۔۔۔۔اسے یقین نہیں آیا تھا۔۔۔۔وہ وہیں قریب کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔حورلمہ کو یہ اپنی آنکھوں کا دھوکا لگا تھا۔۔۔وہ تو اپنی نئی نویلی دلہن کے ساتھ تھا۔۔۔وہ بھلا اس وقت یہاں کیسے آسکتا تھا۔۔۔

حورلمہ نے چہرا موڑ لیا تھا۔۔۔چند ثانوں بعد اس نے پھر اس کی

جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ اب بھی وہیں کھڑا تھا۔۔۔۔

سیاہ قمیض شلوار میں ملبوس اپنی سحر انگیز شخصیت کے ساتھ۔۔۔

سینے پر بازو باندھے اسے گھور رہا تھا۔۔۔

حورمہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔وہ اس وقت مہرون رنگ لگ

بہت ہی خوبصورت لباس میں ملبوس تھی۔۔۔

جس میں اس کا نازک سراپا مزید دلفریب لگ رہا تھا۔۔۔وہ اس

کے مقابل آن کھڑی ہوتی اس کو اپنا وہم سمجھتی اسکے چہرے کو چھو

گئی تھی۔۔۔ پچھلے دو سالوں سے وہ اس شخص کو ایسے ہی تو محسوس کرتی آئی تھی۔۔

مگر پہلے تو اس شخص کا عکس اسے چھوتے ہی غائب ہو جاتا تھا۔۔ آج کیوں نہیں ہوا تھا۔۔

وہ روئی روئی سوجی آنکھوں میں حیرت اور بے یقینی بھرے اسے دیکھتی اس پل کامل میرانی کے دل کو بہکا گئی تھی۔۔۔ وہ جو یقین نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

کامل نے اس کا بازو نرمی سے اپنی گرفت میں لیتے اس کے کمر پر موڑا تھا۔۔۔ اور اگلے ہے لمحے اس کے چہرے پر جھکتا وہ اس کے

آنکھوں کو لبوں سے چھوتا اس لڑکی کو اپنی موجودگی کو احساس دلا گیا تھا۔۔

اس کے لمس میں اتنی شدت تھی کہ حورلمہ جو پہلے ہی نڈھال تھی۔۔۔اپنی جگہ سے لڑکھڑا گئی تھی۔۔

کامل نے اس کی کمر میں اپنا بازو مضبوطی سے پیوست کرتے اسے اٹھا کر اپنے سینے میں جذب کرتے اپنے بے قرار دل کو قرار پہنچایا تھا۔۔۔

اتنے دنوں بعد وہ اسے محسوس کر رہا تھا۔۔آنکھوں میں جذبات کا ٹھاٹھیں مارتا طوفان واضح دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

حورلمہ کو چھوتے ہی اسے احساس ہوا تھا کہ وہ شدید بخار میں تپ رہی تھی۔۔۔

آنکھوں کے بعد وہ اس کے گال، ماتھا، ٹھوڑی اور سرخ ناک کو اپنے لبوں سے عقیدت بھرے انداز میں چومتا آخر میں اسکے ہونٹوں پر جھکنے کو تھا۔۔۔

جب حورلمہ جیسے ہوش میں آئی تھی۔۔۔اس نے اپنا کانپتا لرزتا ہاتھ کامل کے لبوں پر رکھ دیا تھا۔۔۔

کامل نے فاصلے پر ٹھہرتے اسے گھورا تھا۔۔۔جواب اس کے سینے پر مکے برساتی اس سے دور ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔ آپ یہاں کیوں آئے ہیں۔۔۔ جائیں اپنی دلہن کے پاس۔۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔۔"

وہ اسکی گرفت سے نکلنے کی کوشش میں مچلتے ساتھ خفگی کا اظہار بھی کر رہی تھی۔۔۔ بخار نے اس کو بہت زیادہ نڈھال کر دیا تھا۔۔۔ مگر پھر بھی وہ پوری طاقت لگاتے اس سے دور ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

جو اس شخص نے ہمیشہ کی طرح ناکام بنادی تھی۔۔۔ اس کو اپنے مضبوط حصار میں سمیٹتا بانہوں میں اٹھائے وہ بیڈ پر آن بیٹھا تھا۔۔۔

"میں اپنی دلہن کے پاس ہی ہوں۔۔۔تم ہی ہو میری دلہن۔۔۔ اور ہمیشہ رہو گی۔۔۔"

اس کی پیشانی چومتا وہ محبت پاش لہجے میں بولا تھا۔۔۔اس کے بخار کی شدت کامل کو پریشان کر رہی تھی۔۔۔

"اچھا اور میرال کیا ہے۔۔۔؟؟"

اس نے غصے سے کامل کو دیکھا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں بخار کی شدت سے جلنے لگی تھیں۔۔۔اس نے بہت مشکل سے آنکھیں کھول رکھی تھی۔۔۔

"میں نہیں جانتا۔۔۔تم نے مجھے کہیں اور دیکھنے لائق چھوڑا ہو تب نا۔۔۔"

کامل نے اس کے چہرے سے بالوں کو ہٹاتے اس موہنی صورت کو والہانہ انداز میں دیکھا تھا۔۔۔۔

دل کیسے تڑپ رہا تھا اس کے پاس آنے کو۔۔۔اور اب جب وہ روٹھی لڑکی بانہوں میں قید تھی تو رگ وپے میں سکون سرایت کر گیا تھا۔۔۔

"آپ اسے چھوڑ کر یہاں کیوں آئے ہیں۔۔۔جائیں یہاں سے۔۔۔وہ ناراض ہو جائے گی آپ سے۔۔۔"

حور لمہ اس کے حصار سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ مگر وہ ایسا ہونے نہیں دے رہا تھا۔۔

"ہو جائے ناراض۔۔۔"

کامل اس کے چہرے پر جھکا تھا۔۔۔ مگر حور لمہ اس کو سینے پر دونوں ہتھیلیاں جماتے اسے فاصلے پر ہی رکھ گئی تھی۔۔۔ یہ لڑکی اسے خود کو چھونے ہی نہیں دے رہی تھی۔۔۔

کامل میرانی نے سرخ آنکھوں سے اسے گھورا تھا۔۔۔ وہ پاگل ہو رہا تھا اس لڑکی کی خاطر۔۔۔ اس جیسا بندہ کیا کیا پلاننگ کر کے یہاں اس کے پاس پہنچا تھا۔۔۔

پورے گھر کو اس نے ہاسپٹل میں بیٹھا رکھا تھا۔۔ تاکہ باقی کسی کو شک نہ ہو۔۔۔۔

اور وہ اس کی جانب دیکھنے کو بھی تیار نہیں تھی۔۔۔

"آپ چھوڑیں مجھے۔۔۔۔ پلیز۔۔۔ مجھے بات نہیں کرنی سے۔۔۔
"

حورلمہ اس سے شدید خفا تھی۔۔۔۔ وہ اس کا حصار توڑ کر دور ہوئی تھی۔۔۔۔ کامل نے گھورتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

جو بخار کی شدت سے نڈھال۔۔۔ ٹھنڈ سے کانپ رہی تھی۔۔

کامل کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔ وہ اس سے شدید ناراض تھی۔۔۔

" تمہیں کی شوق تھا میری دوسری شادی کا۔۔۔ اب کیا ہوا

ہے۔۔۔؟؟ برداشت کیوں نہیں ہو رہا۔۔۔ "

کامل بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔ وہ سامنے ہی دیوار کے ساتھ

لگی اسے جانے کو کہہ رہی تھی۔۔۔ کمرے میں پھولوں کی خوشبو

نے بڑا رومانوی ماحول بنا رکھا تھا۔۔۔

اس کے نازک سراپے کو دیکھتے کامل میرانی کے اعصاب بوجھل ہونے لگے تھے۔۔۔اس لڑکی سے اسے اتنی محبت تھی کہ میرال شاہ کے حسن میں بھی اسے کوئی انٹرسٹ نہیں تھا۔۔۔

وہ بیوی بن چکی تھی اس کی۔۔۔اس کے باوجود وہ اس کی جانب دیکھ بھی نہیں پایا تھا۔۔۔اسے میرال میں بھی حورلمہ کی جھلک نظر آرہی تھی۔۔۔

وہ پہلے سے جانتا تھا اور اب تو جیسے مہر بھی لگ گئی تھی وہ اس لڑکی سے صرف محبت ہی نہیں عشق کرتا تھا۔۔۔دیوانگی کی حدوں کو چھوتا عشق۔۔۔

کامل کی بات پر حورلمہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"آپ بھی تو کہتے تھے کہ آپ کی زندگی میں میرے علاوہ کسی کی کوئی جگہ نہیں ہے۔۔۔ پھر کر لی نا آپ نے بھی شادی۔۔۔ آپ بھی باقی مردوں جیسے نکلے۔۔۔ مجھ سے دل بھر گیا تھا آپ کا۔۔۔ اس لیے دوسری بیوی چاہیے تھی آپ کو۔۔۔"

حورلمہ اس وقت پر بات بھلائے شدید غصے میں تھی۔۔۔ وہ بھول چکی تھی کہ اس شخص کو ایسا کرنے پر مجبور کرنے والی وہی تھی۔۔۔

میرال شاہ کی ہر سازش سے اسے بے خبر رکھا تھا۔۔۔وہ بھلا کیسے

جان سکتا تھا کہ میرال کیسی لڑکی تھی۔۔۔۔

"کس نے کہا میرا دل بھر گیا ہے تم سے۔۔۔۔ابھی تو ایسا ہر گز

نہیں ہوا۔۔۔"

کامل آنکھوں میں خماری بھرے اسے گھورتا ہوا اس کی جانب

بڑھا تھا۔۔۔۔

حورلمہ بمشکل دیوار کے سہارے کھڑی تھی۔۔۔کامل نے اس کے

دونوں اعتراف اپنی ہتھیلیاں رکھی تھیں۔۔۔۔اور اس کے

چہرے پر جھک گیا تھا۔۔۔

اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو والہانہ شدت بھرے انداز میں اپنے لبوں سب چھوتا وہ اس کی سانسیں منتشر کر گیا تھا۔۔۔

حورلمہ نے اس کے سینے پر ہتھیلیاں رکھتے اسے دور کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

مگر کامل نے اس کی دونوں کلائیوں کو پکڑ کر کمر پر موڑتے اس کی گردن سے دوپٹہ نکال دیا تھا۔۔۔۔

"سب کچھ چھوڑ کر اس وقت تمہارے پاس ہوں۔۔۔ کیا ابھی بھی اندازہ نہیں ہوا تمہیں اپنی اہمیت کا۔۔۔۔"

اس کی گردن پر جھکتا وہ بھاری مخمور لہجے میں بولا تھا۔۔۔اس کا یہ دیوانگی بھرا انداز حورلمہ کے نازک وجود کو سلگھا کر رکھ گیا تھا۔۔۔

وہ اس کے حصار میں کانپ رہی تھی۔۔۔وہ خود حیران تھی۔۔۔

اور اندر ہی اندر یہ بات اسے خوش گمانیوں کی نذر کر رہی تھی کہ یہ شخص آج کی رات بھی اس کے پاس آیا تھا۔۔۔

کیا واقعی وہ اس کے لیے اتنی اہم تھی۔۔۔اگر ایسا تھا تو پھر میرال سے شادی کیوں کی تھی اس نے۔۔۔

اس شخص کو لمس مدہوش کر دینے والا تھا۔۔۔ حورلمہ تھر تھر کانپنے لگی تھی۔۔۔ اسے نے پچھلے اتنے دنوں سے دوسرے کمرے میں رہ کر اس شخص کو خود سے دور کرر کھا تھا۔۔۔

یہ تشنگی بھرا انداز اور دیوانگی اسی کا حساب تھا۔۔۔ اس کے حورلمہ کے نازک وجود کو بانہوں میں اٹھایا تھا اور بیڈ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

"مم میری طبیعت نہیں ٹھیک۔۔۔"

حورلمہ نے کانپتے لہجے میں کہا تھا۔۔۔ جس کے نتیجے میں اس شخص نے گہری بے باک نگاہوں سے اسے سر سے پیر تک گھورا تھا۔۔۔

"صرف طبیعت نہیں۔۔۔ دماغ بھی خراب ہے۔۔۔ دونوں ٹھیک کرنے آیا ہوں۔۔۔۔"

کامل اس کو بیڈ پر لیٹاتے مکمل طور پر اس پر حاوی ہوا تھا۔۔۔ اس کی گرفت اس نازک وجود پر بہت مضبوط تھی۔۔۔ وہ اس کی گرفت میں بری طرح سے کسمسا رہی تھی۔۔

"یہ کسی حالت بنالی ہے تم نے۔۔۔ایسے سوگ کیوں منا رہی ہو

جیسے میں مر گیا ہوں۔۔۔"

حورلمہ نے اس کی پر تپش سحر انگیز نگاہوں کی گستاخیوں سے گھبرا

کر اپنی آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔

جب یہ سنگین بھاری سرگوشی سنائی دیتی اس کے رگ و پے میں

سنسنی دوڑا گئی تھی۔۔۔اس نے تڑپ کر آنکھیں کھولیں

تھیں۔۔۔یہ شخص اتنے بے رحم الفاظ کیسے بول سکتا تھا۔۔۔

حورلمہ کی نظریں ان کانچ سی گہری بادامی آنکھوں سے ٹکرا گئی تھی۔۔۔ جن میں اس وقت صرف تڑپ تھی اور بے قراری تھی۔۔۔ اور ساتھ ہی وحشت ناکی بھی۔۔۔

حورلمہ کو اس کے دہکتے ہونٹ اپنی گردن پر محسوس ہوئے تھے۔۔۔ اگلے ہی لمحے شدت بھرے انداز میں وہ گستاخی پر آمادہ ہونٹ اس کی شہہ رگ پر اپنی دیوانگی کا نشان چھوڑتے حورلمہ کے پورے وجود پر لرزاطاری کر گئے تھے۔۔۔

حورلمہ کے لبوں سے بے ساختہ سسکی برآمد ہوئی تھی۔۔۔ جسے وہ اپنے لبوں میں دبا گیا تھا۔۔۔

"کل تم مجھے سب گھر والوں کی بیچ ہنستی مسکراتی اور فریش نظر آنی چاہیے ہو۔۔۔اگر ایک بھی آنسو دیکھا ان آنکھوں میں۔۔۔تو پورے گھر کے سامنے اٹھا کر یہاں لے آؤں گا۔۔۔

اور اس نازک جان کی نزاکت اور معصومیت کا خیال نہیں کروں گا۔۔۔تمہارا ایک ایک آنسو میرے دل پر قیامت بن کر برستا ہے۔۔۔"

آہستہ آہستہ وہ اس کو اپنے سحر میں جکڑتا اپنے انداز میں اس سے اپنی پر بات منوا رہا تھا۔۔۔اس کی بانہوں میں پگھلتی اس لڑکی نے

پہلے کب کبھی اس ستمگر کی کوئی بات نہیں مانی تھی جواب حکم عدولی کرتی۔۔۔

اس کی بانہوں کا حصہ بنی وہ اس کی شدتوں پر اسی کے سینے میں چھپتی آسودگی سے آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔اس شخص کے انداز میں اپنے لیے پہلے جیسا والہانہ پن محسوس کرتے وہ اب ہر غم بھول چکی تھی۔۔۔

میراں شاہ کی کہی کوئی بات یاد نہیں رہی تھی۔۔۔یاد تھیں تو وہ مہکتی سرگوشیاں۔۔۔۔

اس شخص کا ہر الفاظ اسے معتبر کر رہا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اگلے مسلسل دو دن ہشام کو ہاسپٹل میں رکھا گیا تھا۔۔۔ اور ظاہری طور پر سب کو یہی پتا تھا کہ وہ پورا وقت ہشام کے ساتھ تھا۔۔۔

اس نے ایک پل کے لیے بھی اپنے بھائی کو اکیلے نہیں چھوڑا تھا۔۔۔ میرال اندر ہی اندر غصے سے پاگل ہو رہی تھی۔۔۔ کامل میرانی کو وہ تو یاد ہی نہیں تھی۔۔۔ کہ ان کی دو دن پہلے شادی ہوئی تھی۔۔

حورمہ اب بھی اس کے بیڈروم میں تھی۔۔۔وہ اگر گھر آتا بھی تھا

توسیدھا بیڈروم میں جاکر لباس تبدیل کرتا اور فریش ہوتا تھا۔۔۔

اس کے پاس تو اس شخص نے آنا گوارہ ہی نہیں کیا تھا۔۔۔

ہشام اب کافی صحت یاب لگا تھا میرال کو۔۔۔ مگر نجانے کیوں

کامل کو وہ ٹھیک نہیں لگا تھا۔۔۔اس لیے اسے مسلسل دو دن

ہاسپٹل میں رکھا گیا تھا۔۔۔۔

مگر آج وہ گھر آگیا تھا۔۔۔اور اس وقت گھر کی سبھی افراد ایک

ساتھ ڈنر پر بیٹھے تھے۔۔۔۔

حورلمہ کے علاوہ باقی سب لوگ وہاں موجود تھے۔۔۔ میرال کامل کے ساتھ کرسی پر آن بیٹھی تھی۔۔۔ کامل نے اس کے دیکھنے پر ہلکی سی مسکراہٹ دی تھی۔۔۔ جبکہ سامنے بیٹھی زینب اور ولید اپنی مسکراہٹ چھپانے کے لیے چہرا نیچے کر گئے تھے۔۔۔

ان کا ہٹلر بھائی اس لڑکی کے ساتھ ایسے ہوتا تھا جیسے اسے گن پوائنٹ پر بٹھایا گیا ہو۔۔۔۔۔

میرال نے وہاں بیٹھے کامل میرانی کی بے تاب نگاہیں بار بار سیڑھیوں کی جانب اٹھتی نوٹ کی تھیں۔۔۔ وہ لب بھینچ کر رہ گئی

تھی۔۔۔وہ بھی وقوف نہیں تھی۔۔۔اچھے سے نوٹ کر رہی تھی کہ کامل میرانی اس پر بالکل بھی توجہ نہیں دے رہا تھا۔۔۔

اس کی ساری خوشی ملیامیٹ ہو چکی تھی۔۔۔جب تک یہ لڑکی اس شخص کی زندگی میں تھی۔۔۔میرال کو یہی لگا تھا کہ وہ اس انسان کو مکمل طور پر حاصل نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

"تم نیچے آرہی ہو یا میں سب کے سامنے تمہیں اٹھا کر نیچے لاؤں۔۔۔۔"

کامل نے اسے میسج کیا تھا۔۔۔

"میرا موڈ نہیں ہے۔۔۔نہ بھوک لگی ہے مجھے۔۔۔"

حورلمہ نے انکار کیا تھا۔۔۔

"میں آرہا ہوں۔۔۔۔ موڈ میں بنادوں گا۔۔۔اور بھوک بھی لگ جائے گی۔۔۔۔"

کامل کی معنی خیز دھمکی پر اس کے کانوں سے دھوئیں نکل گئے تھے۔۔۔وہ فوری طور پر نیچے آئی تھی۔۔۔

لائٹ پرپل کلر کی لانگ شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس۔۔۔۔ بالوں کی لٹوں کو چہرے سے ہٹاتے وہ نکھری نکھری سی بے انتہا حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔

سب کی نگاہیں اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔۔ میرال اسے وہاں دیکھ غصے سے جل بھن گئی تھی۔۔۔ چہرے پر کہیں بھی کوئی سوگواریت نہیں تھی۔۔۔

شرمایا گھبرایا بہت دلفریب انداز تھا۔۔۔۔ کامل میرانی کے سامنے اس کی دھڑکنیں ایسے ہی بے قابو رہتی تھیں۔۔۔ گالوں

کی سرخی اتنی بڑھی ہوئی ہوتی تھی کہ اسے مصنوعی رنگوں کو استعمال کرنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی تھی۔۔۔

"یہاں آکر بیٹھ جاؤ بیٹا۔۔"

کامل کے ساتھ جگہ نہیں تھی۔۔۔نہ اس کا ارادہ تھا بیٹھنے کا۔۔۔ مگر زہرا بیگم کو کامل کی دوسری جانب بیٹھی تھیں۔۔۔ایک دم سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔۔

میرال نے مڑ کر انتہائی غصے سے دیکھا تھا انہیں۔۔۔اسے ایک بار بھی کسی گھر والے سے ایسا پروٹوکول نہیں ملا تھا۔۔۔جیسا حورلمہ کو ملتا تھا۔۔۔

حورلمہ کو اس شخص کی نگاہوں کی تپش اپنے چہرے پر محسوس ہوئی تھی۔۔۔پلکیں لرز اٹھی تھیں۔۔۔۔وہ خاموشی سے اس کے برابر آن بیٹھی تھی۔۔۔

اس نے اپنی پلیٹ میں تھوڑے سے رائس ڈالے تھے۔۔۔جب اچانک اسے اپنا ہاتھ کامل کی گرفت میں قید ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔اس نے نگاہیں موڑ کر اسے گھورا تھا۔۔۔۔

جو صداقت صاحب سے بات کرتا انتہائی توجہ کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا۔۔۔جبکہ دوسری جانب وہ اس کے ہاتھ کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسائے ان کی نرماہٹوں کو محسوس کرتا۔۔۔

حورلمہ کی رنگت شرم سے سرخ کر گیا تھا۔۔۔

"بھابی آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟؟"

زینب نے اس کی جانب دیکھتے مصنوعی تشویش کا اظہار کیا تھا۔۔۔

باقی سب کی نظریں بھی اس کے بے انتہا سرخ پڑتے چہرے کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔۔جو کاریزن صرف کامل میرانی جانتا تھا۔۔

حورلمہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا کہ وہ ٹھیک ہے۔۔۔

مگر اس کے انداز میں جو جھجھک اور شرمیلا پن تھا۔۔۔اور کامل میرانی اسے جن نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

میرال کو ضبط جواب دے گیا تھا۔۔۔

"اپنی بربادی کو تم نے خود آواز دی ہے حورلمہ۔۔ اب اس کی سزا تمہارے دونوں بہن بھائی بھگتیں گے۔۔۔۔"

اسنے دل ہی دل میں حورلمہ کو مخاطب کیا تھا۔۔

"تہہ خانے میں آگ لگادو۔۔۔ حورلمہ کا بھائی بھی ویسے ہی جل کر مر جائے۔۔۔ اور اس شازمینہ کو بھی اٹھوالو اس کے کمرے سے۔۔۔ اس کے ساتھ ایسا حیوانوں بھرا سلوک کرو کہ اس کی بہن جب اسے دیکھے تو اگلی سانس نہ بھر سکے۔۔۔"

میرال نے اپنے بھائی واصف کو میسیج کیا تھا۔۔۔

"مجھے تو کب سے وہ چاہیے۔۔۔ تم لوگ ہی روکے ہوئے تھے۔۔ بس کچھ گھنٹوں کا انتظار کرو۔۔۔ پھر دل میں سکون اتار دینے والی خبر ملے گی تمہیں۔۔۔"

تھوڑی دیر بعد واصف کا جواب موصول ہوا تھا۔ جس کو پڑھتے میرال کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

اس نے پلٹ کے کامل میرانی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس کی توجہ اب بھی اس لڑکی کی جانب تھی۔۔۔

میرال نے اس کے ٹیبل پر رکھے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا تھا۔۔۔

حورمہ کی نگاہوں اس پر اٹھی تھیں۔۔۔کامل کی گرفت میں

موجود اس کا ہاتھ لرز اٹھا تھا۔۔۔جو محسوس کرتے اگلے ہی پل

کامل نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے جھٹک دیا تھا۔۔۔

اور موبائل کو اٹھا لیا تھا۔۔۔جس پر کال آرہی تھی۔۔۔۔کال میں

نجانے کیا کہا گیا تھا کہ اس کی کشادہ پیشانی پر بل پڑ گئے تھے۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔میں بس ابھی پہنچتا ہوں۔۔۔"

دوسری جانب سے نجانے کیا کہا گیا تھا کہ سنگین تاثرات کے ساتھ وہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔

سب نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں کی رنگت بے انتہا سرخ تھی۔۔۔

"کیا ہوا؟؟ آپ کہیں جا رہے ہیں۔۔؟؟"

میرال جو یہ سوچ کر خوش تھی کہ آج اس شخص کے ساتھ سے گزارنے کا موقع ملے گا۔۔۔ اسے پھر سے جاتے دیکھ میرال اپنا غصہ ضبط کرتے بہت مشکل سے بولی تھی۔۔۔

"ہاں ایک بہت ضروری کام ہے۔۔۔۔"

کامل نے اس کو جواب دیتے ایک نظر حورلمہ کو دیکھا تھا۔۔۔ اور پھر لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔ یہاں وزیر اور اس کے گارڈز پہلے سے تیار کھڑے تھے۔۔۔۔

گاڑیاں تیزی سے باہر نکل گئی تھیں۔۔۔۔ حورلمہ کا دل بے اختیار بے چین ہوا تھا۔۔۔۔ وہ اٹھ کر کمرے میں آئی تھی۔۔۔ جب کچھ دیر بعد میرال غصے سے اس کے پیچھے آئی تھی۔۔

"کہا تھا نا تم سے کہ اپنی حد میں رہنا۔۔۔؟ مگر تم جو معصوم اور مظلوم بن کر کامل کی ہمدردیاں سمیٹنے کی کوشش کر رہی ہونا۔۔۔

اب اس کا انجام بہت برا ہو گا۔۔۔ چھوڑوں گی نہیں میں

تمہیں۔۔۔

ابھی کچھ دیر بعد جب تم اپنے بہن بھائی کی لاشیں دیکھو گی تو سمجھ

آئے گی تمہیں۔۔۔۔"

وہ غصے سے بول رہی تھی۔۔۔ اور اس کی بات سنتے حورملہ کے

چہرے کی رنگت زرد ہوئی تھی۔۔۔ وہ پیچھے کی جانب لڑکھڑا گئی

تھی۔۔۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو تم ؟؟ تم ایسا نہیں کر سکتی۔۔ میں نے تمہاری ہر

بات مانی۔۔۔ نن نہیں۔۔۔ تم ان دونوں کو کچھ نہیں کہو گی۔۔۔"

وہ صدمے اور خوف کے زیر اثر اسے تکے جا رہی تھی۔۔۔

"بس انتظار کرو۔۔۔ان کی موت کی خبر کی۔۔۔۔"

میرال نے نفرت بھری نظر اس پر ڈالی تھی اور وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔

حورملہ کو لگا تھا اس کے جسم سے جان نکل رہی ہو۔۔۔۔وہ دونوں ہی تو تھے جن کی خاطر اس نے اتنی اذیت برداشت کی تھی۔۔ کامل کو اس عورت کے ساتھ بانٹنے پر بھی راضی ہو گئی تھی۔۔۔

اس نے بھیگتے چہرے کے ساتھ کامل کا نمبر ملایا تھا۔۔۔ بیل جا رہی تھی مگر وہ کال پک نہیں کر رہا تھا۔۔ حورلمہ کا دل بند ہونے لگا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شازمینہ اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑی تھی۔۔۔ جب اس کی نظر سامنے بنی پرانی حویلی کے تہہ خانے سے اٹھتی آگ کے شعلوں پر پڑی تھی۔۔۔ اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس آگ کو دیکھا تھا۔۔

اسی تہہ خانے میں ان ظالموں نے اس کے بھائی کو قید کر کے رکھا ہوا تھا۔۔۔

وہ تہہ خانہ پوری طرح سے آگ میں جھلس گیا تھا۔۔۔

شازمینہ کے لبوں سے بے ساختہ چیخ بر آمد ہوئی تھی۔۔۔وہ تیزی سے باہر کی جانب بھاگی تھی۔۔۔

"مم میرا بھائی مر جائے گا۔۔۔ اسے بچالیں۔۔۔ خدا کے لیے اس آگ کو بجھاؤ۔۔۔وہ مر جائے گا۔۔۔"

شازمینہ نے چیختے ہوئے کہا تھا۔۔۔اس کی چیخیں پوری شاہ حویلی میں گونج رہی تھیں۔۔

مگر کسی نے ان چیخوں پر غور نہیں کیا تھا۔۔

"میں نے تو کہا تھا بہت پہلے یہ کام کر دیا جائے۔۔ مگر میرال کو ہی شوق تھا اتنے وقت تک زندہ رکھنے کا۔۔۔"

اپنے بستر پر آرام دہ حالت میں بیٹھتے فہمیدہ بیگم نے کمر کے پیچھے تکیہ رکھا تھا۔۔

ان کو پرواہ نہیں تھی کہ اس اگ میں ایک زندہ انسان جل رہا تھا یا

کوئی بے جان شے۔۔۔

وہ بہت زیادہ سکون میں تھیں۔۔۔اور گھر کے باقی لوگ

بھی۔۔۔۔

"وہ آگ بھی بجھ جائے گی۔۔۔ مگر پہلے تم ادھر آؤ۔۔۔اور

میرے سینے میں لگی آگ بجھاؤ۔۔۔جو پچھلے دو سالوں سے بھڑک

رہی ہے۔۔۔ آج میں نہیں چھوڑوں گا تمہیں۔۔۔۔"

واصف نے آگے بڑھتے شازمینہ کا ہاتھ زور سے دبوچا تھا۔۔۔اس

لڑکی نے بڑا اتڑپایا تھا اسے۔۔۔

خود کو اس سے بچانے کے لیے ہر وقت ملازمین کے جھنڈ میں رہتی تھی۔۔۔اس کی اپنی بہن اور ماں اس کی شازمینہ سے شادی کے حق میں نہیں تھیں۔۔۔انہوں نے واصف کا شازمینہ سے نکاح ہونے کے باوجود واصف کی شادی اپنی بھانجی سے کروادی تھی۔۔۔

مگر واصف کی نظریں ہمیشہ شازمینہ پر رہی تھیں۔۔۔ان میں محبت یا عزت نہیں بلکہ ہوس چھپی ہوتی تھی۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔۔"

شازمینہ خود کو اس سے آزاد کروانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔ مگر وہ اسے گھسیٹتا ہوا گاڑی میں ڈالتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ اس کا ارادہ شازمینہ کو کہیں باہر رکھ کر اسے کچھ دن استعمال کرنے کے بعد۔۔۔

مار پھینک دینے کا ارادہ تھا۔۔۔ یہ بہن بھائی جتنا وقت زندہ رہتے۔۔۔ انہیں کے لیے خطرہ ہونا تھا۔۔۔

اس نے شازمینہ کو اپنے ڈیرے پر لاتے گھسیٹ کر باہر نکالا تھا۔۔ وہ جو اپنے بھائی کی وجہ سے تڑپ رہی تھی۔۔ اس شخص کی درندگی پر اس کے لبوں سے چیخ بر آمد ہوئی تھی۔۔۔ وہ زمین پر پڑے

پتھروں کا خیال کیے بغیر اسے ساتھ گھسیٹتے ہوئے اندر لے جا رہا تھا۔۔

جب اسی لمحے اچانک دور سے دھول اڑتی دکھائی دی تھی اسے۔۔۔ دور سے بہت ساری گاڑیاں اسے اپنی جانب آتی دکھائی دی تھیں۔۔

وہ حیران ہوا تھا۔۔۔ اس جانب آنے کی اجازت کسی کو نہیں تھی۔۔۔ شازمینہ نے بہتی آنکھوں سے ان گاڑیوں کو دیکھا تھا۔۔۔ وہ شاید جانتی تھی کہ یہ کون تھا۔۔۔

گاڑیاں رکتے ہی کامل میرانی تیزی سے باہر نکلا تھا۔۔۔اس کے گارڈز سائے کی طرح اس کے پیچھے تھے۔۔۔

"آپ یہاں۔۔۔سب خیریت۔۔۔۔"

واصف تیزی سے شازمینہ کے آگے کھڑا ہوتا اسے کامل کی نظروں سے اوجھل کرنے کی کوشش کر گیا تھا۔۔۔

مگر کامل میرانی آندھی طوفان کی طرح آگے بڑھا تھا اور واصف کے منہ پر زوردار تھپڑ رسید کرتا اسے اٹھا کر دور پھینک گیا تھا۔۔ اس کی سرخ نگاہیں انتہائی غیر حالت میں زمین پر پڑی شازمینہ پر تھیں۔۔۔

اپنی چادر اتار کر شازمینہ کو اس سے ڈھکتے اس نے اسے کندھوں سے تھام کر کھڑا کیا تھا۔۔ جو بری طرح سے سسک رہی تھی۔۔

"کامل بھائی۔۔۔ انہوں نے۔۔ اسجد کو۔۔"

وہ روتے سسکتے صرف اتنا ہی بول پائی تھی۔۔ جب کامل نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے حوصلہ دیا تھا۔۔

"کچھ نہیں ہو گا اسجد کو۔۔۔ یقین رکھو مجھ پر۔۔۔"

اس کے انداز میں اتنی شفقت اور سر پر رکھے ہاتھ میں اتنا تحفظ اور اپنا پن تھا کے شازمینہ اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں رکھ پائی تھی۔۔۔

کامل نے پلٹ کر نگینہ بی کو اشارہ کیا تھا۔۔ جو آگے بڑھی تھیں اور شازمینہ کو اپنے حصار میں لے گئی تھیں۔۔

"کامل صاحب یہ لڑکی میری بیوی۔۔۔۔"

واصف اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔ اس کا ارادہ ابھی بھی اپنی صفائی پیش کرنے کا تھا۔۔۔

مگر کامل میرانی نے اس کی مہلت نہیں دی تھی۔۔۔

"بیوی ہے کوئی جانور نہیں کہ اس کے ساتھ جیسا دل چاہے سلوک کرو۔۔۔ تمہارے گھر والوں کو بہت شوق ہے نالاشیں دیکھنے کا تو اب یہ تحفہ میری طرف سے ان سب کے لیے۔۔۔"

کامل میرانی مہلت نہیں دیتا تھا۔۔۔

اس بار بھی اس نے نہیں دی تھی۔۔۔

اس نے واصف پر اپنا پسٹل رکھتے۔۔۔ اس میں موجود ساری گولیاں اس کے وجود پر ضائع کر دی تھیں۔

وہ جھٹکا کھاتا کھلی آنکھوں کے ساتھ پیچھے جا گرا تھا۔۔ شازمینہ نے آنکھیں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔

ان لوگوں نے اب تک بہت ظلم ڈھایا تھا ان پر۔۔۔ ہر فرعون کو ایک دن حساب دینا پڑتا تھا۔۔۔ آج اس کی باری تھی۔۔۔

"پریشان مت ہو۔۔۔ میں اب مزید کچھ غلط نہیں ہونے دوں گا۔۔ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ اسجد محفوظ ہے۔۔۔ آگ لگنے سے پہلے اس وہاں سے نکلوا لیا گیا تھا۔۔۔"

کامل کی بات پر شازمینہ نے تشکر آمیز نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اگر وہ بروقت ان کی مدد کو نہ پہنچتا تو آگے کی سوچ اس کی ہستی کو فنا کر کے رکھ دیتی تھی۔۔

واصف کی لاش کو اس کے گھر پہنچا دیا گیا تھا۔۔۔کچھ دیر پہلے جو لوگ سکون سے بیٹھے شازمینہ کی چیخیں سن رہے تھے۔۔جوان بیٹے کی لاش دیکھ ان کی چیخیں آسمان تک پہنچنے لگی تھیں۔۔۔

فہمیدہ بیگم اپنا سر پیٹ رہی تھیں۔۔۔دوسروں کے معاملے میں حیوان بن جانے والے آج اپنی تکلیف پر چیخ پڑے تھے۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔ ایسا بھلا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔

میرا بھائی کیسے مر سکتا ہے۔۔۔ نہیں اسے کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔"

میرال تک بھی یہ خبر پہنچ چکی تھی۔۔۔ کچھ دیر پہلے وہ حورلمہ کو

جس بات کی خبر دے رہی تھی۔۔۔

اب وہی خبر اپنے بھائی کے حوالے سے سن کر وہ ماننے سے انکاری

ہوئی تھی۔۔۔ وہ چیختے ہوئے نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔

"تم نے۔۔۔ اس نے اس نے مروایا ہے میرے بھائی کو۔۔۔

اسی نے کیا ہے یہ سب۔۔۔ میں چھوڑو گی نہیں اس کو۔۔۔

پہلے اس نے مجھ سے میری محبت چھینی اور اب۔۔۔اب میرا بھائی بھی چھین لیا۔۔۔

میں اسے جان سے مار دوں گی۔۔۔"

میرال اسے مارنے کے لیے نفرت بھرے تاثرات کے ساتھ اس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔اس سے پہلے کہ میرال اس کو نقصان پہنچاتی۔۔۔حورملہ نے آگے بڑھ کر ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر رسید کیا تھا۔۔

میرال اپنی جگہ لڑکھڑا کر رہ گئی تھی۔۔اس نے شاکی نگاہوں سے حورملہ کی اس جرأت کو دیکھا تھا۔۔۔

جبکہ اندر داخل ہوتے کامل میرانی نے بڑے دلچسپی بھرے انداز میں یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔اس کی شیرنی واپس ایکشن میں آچکی تھی۔۔۔

وہ آگے نہیں بڑھا تھا۔۔۔وہیں دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا حورلمہ کو دیکھنے لگا تھا۔۔۔

"تمہاری اتنی ہمت۔۔۔تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔میں ہاتھ توڑ دوں گی تمہارے۔۔۔۔"

میرال پہلے سے بھی زیادہ غصے سے اٹھی تھی۔۔۔مگر حورلمہ نے اس کو الٹے ہاتھ کا دوسرا تھپڑ بھی جڑ دیا تھا۔۔۔

اس دھان پان سے وجود میں مالک نازک دوشیزہ کا یہ انداز دیکھ اس سیریس سچویشن میں بھی کامل کی اعنابی لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

"بھائی شازمینہ۔۔۔۔"

ہشام نے اس کے قریب آتے بے چینی سے پوچھا تھا۔۔۔کامل نے ایک نظر اس کو گھورا تھا۔۔۔اور پھر جواب دیا تھا۔۔

"بہتر ہے وہ۔۔۔۔ہاسپٹل میں ہے۔۔۔کچھ چوٹیں آئی ہیں اسے۔۔۔"

کامل پہلے بھی اپنے بھائی کی یہ بے چینی نوٹ کر چکا تھا۔۔۔اسے خوشی ہوئی تھی یہ جان کر۔۔۔۔

"تم ایک گھٹیا لڑکی کو۔۔۔جو نہ خود خوش رہ سکتی ہے۔۔۔میں دوسروں کو خوش رہنے دے سکتی ہے۔۔۔میں نے نہیں تم نے مجھ سے میرے شوہر کو چھیننے کی کوشش کی ہے۔۔۔"

حورلمہ غصے سے دھاڑی تھی۔۔۔کامل میرانی کے دل میں ٹھنڈک اتری تھی۔۔۔

باقی سب بھی خاموشی سے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔۔۔

"تم بھولو مت۔۔۔۔ تمہارے بہن بھائی ابھی بھی میری قبضے میں ہیں۔۔۔ میں جان سے مروادوں گی ان کو۔۔۔ جیسے تمہارے ماں باپ کو مروایا تھا ہم نے۔۔۔ ویسا ہی حشر میں تمھارا بھی۔۔"

میرال بولتے بولتے رک گئی تھی۔۔۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ کیا بول گئی ہے۔۔۔

اسی لمحے پیر صاحب دروازے سے اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔ وہ بھی میرال کی بات سن چکے تھے۔۔۔

میرال کے چہرے کی رنگت زرد ہوئی تھی۔۔۔

"اس نے اور اس کے گھر والوں نے میرے ماں باپ کا قتل کیا ہے۔۔۔میرے بہن بھائی کو اپنے پاس قید کر کے مجھے ہمیشہ بلیک میل کیا۔۔۔مجھے مجبور کیا کہ میں کامل سے دور رہوں۔۔۔"

حورلمہ روتے ہوئے باقی کی ساری بات بتا گئی تھی۔۔۔

"ہم سب جانتے ہیں۔۔۔ہمیں ہر بات کی خبر ہے بچے صبر کرو۔۔۔میرا رب انصاف کرنے والا ہے اور وہ انصاف ضرور کرے گا۔۔۔"

صداقت صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے اس کو اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔۔جو اپنی زندگی کی درد بھری داستان سناتے سسک اٹھی تھی۔۔۔

کامل نے سرخ آنکھوں سے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔اور جبڑے بھینچ گیا تھا۔۔

صداقت صاحب کے انکشاف پر حورلمہ کے ساتھ ساتھ میرال نے بھی بے یقینی بھرے انداز میں ان کی جانب دیکھا تھا۔۔

"ہاں ہم سب جانتے ہیں۔۔۔اور کامل بھی کافی ٹائم سے یہ سچ جانتا ہے۔۔۔میرال سے نکاح کا مقصد ہی یہی تھا۔۔۔اسجد اور شازمینہ

کو وہاں سے نکالنا اور اان لوگوں کی حقیقت سب کے سامنے لانا۔۔"

زہرا بیگم کے انکشاف پر حورلمہ نے پلٹ کر کامل کی جانب دیکھا تھا۔۔تو کیا اس سب کا مقصد۔۔

حورلمہ کو یقین نہیں آیا تھا۔۔یہ شخص اس کے لیے کیا کیا کرتا رہا تھا۔۔۔اور وہ اس سے لڑ کر ناراض رہ کر اسے مزید تنگ کرتی رہی تھی۔۔۔

میرال کے چہرے پر خوف کی لکیریں نمایاں ہو گئی تھیں۔۔۔اس کی زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ اب اس کے خلاف گواہی دے رہا تھا۔۔

وہاں کھڑا ہر شخص اسے حقارت بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔وہ ان سب کے سامنے کیا بنی رہی تھی۔۔اور اصل میں کیا نکلی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔میں نے۔۔۔میرا مطلب۔۔۔۔یہ جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔"

وہ ہکلاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔مگر اب بہت دیر ہو چکی تھی۔۔۔

اس کی اپنی زبان سے اس کا سچ دنیا کے سامنے آ چکا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں خوف اتر آیا تھا۔۔۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اچانک سے ہی سب کیا ہو گیا تھا۔۔۔

وہ تو جیت رہی تھی۔۔۔ پھر ہار کیسے گئی تھی۔۔۔

"تم۔۔۔ تم سب جانتے تھے؟"

میرال نے حیرت و بے یقینی بھری آواز میں وہاں کھڑے اس گھر کے باقی سب افراد سے پوچھا تھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔حورلمہ کے علاؤہ باقی سب لوگ۔۔سب کچھ جانتے

ہیں۔۔۔اور اب پوری دنیا جانے گی۔۔۔تم لوگوں نے کیا کیا

ہے۔۔۔۔۔

انسانیت کے نام پر دھبہ ہے تمہارا خاندان۔۔۔خود اپنے ہاتھوں

سے اپنے چچا کا پورا گھرانہ برباد کر دیا۔۔۔"

کامل میرانی دیوار سے ٹیک لگائے آگے بڑھا تھا۔۔۔اس کی آواز

میں ٹھنڈا غصہ تھا۔۔۔جو میرال کی ریڑھ کی ہڈی میں سردی اتار

گیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں جہاں ہمیشہ سے میرال نے اپنے لیے محبت دیکھنی چاہیے تھی۔۔وہاں آج نفرت ہی نفرت تھی۔۔۔

وہ سر نفی میں ہلا رہی تھی۔۔۔

"کامل۔۔۔یہ سب۔۔۔یہ سب تم نے میرے ساتھ۔۔۔تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔۔میں نے بہت محبت کی ہے تم سے۔۔۔تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔"

میرال کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔۔۔اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ کامل نے اس سے وہ شادی کا ڈھونگ رچایا تھا۔۔۔

اس شخص کے نزدیک اس کی اصل اوقات یہ تھی۔۔۔

اس نے صرف اپنی بیوی کے مجرموں کو ٹریپ کرنے کے لیے

انہیں اپنے جال میں لپیٹا تھا۔۔

انہیں دکھایا تھا کہ وہ جیت رہے ہیں۔۔۔۔اور پھر انہیں منہ کے

بل ایسا گرایا تھا کہ اب اٹھ پانا مشکل تھا۔۔۔

"محبت ؟"

کامل نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے طنز سے یہ لفظ دوہرایا تھا۔۔

"تمہیں محبت کا مطلب بھی پتا ہے میرال؟ محبت وہ نہیں ہوتی جو تم نے کی۔۔۔ جو دوسروں کو تکلیف دے کر اپنی خوشی تلاش کرے۔۔۔۔ محبت وہ ہوتی ہے۔۔۔"

اس نے پلٹ کر حورلمہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جواب بھی صداقت صاحب کے پاس کھڑی سسک رہی تھی۔۔۔

اسے کس کس طرح سے ٹارچر نہیں کیا گیا تھا۔۔۔ اس لیے بہن بھائی نے پچھلے دو سال کیسے عذاب میں کاٹے تھے۔۔۔

"جو اپنے محبوب کی خوشی کے لیے خود کو قربان کر دے۔۔۔جو

خاموشی سے سب کچھ برداشت کر لے۔۔۔اور پھر بھی اس کے

لیے دعائیں کرے۔۔۔"

کامل کی آواز میں نرمی آگئی تھی۔۔۔حورلمہ نے آہستہ سے اپنا سر

اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ان کی نگاہیں ملی تھیں۔۔۔

اور اس لمحے میں جو کچھ نہ کہا گیا وہ سب کچھ کہہ دیا گیا تھا۔۔۔

حورمہ کو پیشمانی ہوئی تھی۔۔اس شخص کی محبت کا غلط سمجھنے پر۔۔۔

"نہیں۔۔۔یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔میں نے تمہیں اتنا چاہا۔۔۔اتنا پیار کیا۔۔۔"

میرال چیخی تھی۔۔۔مگر کامل نے اسے نظر انداز کرتے ہوئے آگے بڑھ کر حورلمہ کا ہاتھ تھاما تھا۔۔۔

"تم ٹھیک ہو؟"

اس کی آواز میں اتنی فکر تھی کہ حورلمہ کے آنسو تیز ہو گئے تھے۔۔۔وہ صرف سر ہلا سکی تھی۔۔۔

اس نے کامل کا ہاتھ مزید مضبوطی سے تھام لیا تھا۔۔۔

"اب کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ سب ٹھیک ہو گا۔۔۔ مجرم اپنے انجام کو پہنچے گا۔۔"

کامل نے اس کے آنسو پونچھتے کہا تھا۔۔۔ میرال کے لیے یہ منظر انتہائی اذیت بھرا تھا۔۔۔

اسی دوران پولیس کی گاڑیاں باہر آکر رکی تھیں۔۔۔

"نہیں۔۔ تم مجھے ایسے پولیس کے حوالے نہیں کرسکتے۔۔ میں بیوی ہوں تمہاری۔۔۔ محبت کرتی ہوں تم سے۔۔۔ تم ایسا نہیں کر سکتے میرے ساتھ۔۔۔"

پولیس کے سائرن پر وہ مزید چیخنے لگی تھی۔۔۔

کامل نے سرد نگاہوں سے انہیں گھورا تھا۔۔

"طلاق کے پیپرز سامنے ٹیبل پر رکھے ہیں۔۔۔ اٹھاؤ اور نکلو یہاں سے۔۔۔ تمہارے اور تمہارے گھر والوں کے ساتھ ان جو سب ہو گا۔۔۔ جو تم لوگوں نے کیا تھا۔۔۔ حورلمہ کے ماں باپ کے ساتھ۔۔۔ اس کے بہن بھائیوں کے ساتھ۔۔۔ فرق صرف اتنا ہے کہ میں قانون کا استعمال کر رہا ہوں۔۔۔"

پولیس افسر اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

پیر صاحب شرمندہ سے ایک جانب کھڑے تھے۔۔۔ان کے سامنے اتنا بڑا ظلم ہوتا رہا تھا۔۔۔اور انہیں خبر ہی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

یہ کیسے سرپرست تھے وہ۔۔۔

"میرال شاہ آپ کو قتل، اغوا، اور بلیک میلنگ کے الزام میں گرفتار کیا جاتا ہے۔۔۔"

لیڈی کانسٹیبل نے اس کو ہتھکڑی لگادی تھی۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔یہ نہیں ہوسکتا۔۔۔"

میرال کو ابھی تک اس سب پر یقین نہیں آیا تھا۔۔۔اب تک وہ خود کو شاہ خاندان کی شہزادی سمجھ کر دوسروں کے ساتھ ناانصافیاں کرتی آئی تھی۔۔۔

اس نے کبھی یہ تو سوچا ہی نہیں تھا کہ پکڑ اس کی بھی ہو سکتی تھی۔۔

"کامل۔۔۔پلیز۔۔۔مجھے معاف کر دو۔۔۔میں نے جو کچھ کیا وہ۔۔۔"

میرال نے اس کے قدموں میں گرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔مگر کامل نے قدم پیچھے کھینچ لیے تھے۔۔۔

"معافی اس سے مانگو جس کی زندگی تم نے برباد کی۔۔۔"

اس نے حورلمہ کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔۔

میرال نے روتے ہوئے حورلمہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ مگر حورلمہ کی آنکھوں میں صرف نفرت تھی۔۔۔ غصہ تھا۔۔۔

"لے جائیں اسے۔۔۔"

کامل کے اشارے پر پولیس میرال کو وہاں سے لے گئی تھی۔۔۔

اس کے گھر سے باقی سب کو بھی گرفتار کر لیا گیا تھا۔۔۔ ان کو واصف کے جنازے میں بھی شرکت کرنے کا موقع نہیں ملا تھا۔۔۔

کیونکہ جنازے میں شرکت کرنے کی آڑ میں دستگیر شاہ اپنی بیوی اور ماں کے ساتھ ملک سے فرار ہونے کا ارادہ رکھتے تھے۔۔۔

میرال کی چیخیں دیواروں سے ٹکرا رہی تھیں۔۔۔ مگر اب کوئی سننے والا نہیں تھا۔۔۔

جب وہ چلی گئی تو ہال میں خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔

حورملہ اب بھی کھڑی رو رہی تھی۔۔۔اتنے سالوں کا درد ایک ساتھ باہر آرہا تھا۔۔۔

کامل نے آہستہ سے اس کے کندھے کے گرد حصار قائم کیا تھا۔۔۔

"بس۔۔۔اب نہیں۔۔۔۔بہت رولیا۔۔۔اب مزید میں یہ آنسو برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔"

کامل نے اس نے گالوں سے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔۔

"میرے ماں باپ۔۔۔بہت بے دردی سے چھینا تھا انہوں نے۔۔۔وہ اب کبھی واپس نہیں آئیں گے کامل۔۔۔ان دونوں نے مجھے بچاتے اپنی جان دے دی۔۔۔"

حورلمہ نے جو درد اور غم اپنے اندر چھپا رکھے تھے۔۔جن پر کھل کر رونے کا بھی موقع نہیں ملا تھا اسے۔۔۔

آج وہ سب کامل میرانی کے مضبوط سینے پر سر رکھے آنسوؤں کے رستے باہر نکل رہا تھا۔۔۔

کامل نے اسے اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرنے دیا تھا۔۔۔

باقی سب خاموشی سے کھڑے نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

"مگر ان کے قاتلوں کو سزا ضرور ملے گی۔۔۔ اور تمہارے بہن بھائی اب محفوظ ہیں۔۔۔ اسجد اور شازمینہ دونوں۔۔۔"

کامل کی بات پر حورلمہ نے تشکر بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔اسجد کو ہم نے آگ لگنے سے پہلے ہی نکال لیا تھا۔۔۔وہ ہسپتال میں ہے۔۔۔کمزور ہے بہت۔۔۔مگر محفوظ ہے۔۔۔اور شازمینہ بھی۔۔۔"

حورلمہ کے چہرے پر پہلی بار مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔اتنے عرصے بعد۔۔۔

"شکریہ۔۔۔بہت بہت شکریہ کامل۔۔۔"

وہ پھر سے رو پڑی تھی۔۔۔مگر اب یہ خوشی کے آنسو تھے۔۔۔

کامل نے اسے اپنی باہوں میں سمیٹ لیا تھا۔۔۔

"تم نے اتنا سب اکیلے کیوں برداشت کیا ہے۔۔۔مجھے کیوں نہیں بتایا۔۔۔میں کبھی تمہیں اتنی اذیت کا شکار نہ ہونے دیتا۔۔۔"

حورلمہ نے اس کے سینے سے لگ کر زاروقطار رویا تھا۔۔۔اور کامل کو وہ آنسو اپنے دل پر گرتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔

اس کے لبوں سے ایک شکوہ نکلا تھا۔۔۔

حورلمہ نظریں چرا گئی تھی۔۔۔۔

وہ شاہ خاندان کی وارث تھی۔۔۔ غفار شاہ کی بیٹی۔۔۔

اسے طوائف اور نجانے کیا کیا کہا گیا تھا۔۔۔

پیر صاحب شرمندہ سے آگے بڑھے تھے۔۔۔اور اس کے آگے اپنے ہاتھ جوڑ دیے تھے۔۔۔

"ہمیں معاف کر دو بچے۔۔۔ ہم بھی گناہگار ہیں آپ کے۔۔۔"

اس ظلم کی داستان جس نے بھی سنی تھی۔۔۔ان سب کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔

سب ہی باری باری اس سے مل رہے تھے۔۔۔وہ اس وقت سب گھر والوں کے حصار میں تھی۔۔۔

اس نے پلٹ کر کامل کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس وہ شخص خفا خفا سا لگا تھا۔۔۔۔فون پر بات کرتے وہ باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

حورمہ کو بے چینی ہونے لگی تھی۔۔۔اس نے اتنی بڑی خوشی چھپا رکھی تھی اس شخص سے۔۔۔۔

ہشام خاموشی سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔شازمینہ سے ملنے۔۔۔

ہسپتال میں شازمینہ بستر پر لیٹی تھی۔۔۔نگینہ بی اس کے پاس بیٹھی تھیں۔۔۔

جب ہشام اندر داخل ہوا تو شازمینہ نے اسے دیکھا تھا۔۔۔ اور فوراً نظریں جھکالی تھیں۔۔۔

ہشام اکثر بہانوں سے شاہ حویلی چکر لگاتا تھا۔۔ اس سے بات کرنے کی کوشش بھی کی تھی۔۔۔

لیکن یہ لڑکی اتنی خوفزدہ تھی کہ کبھی اس سے بات ہی نہیں کی تھی۔۔۔۔

"میں۔۔۔ میں بس دیکھنے آیا تھا۔۔۔ آپ کیسی ہیں؟"

ہشام نے شرمندگی سے کہا تھا۔۔۔

شازمینہ نے آہستہ سے سر ہلایا تھا۔۔۔

"بہتر ہوں۔۔۔ شکریہ۔۔۔۔ آپ لوگوں کا۔۔۔۔۔۔"

اس نے تشکر آمیز لہجے میں کہا تھا۔۔۔ کامل میرانی نے جیسے ان کی مدد کی تھی۔۔۔

وہ اس سے پہلے بھی ایک بار اس سے مل چکا تھا۔۔۔ اور اسے موبائل دیا تھا کہ وہ ہر طرح کی پریشانی میں اس سے رابطہ کر سکتی تھی۔۔

کامل میرانی سے حورلمہ کی خیریت جان کر۔۔۔اور اس کے انداز میں اتنی محبت دیکھ وہ اپنی بہن کی طرف سے پر سکون ہوئی تھی۔۔۔

"شکریہ کی کوئی بات نہیں۔۔۔ اصل میں معافی مانگنی چاہیے۔۔۔ آپ کو اتنا سب کچھ برداشت کرنا پڑا۔۔۔اور ہم سامنے ہوتے ہوئے بھی کچھ نہیں دیکھ پائے۔۔۔۔۔"

ہشام کی آواز میں درد تھا۔۔۔

"یہ آپ کی غلطی نہیں تھی۔۔۔"

شازمینہ نے کہا تھا۔۔۔وہ اب کافی سنبھل چکی تھی۔

نگینہ بی نے دونوں کو دیکھا تھا۔۔۔اور مسکراتے ہوئے باہر چلی گئی تھیں۔۔۔

"اسجد۔۔۔میرا بھائی۔۔۔"

شازمینہ نے پوچھا تھا۔۔۔آنکھوں میں خوف تھا۔۔۔

"محفوظ ہے۔۔۔اگلے کمرے میں ہے۔۔۔کمزور ہے بہت۔۔۔مگر ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ جلد ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"

ہشام نے بتایا تھا۔۔۔

شازمینہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔۔۔

"اللہ کا شکر ہے۔۔۔"

وہ بس اتنا ہی کہہ سکی تھی۔۔۔

ہشام خاموشی سے اسے دیکھتا رہا تھا۔۔۔اسے یقین تھا کہ اس کی محبت اس لڑکی کو واپس نارمل زندگی میں لے آئے گی۔۔۔

کچھ دیر بعد حورلمہ وہاں آئی تھی۔۔۔دو سال بعد ان بہن بھائیوں کا ملن دیکھنے لائق تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

حورمہ نے کانپتے ہاتھوں سے کمرے کا ہینڈل گھمایا تھا۔۔۔ پچھلے ایک ہفتے سے وہ شازمینہ اور اسجد کے ساتھ تھی۔۔۔

ان دونوں کو کامل اسی گھر میں لے آیا تھا۔۔۔جب تک وہ مکمل طور پر صحت یاب نہ ہو جاتے۔۔۔ہشام اور شازمینہ کے رشتے کی بات بھی چل رہی تھی۔۔۔

شاہ حویلی کو مکمل طور پر خالی کروا دیا گیا تھا۔۔۔ دستگیر شاہ اور اس کا پورا خاندان جیل میں تھا۔۔۔ ان پر سخت کیس چل رہے تھے۔۔۔

ان کے پاس اب بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔۔۔

حورِلمہ کا ہر خوف کو اس شخص نے دو کر دیا تھا۔۔۔وہ جو ہر بات پر بلیک میل ہوتی آئی تھی۔۔۔

اب ہر طرح سے آزاد ہو چکی تھی۔۔۔۔

میرال شاہ کا سیاہ سایہ اب اس کے اوپر سے ختم ہو چکا تھا۔۔اس گھر کے لوگوں نے جس محبت اور اپنائیت سے اسے اور اس کے بہن بھائی کو سنبھالا تھا۔۔۔

وہ دل سے ان کی مشکور تھی۔۔۔اور سب سے زیادہ اس دشمنِ جاں کی۔۔۔جس نے صرف محبت نہیں کی تھی۔۔۔بلکہ اسے نبھایا بھی تھا۔۔۔

پچھلے ایک ہفتے سے یہ شخص سب سے زیادہ اگنور ہو رہا تھا۔۔۔

ابھی تو اسے بہت کچھ بتانا تھا۔۔۔

بہت سارے اقرار کرنے تھے۔۔۔ یہ محبت کا سفر سب سے زیادہ کٹھن بھی اسی کے لیے رہا تھا۔۔۔

مگر وہ اس محبت کی آزمائش میں پورا اترا تھا۔۔۔ اور سرخرو رہا تھا۔۔۔ وہ پیچھے نہیں ہٹا تھا۔۔۔ اس نے اسے اس کے حال پر نہیں چھوڑا تھا۔۔۔ اس کی خاطر سامنے بھی جنگ لڑی تھی اور پیٹھ پیچھے بھی۔۔۔۔

حورمہ اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔ جہاں سامنے ہی وہ اسے کھڑکی کے پاس کھڑا دکھائی دیا تھا۔۔۔ وہ فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔۔۔ اس کے ہاتھ میں سیگریٹ دبا تھا۔۔۔

حورلمہ بے ترتیب ہوتی دھڑکنوں کے ساتھ اس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ وہ بنا آہٹ کے آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔ مگر وہ شخص اس کے باوجود اس کی آمد سے آگاہ ہو چکا تھا۔۔۔

ایسی تیز حسیات تھیں اس کی اس لڑکی کے معاملے میں۔۔۔

"مجھ غریب کے لیے ٹائم مل گیا آپ کو۔۔۔"

اس کے برابر آ کر کھڑے ہونے پر اس نے خفگی سے کہا تھا۔۔۔وہ جتنا اس لڑکی کی دوری برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔وہ اتنا اسے تڑپاتی تھی۔۔۔۔

"میں شاہ حویلی جا رہی تھی تو سوچا آپ کو بتا دوں۔۔۔"

مسکراہٹ دباتے اس کے جان بوجھ کر کہا تھا۔۔۔کامل نے اس کی جانب رخ موڑتے کڑی نگاہوں سے گھورا تھا۔۔۔۔

"اچھا۔۔۔۔اور تم نے یہ کیوں سوچ لیا کہ میں تمہیں جانے دوں گا۔۔۔ہفتہ بہت تھا سب کے ساتھ گزارنے کے لیے۔۔۔ اب بس کل سے تم کسی کو ملو گی نہیں۔۔۔"

اس نے سیگریٹ کا گہرا کش لیا تھا۔۔۔

"یہ کیوں پی رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟ دوسری بیوی کے اتنی جلدی جانے کے غم میں۔۔۔؟؟"

حورمہ نے ہاتھ بڑھایا تھا اور اس سے سیگریٹ چھین لیا تھا۔۔۔یہ بات کہتے وہ دور ہونے لگی تھی۔۔۔جب کامل نے سلگتی نگاہوں سے اسے گھورتے اس کی کمر کے گرد بازو حمائل کیا تھا اور اسے جھٹکے سے اپنے قریب کر لیا تھا۔۔۔

"تم کچھ زیادہ نہیں بولنے لگ گئی۔۔۔"

کامل نے اس کے کھلتے دلفریب روپ کو گہری محبت پاش نگاہوں سے دیکھتے اس پر چوٹ کی تھی۔۔۔

"میں پہلے سے ایسی ہی ہوں۔۔۔ آپ کے رعب نے کبھی کچھ بولنے نہیں دیا۔۔۔"

حورمہ اس کی گرم سانسوں کو اپنے چہرے پر محسوس کرتے کپکپا گئی تھی۔۔۔

"رعب۔۔۔ رعب ڈالنے کب دیا ہے محترمہ آپ نے۔۔۔"

کامل نے اس کے لبوں کو ہلکے سے چھوا تھا۔۔۔ حورلمہ کی رنگت خطرناک حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"اب بھی نفرت کرتی ہو مجھ سے۔۔۔۔"

اس کے چہرے کی نرماہٹوں کو محسوس کرتے وہ بھاری لہجے میں بولتا حورمہ کی سانسیں کی رفتار بھی بڑھا گیا تھا۔۔۔

"پہلے سے بھی زیادہ۔۔۔۔"

اس کی قربت پر بھاری ہوتے لہجے میں کہا تھا اس نے۔۔۔۔ کامل کے لبوں پر بہت ہی دلفریب مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

"مجھ پر اعتبار کیوں نہیں کیا کبھی۔۔۔اگر پہلے یہ سب جان جاتا تو تمہیں کبھی سب برداشت نہ کرنے دیتا۔۔۔سب کچھ جان کر اسی بات کر غصہ تھا تم پر۔۔۔محبت سے پہلے مجھے تمہارا بھروسہ چاہیے تھا۔۔۔"

کامل نے اس کے اوپری ہونٹ پر چمکتے تل پر اپنے لب رکھے تھے۔۔۔

وہ کسمسائی تھی۔۔۔اس ستمگر کی قربت جان لیوا تھی۔۔۔اس کا دل بہت زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

کامل کے ہاتھ کا لمس اسے اپنی کمر پر سرکتا محسوس ہوا تھا۔۔اس کے وجود میں سنسنی دوڑ گئی تھی۔۔۔

"میں بہت ڈر گئی تھی۔۔۔۔"

اس کی آواز کانپ گئی تھی۔۔

"اب بھی کوئی خوف باقی ہے؟؟؟"

اس کی گردن کو اپنے لمس سے سلگاتا وہ مخمور لہجے میں بولا تھا۔۔۔

حورلمہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"وہ ویڈیو جو میرال نے۔۔۔۔۔"

حورلمہ کو اس نے بات مکمل نہیں کرنے دی تھی۔۔۔اس کے ہونٹوں کی گستاخی پر وہ بری طرح سے لرز اٹھی تھی۔۔۔

"مجھے تم پر خود سے زیادہ بھروسہ ہے۔۔۔پوری دنیا میں ایک ساتھ تمہارے خلاف بولنے آجائے۔۔۔۔میں پھر بھی تم پر بھروسہ کروں گا۔۔۔ہاں کبھی وقت کے لیے سب سچائی جان کر تم پر غصہ آیا تھا۔۔

تم نے اذیت سہی اور ایک بار مجھ سے بات تک نہیں کی۔۔۔ مگر تمہارے معاملے میں اتنا بے بس ہوں کہ تمہاری صورت دیکھ غصہ کرنے کو بھی دل نہیں چاہتا۔۔۔"

وہ بچارگی سے بولا تھا۔۔۔اور حورلمہ محبت کی اس انتہائی پر نازاں ہوئی تھی۔۔۔۔

اسکے لبوں پر بہت ہی دلفریب مسکراہٹ بھری تھی۔۔۔۔ جسے کامل میرانی نے محبت سے چن لیا تھا۔۔

"مجھ کچھ کہنا ہے۔۔۔"

اس نے کانپتی آواز میں کہا تھا۔۔۔اور جھجکتے ہوئے اس کے گرد اپنی نازک بانہوں کا حصار قائم کیا تھا۔۔۔

"میں منتظر ہوں۔۔۔۔"

اس لڑکی کی قربت اسے مدہوش کر دیتی تھی۔۔۔وہ کسی کام کا نہیں رہتا تھا۔۔۔

"مجھے۔۔۔مجھے آپ سے بے انتہا محبت ہے۔۔۔۔اور۔۔۔۔"

اس کے اس دلفریب اقرار پر کامل میرانی کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

"اور۔۔۔۔۔۔"

وہ بوجھل سرگوشی میں بولتا دوسرا اقرار سننے کو بھی بے قرار

تھا۔۔۔

"مم میں۔۔۔۔ میرا مطلب آپ۔۔۔۔ نہیں ہم دونوں۔۔۔۔۔

"

وہ بولتے ہوئے کانپ رہی تھی۔۔۔ حسین چہرے پر بہار کے رنگ

اترے ہوئے تھے۔۔۔

"ہم دونوں پیرنٹس بننے والے ہیں۔۔۔"

اس نے بہت مشکل سے مگر کہہ دیا تھا۔۔۔ اور سید کامل میرانی کی خوشی تو اس لمحے دیکھنے لائق تھی۔۔۔

"کیا اس دن ڈاکٹر نے یہی بتایا تھا۔۔؟؟"

اس نے مشکوک نگاہوں سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔ حورلمہ نے نگاہیں چراتے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

"میں اس دن غصہ تھی۔۔۔"

وہ منہ بسورتے بولی تھی۔۔۔ جبکہ کامل میرانی تو جیسے اس ادا کر جانثار ہوا تھا۔۔۔

"اتنی بڑی خوشخبری اتنے دن چھپائی رکھی۔۔۔ معافی نہیں ملے

گی۔۔۔"

کامل اس پر جھکتا بے باک گستاخی کرتا اس نازک وجود پر لرزا طاری

کر گیا تھا۔۔۔

"حورلمہ۔۔۔۔"

اس کو خود میں سمیٹتے اس کی جذبوں سے لبریز سرگوشی حورلمہ کی

سماعتوں سے ٹکراتی اس کے دھڑکنیں اتھل پتھل کر گئی تھی۔۔۔

"جی۔۔۔"

کانپتی گلابی پنکھڑیاں بمشکل ہلی تھیں۔۔۔وہ اس پر پوری طرح

سے چھایا ہوا تھا۔۔۔

اس کے دہکتے ہونٹ حورلمہ کی شہہ رگ پر تھے۔۔۔

"تم عشق ہو کامل میرانی کا۔۔"

اس خوبصورت اقرار کر حورلمہ اس محبوب ترین انسان پر دل و

جان سے قربان ہوئی تھی۔۔۔۔

اس کی پناہوں میں قید اس کی وارفتگیوں پر گھبرائی بوکھلائی وہ

واپس اسی کے سینے میں سمٹ رہی تھی۔۔۔

جو اس کی مضبوط ترین پناہ گاہ تھی۔۔۔۔ وہ اپنی آخری سانس تک

اسی پناہ گاہ میں رہنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

مشکل وقت گزر گیا تھا۔۔۔ مگر سچی محبت اور خلوص جذبوں نے ہر

شے کا ڈٹ کر مقابلہ کیا تھا۔۔۔۔ ان دونوں نے محبت میں ہار نہیں

مانی تھی۔۔۔ اور آج اس محبت کو جیت کر عشق کی معراج پا لی

تھی۔۔۔۔

ختم شد۔۔۔۔۔